Presented by: jafrilibrary.com

امام مہدی الزمان علیہ السلام

تالیف

ترجمہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی

ناشر

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم ۔ لاہور

فون نمبر ۳۲۰۵۷۱

نام کتاب :۔۔۔۔۔ حضرت امام مہدی الزماں علیہ السلام

تالیف :۔۔۔۔۔ علی محمد علی دخیل

مترجم :۔۔۔۔۔ مولینا سید صفدر حسین نجفی

ناشر :۔۔۔۔۔ مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز

زیر اہتمام :۔ مصباح القرآن ٹرسٹ

کتابت :۔۔۔۔۔ دار الکتابت ۔ حضرت کیلیانوالہ

مطبع :۔۔۔۔۔ زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

تاریخ اشاعت :۔۔۔۔۔ ذیقعد ۱۴۰۹ھ

ہدیہ :۔۔۔۔۔ ۲۰/- روپے

ملنے کا پتہ

قرآن سنٹر

۲۴ ۔ الفضل مارکیٹ ، اُردو بازار ۔ لاہور

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ آئمہ طاہرین علیہم السلام کی تعلیمات کو اردو داں طبقے میں عام کیا جائے۔

چنانچہ بارہ۱۲ کتابوں پر مشتمل "ہمارے آئمہؑ" کے نام سے ایک سیریز قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

یہ لبنان کے معروف عالم دین جناب علی محمد علی دخیل کی ان بارہ کتابوں کا ترجمہ ہے جو انہوں نے عربی زبان میں "ائمتنا" کے نام سے لکھی تھیں۔

ان کتابوں کا عربی سے اردو ترجمہ جناب مولانا سید صفدر حسین نجفی صاحب قبلہ نے کیا ہے۔

یہ ادارہ جناب سید انوار احمد بلگرامی کا شاکر ہے کہ انہوں نے وقت دے کر اس ترجمے پر نظر ثانی کی جو اس وقت قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

آئمہ اطہارؑ کے افکار کی روشنی گھر گھر پھیلنی چاہیئے۔ یہ بات تو آج وقت پکار پکار کر کہہ رہا ہے آج غیر مسلموں نے اس کرۂ ارض کو جس بے چینی اور کرب میں مبتلا کر رکھا ہے اس کا مداوا ان ہی ذواتِ مقدسہ کی پیروی میں ہے۔ جس قدر ہم ان پاک ہستیوں سے قریب ہوں گے اتنا ہی ہمارے مسائل کے حل بھی جلدی نکلتے چلے آئیں گے۔

آئمہ اطہار علیہم السلام سے تمسک اب محض ذاتی اور انفرادی عقیدے کی بات نہیں رہی بلکہ یہ معاشرے کے صحن میں اقدار کی سرفرازی کے لیے بھی لازم ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی روابط کس نہج پر استوار ہوں اس کے تعین کے لیے بھی ہم کو آئمہؑ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ آپ ہی بتائیں

گے کہ صلح کس طرح کی جائے اور جنگ کس طرح؟ آپؑ ہی معاشرے میں خواتین کے کردار کا تعین کریں گے۔ آپؑ ہی سے پتہ چلے گا کہ ہمارا دوست کون ہے اور ہمارا دشمن کون؟ یہی حضراتؑ ہم کو بتائیں گے کہ ہمارے لیے مفید کیا ہے اور ضرر رساں کیا؟ آپؑ ہی سے ہم جان سکیں گے کہ دنیا میں حسنہ کیا ہے اور آخرت میں حسنہ کا حصول کس طرح ممکن ہے۔ دوسرا چارہ کار نہیں۔

آیئے آج ہم حضرت امام مہدی علیہ السلام کے افکار و حالات کے مطالعے سے اپنی زندگی کی جہت اور سمت کا تعین کریں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم کو محمدؐ و آل محمدؐ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز

اھداء

و

انتساب

خدایا یہ تیرے ولی، تیرے صفی اور تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے فرزند اور تیری مخلوق پر تیری حجت اور ائمہ امام[ع] کی سیرت ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے، جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

خدایا! میں اس کتاب کو تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ تو ہی اس کا ولی و ناصر ہے۔

خدایا! میں تجھ سے قبول کرنے کا امیدوار ہوں۔

تیرا بندہ

علی محمد علی دخیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کچھ اس کتاب کے بارے میں

یہ کمزور انسان جو ایک حقیر پانی سے پیدا ہوا ہے۔

لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة فی قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظما فكسونا العظم لحماً ثم انشانه خلقا اٰخر فتبٰرك الله احسن الخٰلقين[1]

اور ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر ہم نے اس کو ایک جگہ (عورت کے رحم میں) نطفہ بنا کر رکھا پھر ہم ہی نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا پھر ہم نے ہی منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے ہی لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم ہی نے اس کو (روح ڈال کر) ایک دوسری صورت میں پیدا کیا تو (سبحان اللہ) خدا با برکت ہے جو سب بنانے والوں سے بہتر ہے۔

جب انسان جوان ہوا اور عالم شباب کو پہنچا اور اس کے قویٰ اور صلاحیتوں کی بھرپور نشوونما ہوئی اور اس میں دنیا کے علوم و معارف کو سمجھنے کی استعداد پیدا ہوئی کہ دنیا اور دنیا کی زندگی اور اس کے مختلف پہلوؤں

---

[1] سورہ مومنون۔ ۱۲ تا ۱۴

پر غور و فکر کرے، محیر العقول کائنات اور اس میں قدرت کے ہاتھوں لاجواب انتظام اور انصرام میں غور و فکر کرے، اپنے نفس اور اس کی عجیب و غریب ترکیب کو سمجھے یا فطرت اور مادہ کے حیران کن مظاہر اور ان میں خدا نے جو کچھ حسن و جمال اور نظم و ضبط رکھا ہے اس میں بحث و تمحیص کرے یا پھر آسمانوں اور اجرام فلکی یا اس کرۂ ارض یا اس میں سمندروں اور سمندروں میں موجود مخلوقات کی چھان بین کرے۔ اس نے اپنے آپ کو اس جدوجہد اور علم و تحقیق کی جان فشانی میں پڑنے کے بجائے سطحی قسم کی بحث اور مختلف قسم کے موضوعات میں الجھائے رکھا۔

بجائے اس کے کہ زندگی میں جو اعلیٰ چیزیں اور عجائبات بکھرے پڑے ہیں اس کا ادراک کرے وہ خالق حیات میں شک و شبہ پیدا کرنے میں جلد بازی کرنے لگتا ہے۔

"اللہ کا وجود نہیں ہے" اور "کوئی معبود و خالق نہیں ہے" اس قبیل کے جملے کسی مشقت، زحمت اور تحقیقات کے بغیر گھڑ لیتا ہے اور بعض اوقات اس انکار کی وجہ سے وہ اپنے اور دوسرے کے بارے میں یہ تصور کر لیتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑا فلسفی ہے یا بڑا ماہر اور محقق ہے، اس میں یہ جذبہ صرف اللہ کے انکار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

جب انسان اللہ تعالےٰ تک کا انکار کر دیتا ہے جب کہ اللہ وہ ہے کہ فی کل شئی لہ آیۃ۔ تدل علی انہ خالق۔

"ہر چیز میں اس کی ایک نشانی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ وہ خالق ہے" تو ایسا انسان امام مہدی علیہ السلام کا انکار کیوں نہ کرے گا جب کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔

کہنے والے کے لیے یہ کہنا کتنا آسان ہے کہ "امام مہدیؑ موجود نہیں ہیں اور یہ کہ" وہ کس طرح ہزار سال زندہ رہ سکتے ہیں جب کہ عام انسانوں کی عمریں سو سال تک نہیں پہنچتیں اور" وہ کیوں ظہور نہیں کرتے کہ ہم انہیں دیکھ لیں۔

ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر یہ ایک مکمل کتاب ہے بلکہ یہ تو اس موضوع پر جلدی میں پیش ہونے والا ایک مختصر مجموعہ ہے۔ جس میں چند پہلوؤں کی نشاندھی ہے۔ اس موضوع میں جو چند شکوک وشبہات ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

قرآن:

اس کتاب میں قرآن کریم کی چند آیات اور احادیث کے حوالے ہیں جو آپؑ سے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ آپؑ سے متعلق ائمہ اطہار علیہم السلام، صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال بھی شامل کیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں پچاس ۵۰ صحابیوں اور پچاس ۵۰ تابعین کے ناموں کی فہرست بھی دی گئی ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپؑ کے خروج اور آپؑ سے متعلق باتوں کی روایات بیان کی ہیں۔

اسی طرح اس کتاب میں آپؑ سے متعلق ڈالے گئے بعض شبہات پر بھی بحث کی گئی ہے مثلاً عمر کا طویل ہونا۔ آپؑ کیوں غائب ہوئے۔ آپؑ کیوں ظہور نہیں کرتے، آپؑ کی حکومت اور سلطنت وغیرہ۔

کتاب کے اختتام پر اہل سنت کے ان علماء اور (مفکرین) کی فہرست دی گئی ہے۔ جنہوں نے احادیث روایت کی ہیں اور آپؑ سے (متعلق) کتابیں بھی لکھی ہیں اور بعض علمائے نے مخصوص باب لکھے ہیں۔ لیکن (کچھ حضرات) نے اپنی تصانیف میں آپؑ کی طول عمری پر شبہات بھی ظاہر کئے ہیں۔ بعض علماء نے آپؑ کے ظہور اور آپؑ سے متعلق مختلف موضوعات پر بہت کچھ تحریر کیا ہے۔

اس کتاب میں مصادر و ماخذ بحث قرآن حکیم، سنت نبویؐ، عقل اور اجماع ہیں

امام مہدی علیہ السلام کا موضوع اسلام کے دوسرے موضوعات سے مختلف نہیں ہے اور اس (کا انکار) نہیں کیا جا سکتا۔

اصل موضوع آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ہو سکتا ہے کہ بارگاہ ایزدی میں قبولیت کا باعث ہو۔

علی محمد علی دخیل

امام مہدی علیہ السلام ایک نظر میں

آپؑ کا نام محمدؐ ہے۔
آپؑ کے والد امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔
آپؑ کے دادا امام علی ہادی علیہ السلام ہیں۔
آپؑ کی والدہ نرجس خاتون ہیں اور کہا گیا ہے کہ ملیکہ بنت یشوعا ابن قیصر روم ہیں اور ان خاتون کی والدہ حواریینؑ کی اولاد میں سے ہیں جو شمعون وصیٔ عیسیٰؑ کی طرف منسوب ہیں

آپؑ کی کنیت ابوالقاسم ہے (جو رسول اللہؐ کی کنیت ہے)
آپؑ کے القاب مہدی، قائم، منتظر، صاحب الزمان، حجت خاتم اور صاحب الدار ہیں۔
آپؑ پندرہ شعبان کی رات ۲۵۵ھ میں سرمن رائی (سامرا) میں پیدا ہوئے۔
آپ کا چہرۂ مبارک سفید سرخی مائل اور گندم گوں ہے آپؑ کی پیشانی فراخ روشن اور تاباں ہے۔ آپؑ کے ابرو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں، آپؑ کے رخسار طویل ہیں۔ ستواں ناک دراز اور ایک سار ہے اس کا سرا اٹھا ہوا ہے جس کا حسن دیکھنے والے کو تعجب میں ڈال دے۔ گویا آپ درخت دیان کی ٹہنی ہیں اور آپؑ کا چہرہ گویا کوکب دری ہے۔ آپؑ کے دائیں رخسار پر ایک تل ہے۔ گویا وہ کستوری کی ڈلی ہے جو سفید چاندی پر رکھی ہو۔ سر پر کان تک بالوں کی (زلفیں) اور نرم بال کانوں کی لو تک اٹھے ہوئے ہیں

قدوقامت ایسا ہے کہ اس سے زیادہ میانہ قد آنکھوں نے نہیں دیکھا اور نہ ہی حسن وحیاء میں کوئی آپؑ سے زیادہ معروف رہا ہے[1]

آپؑ کی پہلی غیبت جس کو غیبتِ صغریٰ کہا جاتا ہے اس کی مدت انہتر سال ہے اور اس غیبت میں آپؑ نے اپنے سفراء اور نائب مقرر کئے تھے۔ آپؑ کا ان سے رابطہ تھا اور آپ کے احکامات ان کی طرف جاری ہوتے تھے۔

اہم سفراء یا نائبین یہ ہیں:۔

۱۔ ابو عمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی۔ (یہ امام ہادی اور امام عسکری علیہما السلام کے وکیل رہ چکے تھے۔)

۲۔ ان کے بیٹے ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید متوفی ۳۰۴ھ۔

۳۔ ابو القاسم حسین بن روح بن ابو بحر نوبختی (۳۲۶ھ میں انتقال کیا)

۴۔ ابو الحسن علی بن محمد سمری (۳۲۹ھ میں انتقال کیا۔)[2]

آپؑ کی دوسری غیبت، غیبت کبریٰ کہی جاتی ہے۔ یہ غیبت ۳۲۹ھ یعنی جناب علی بن محمد سمری کی وفات کے بعد شروع ہوئی۔ یہ غیبت کبریٰ اس وقت تک ہے کہ جب خدا آپ کو ظہور کا حکم دے۔

آپؑ کا نقش نگین "انا حجتہ وخاصتہ"

آپؑ کے جھنڈے پر لکھا ہے "البیعۃ للّٰہ" بیعت صرف اللہ کے لیے ہے۔

آپؑ کے انصار اہل بدر کی تعداد میں تین سو تیرہ افراد ہیں اور وہ خاص حضرات اور علمبردار آپؑ کے ظہور کے بعد شہروں میں آپؑ کے عامل اور گورنر مقرر ہوں گے

آپؑ کے ظہور کی جگہ مکہ مکرمہ ہے۔

آپؑ کا بیعت لینے کا مقام رکن و مقام کے درمیان ہے۔

---

[1] بحار ۱۳/۱۱۵۔

[2] یہ سفراء بغداد میں رہتے تھے اور ان کی قبریں وہیں مختلف جگہوں پر ہیں جن پر عمدہ ضریحیں اور آباد مسجدیں موجود ہیں۔

آپؑ کا لشکر دس ہزار افراد پر مشتمل ہو گا۔

آپؑ کی حکومت تمام عالم پر ہو گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ حدیث متواتر مروی ہے کہ

(یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً) "آپؑ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح پُر کر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے پُر ہو گی۔

اکثر روایات کے مطابق آپؑ کی حکمرانی کی مدت پانچ سال ہے بعض روایات میں سات سال، نو سال یا انیس سال کا ذکر ہے۔ کچھ روایات میں اس مدت سے زیادہ کا بھی ذکر ہے۔

امام مہدی علیہ السلام
قرآن حکیم کی نظر میں

قرآن کریم میں نو آیات ایسی ہیں کہ جو آپؑ کی طرف اشارہ کرتی ہیں[1]۔ ان آیات کو ثقہ اور معتبر راویوں نے اپنی کتابوں میں ائمہ اہل بیت علیہم السلام اور ان کے علاوہ صحابہ کرام اور تابعین سے نقل کیا ہے۔ اور یہ آیات آپ کی سیرت کریمہ اور بعض ایسے حوادث کے ضمن میں ہیں جو آپ کے قیام کے قریب رونما ہوں گے مثلاً بیابان کا دھنس جانا اور صیحۂ آسمانی (آسمانی چیخ) وغیرہ

جن آیات کا ہم نے یہاں ذکر کیا ہے اس سے کئی گنا زیادہ سیرت، حدیث اور ائمہ علیہم السلام کے حالات زندگی کی کتابوں میں ملتی ہیں جن کی تاویل امام مہدی علیہ السلام کے سلسلے میں کی گئی ہے۔

اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ خود امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن حکیم چار حصوں میں نازل ہوا ہے، ایک چوتھائی حصہ ہمارے بارے میں، ایک چوتھائی حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں، ایک چوتھائی حصہ واقعات اور مثالوں پر مبنی ہے اور ایک چوتھائی حصہ فرائض اور احکام کے بارے میں ہے۔ اور قرآن کے عمدہ اور بہترین حصے ہمارے لیے ہیں۔ اور یہ بات ان حضرات کے لیے تعجب خیز نہیں کیونکہ آنحضرتؐ کی بہت سی احادیث کی بناء پر اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق آپؑ ہی حضرات ثقلین میں سے ایک اور قرآن کے ہم پلہ ہیں۔

---

[1] مؤلف نے اپنی کتاب میں پچاس آیات تحریر کی ہیں جن میں سے یہاں نو درج کی گئی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ابدًا۔"

ترجمہ:

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں قرآن اور اپنے اہل بیتؑ، اگر ان سے تمسک رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔[1]

۱: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یأت بکم اللہ جمیعا۔" یعنی خیرات اور اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت کرو جہاں کہیں بھی تم ہو گے خدا تم کو اکٹھا کر لائے گا۔ (بقرہ ۱۴۸)

ابن عباس اس کی تفسیر کرتے ہیں اور انہوں نے کہا (مخاطب) قائمؑ کے اصحاب ہیں کہ جنہیں خدا ایک ہی دن میں یکجا کر دے گا۔[2]

ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "خیرات" سے مراد ولایت ہے اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد "اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔" "اور جہاں کہیں ہو گے تو خدا تم سب کو لے آئے گا۔" سے مراد قائمؑ کے اصحاب ہیں۔ جن کی تعداد تین سو تیرہ ہو گی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ امت معدودہ (شمار اور منتخب کیے ہوئے) ہیں۔ خدا کی قسم وہ خریف کے بادلوں کی طرح ایک ہی ساعت میں اکٹھے ہو جائیں گے۔[3]

ابو عبد اللہؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب پہلے سے کئے ہوئے وعدہ کے بغیر اکٹھے ہوں گے۔[4]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہؑ نے آپ سے فرمایا: یہ آیت اصحاب

---

[1] کشف الغمہ ۹۲۔ ینابیع المودۃ ۱۲۶

[2] الغیبۃ تالیف شیخ طوسیؒ ۱۲۰

[3] البحار ۱۳/ ۱۷۸

[4] الغیبۃ النعمانی ۱۲۸۔

قائمؑ میں سے گم ہو جانے والوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو رات رات بھر اپنے بستروں سے گم ہو جائیں گے۔[۱]

ابوالحسنؑ سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: خدا کی قسم جب ہمارے قائمؑ کا قیام ہوگا تو خدا تمام شہروں سے ہمارے شیعوں کو ان کی طرف جمع کر دے گا[۲]

۲۔ اللہ تعالے کا ارشاد ہے:

"ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا" (آل عمران۔ ۸۳)

ابوجعفرؑ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ زمین میں کوئی جگہ ایسی باقی نہیں رہے گی جہاں "ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد رسول اللہ" کی ندا اور پکار بلند نہ ہو اور اس کی شہادت نہ دی جائے

خدا کا یہ ارشاد اس پر دلالت کرتا ہے:

ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون۔

اور اس کے سامنے سب نے سر تسلیم خم کر دیئے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اطاعت وفرمانبرداری سے یا مجبوری وکراہت سے۔

رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ آل عمران میں اس ارشاد!

ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا۔ کے متعلق سنا ہے کہ جب امام مہدیؑ کا قیام ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ (ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ) کی صدا کی گونج سے خالی نہیں رہے گا۔[۳]

---

[۱] اکمال الدین ۲/ ۳۸۹

[۲] البحار ۱۳/ ۱۷۹

[۳] ینابیع المودۃ ۴۲۱۔

حضرت ابوبکر سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسنؑ سے خدا کے اس قول "ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا۔" کے بارے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ آیت حضرت قائمؑ کے بارے میں ہے۔ جب آپ خروج کریں گے تو یہود، نصاریٰ صابئین، زنادقہ اور مرتدین وکفار زمین کے مشرق ومغرب میں جہاں کہیں ہوں گے ان کے سامنے اسلام پیش کریں گے اور جب طوعاً وکرھاً یا رضا و تنگی سے اسلام لے آئیں گے انہیں نماز و زکوٰۃ اور ان تمام چیزوں کا جو خدا کی طرف سے واجب قرار دی گئی ہیں ان کا حکم دیں گے۔ اور جو اسلام نہیں لائے گا اس کی گردن اڑا دیں گے اور یہاں تک کہ زمین کے مشارق ومغارب میں صرف وہی بچے گا جو اللہ تعالےٰ کو ایک مانے گا۔

میں نے آپ سے عرض کیا "آپؑ پر قربان جاؤں مخلوق تو اس سے کہیں زیادہ ہے آپؑ نے فرمایا کہ خدا جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو زیادہ کو کم اور کم کو زیادہ کر دیتا ہے[۱]

۳: اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

" وان من اھل الکتاب الا لیؤ منن بہ قبل موتہ" (نساء-۱۵۹)

ترجمہ:

اہلِ کتاب میں سے کوئی شخص نہیں مگر یہ کہ وہ ان کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا

محمد بن مسلم کی سند سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور آپ کی رحلت سے پہلے تمام غیر مسلم ان پر ایمان لا ئیں گے۔ اور آپؑ امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز پڑھیں گے[۲]

---

[۱] البحار ۱۳/۱۹۱

[۲] ینابیع المودۃ ۴۲۲

شہر بن حوشب راوی ہیں کہ حجاج نے مجھ سے کہا کہ اے شہر! کتاب اللہ کی ایک آیت کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔

شہر! نے پوچھا اے امیر! وہ کون سی آیت ہے اس نے کہا کہ خدا کا کہنا ہے:

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔

خدا کی قسم جب میں یہود و نصاریٰ کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں تو میں نے آج تک اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کہ ان کے ہونٹ (کلمہ پڑھنے) کے لیے حرکت کر رہے ہوں میں نے کہا کہ خدا امیر کی حفاظت کرے اس آیت کی یہ تاویل نہیں ہے۔ حجاج کہنے لگا کہ پھر کیا مطلب ہے تو میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کی رحلت سے پہلے تمام یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے اور آپؑ امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج کہنے لگا کہ آپ نے یہ کہاں سے سنا ہے؟

میں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب سے سنی ہے وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم آپ اسے ایک صاف و شفاف چشمہ سے لائے ہیں۔[1]

۴: اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ (توبہ ۳۳)

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کرتے ہیں:

ابن عباس سے روایت ہے وہ زمانہ جب کہ کوئی یہودی کوئی نصرانی اور کوئی کسی مذہب و ملت کا شخص باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ اسلام میں داخل ہوگا۔۔۔ اور یہاں تک کہ جزیہ رکھ دیا جائے گا اور صلیب توڑ دی جائے گی خنزیر مار دئے جائیں گے۔۔

---

[1] البحار ۱۳/ ۲۱۵

اور خدا کا قول:

لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

اس پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ قیام قائمؑ کا وقت ہوگا۔ [۱]

اس آیت کے بارے میں ابو بصیر نے سماعہ کے واسطے سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

آپؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس کی یہ صحیح تفسیر نہیں ہوگی جب تک کہ قائم مہدیؑ خروج نہ کریں تو جو مشرک ان کے خروج کو ناپسند کرے گا وہ باقی نہیں رہے گا۔ اور کوئی کافر قتل ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کافر کسی پتھر کے شکم میں ہوگا تو وہ پتھر کہے گا کافر میرے شکم میں ہے پس مجھے توڑ کر اسے قتل کردے۔ [۲]

۵: اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے:

ولئن اخرنا عنھم العذاب الی امۃ معدودۃ۔ (ھودؑ۔ ۸)

اگر ہم ان سے عذاب کو ایک گنے ہوئے گروہ کے آنے تک روک رکھیں

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا "امۃ معدودہ" (گنا چنا گروہ) قائم علیہ السلام کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں۔ [۳]

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس ارشاد کے بارے میں روایت ہے کہ "امتِ معدودہ" سے مراد آخر الزمان میں امام مہدیؑ کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں۔ یہی تعداد اہل بدر کی تھی۔ جو ایک ہی ساعت (گھڑی) میں اکٹھے ہوں گے جس طرح خریف

---

[۱] البحار ۱۳/ ۱۷

[۲] ینابیع المودۃ ۴۲۳

[۳] البحار ۱۳/ ۱۴

کے بادل اکٹھے ہوتے ہیں۔[۱]

۶ : اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے :

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ (الانبیاء - ۱۰۵)

"یقیناً ہم نے زبور میں بعد نصیحت کے یہ لکھ دیا تھا کہ بے شک زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔"

ابوجعفرؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا : اس آیت میں جن کا ذکر ہے وہ حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔[۲]

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی اس آیت کو قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب سے منسوب کیا ہے۔[۳]

۷ : خداوند کریم کا ارشاد ہے :-

"الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاۃ واٰتوا الزکاۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور" (الحج - ۴۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین پر اختیار دیں تو وہ نماز قائم کر دیں اور زکوٰۃ دیں ، اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور معاملات کا انجام تو اللہ تعالےٰ ہی کے لیے ہے۔

ابو جارود کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : یہ آیت حضرت امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جنہیں خدا زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنائے گا اور ان کے ذریعے دین کو غلبہ دے گا۔ یہاں تک ظلم و بدعت

---

[۱] ینابیع المودۃ ۴۲۴۔

[۲] المہدیؑ تالیف زہری ۱۶۴

[۳] ینابیع المودۃ ۴۲۵

کا نشان باقی نہیں رہے گا۔[1]

آپؑ ہی سے روایت ہے۔ فرمایا کہ یہ آیت آخری امام تک آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہی ہوں گے جنہیں خدا زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنائے گا اور دین اسلام کو غلبہ دے گا اور جس طرح سفہا اور نادان دین کو مٹاتے ہیں آپؑ اور آپ کے اصحاب کے ذریعہ خدا تمام بدعتوں اور باطل کو مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ ظلم کا کوئی اثر و نشان باقی نہیں رہے گا اور وہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے۔[2]

۸ : اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے :

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔" (القصص - ۵)

"اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں کہ جنہیں زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے اور انہیں امام اور رہبر قرار دیں اور انہیں وارث قرار دیں۔"

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے خدا ان کے مہدیؑ آخر الزمان کو مبعوث کرے گا اور ان کو تکلیف و پریشانی اور سختی سہنے کے بعد عزت دے گا اور ان کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا۔[3]

اور آپؑ ہی نے فرمایا کہ دنیا ترشروئی اور سختی کے بعد عنقریب ہم پر عطوف اور مہربان ہو گی جس طرح اونٹنی دودھنے والے کو کاٹتی ہے اور پھر اپنے بچہ پر مہربان ہوتی ہے۔

اس کے بعد آپؑ نے اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تلاوت فرمائی:

"ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم

---

[1] ینابیع المودۃ ۴۲۵، المہدیؑ تالیف زہری ۱۶۳۔

[2] البحار ۱۳/ ۱۵ - الزام الناصب ۱/ ۶۷

[3] البحار ۱۳/ ۱۶، الغیبۃ شیخ الطوسیؒ ۱۲۲

ائمة ونجعلهم الوارثین"

۹: اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

"وانہ لعلم للساعۃ" (الزخرف - ۶۱)

اور وہ تو یقیناً قیامت کی ایک روشن دلیل ہے۔

مقاتل بن سلیمان اور اس کے پیرو مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔[1]

---

[1] الصواعق المحرقہ ۹۶ ، اسعاف الراغبین ۱۵۶

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہور مہدیؑ کی بشارت دیتے ہیں

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں متواتر احادیث مروی ہیں :

احادیث میں یہ بھی ہے کہ آپؑ کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا ہے اور آپؑ کی کنیت بھی آنحضرتؐ والی ہے اور یہ بھی احادیث میں آیا ہے کہ آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے پُر کردیں گے جس طرح کہ وہ ظلم وجور سے پُر ہوگی۔

یہ احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو شمار نہیں کیا جاسکتا جب کہ تواتر کی وجہ سے ان کی صحت میں کوئی کلام نہیں۔ نہ حدیث کی کوئی کتاب ان سے خالی ہے اور نہ تاریخ وسیرت کی کوئی کتاب ایسی ہے جس میں یہ احادیث موجود نہ ہوں۔ یہاں اختصار کے خیال سے ہم آنحضرتؐ کی ایسی بیس۲۰ احادیث (۲۰ کتابوں سے) پیش کررہے ہیں جو ایک دوسری سے لفظی اور معنوی طور پر مختلف ہیں۔[1]

ہم نے ان احادیث کے مصدر کو نقل کیا ہے اور اسناد کو حذف کردیا ہے۔

یہ احادیث حضرت مہدی علیہ السلام کے تذکرے کے متواتر ہوئے پر دلالت کرتی ہیں اور اس بات کو اجاگر کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر محفل اور ہر مجمع میں اُمت

---

[1] مولف نے اپنی بڑی کتاب میں پچاس احادیث ذکر کی ہیں جو پچاس کتب سے لی گئی ہیں اور اختصار کی بنا پر ہم نے ان میں سے بیس۲۰ احادیث تحریر کی ہیں۔

مسلمہ کو امام مہدیؑ کے ظہور کی بشارت دیتے تھے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن راتیں ہرگز نہیں گذریں گی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک مرد کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔[۱]

(۲) احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے آنحضرتؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو خدا اس دن میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو اسے عدل وانصاف سے پُر کر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے پُر ہوگی۔[۲]

(۳) علماء نے معلی بن زیاد کے وسیلے سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں مہدیؑ کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں مبعوث ہوں گے جس وقت لوگ اختلاف، مصائب اور خطرات میں گھرے ہوئے ہوں گے بس وہ زمیں کو عدل وانصاف سے پُر کردیں گے جس طرح یہ ظلم وجور سے پُر ہوگی۔ وہ مال کی صحیح تقسیم کریں گے اور آپؑ سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی وخوش ہوں گے۔

ایک شخص نے عرض کیا: صحاحاً (صحیح تقسیم) سے کیا مراد ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سب لوگوں میں برابر کی تقسیم۔ اللہ تعالےٰ امت محمدیہؐ کے دلوں کو غنی اور تونگر بنا دے گا اور اس تقسیم میں ان کا عدل وانصاف سب پر حاوی ہوگا۔ یہاں تک کہ منادی ندا دے گا کہ کسے مال کی ضرورت ہے؟ سوائے ایک شخص کے لوگوں میں سے کوئی نہیں اُٹھے گا۔ وہ کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے۔ منادی کہے گا کہ خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدیؑ تجھے حکم دے رہے ہیں کہ مجھے مال دو۔ وہ خازن سے جلدی کرنے کو کہے گا۔ جب خازن اس کو مال حوالے کرے گا۔ اس مال (کی فراوانی) کو دیکھ کر اس کو شرمندگی ہوگی اور کہے گا کہ یا تو میں امتِ محمدیہؐ

---

[۱] ارشاد مفید ۳۴۷۔

[۲] اسعاف الراغبین برحاشیہ نور الابصار ص ۱۴۳

میں زیادہ دیر ہوں یا جو چیز ان کے لیے بہت ہے اس کو میں کم سمجھتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ مال واپس کرے گا مگر وہ واپسی قبول نہیں کیا جائے گا۔ امامؑ کہیں گے کہ ہم دے کر کوئی چیز واپس نہیں لیا کرتے۔

اس طرح کا سلسلہ سات یا آٹھ یا نو سال تک جاری رہے گا پھر اس کے بعد زیست و زندگی میں کوئی بھلائی نہیں یا فرمایا حیات میں اس کے بعد خیر نہیں ہے[۱]

(۴) سلمان محمدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز نبی اکرمؐ کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا کہ حسینؑ آپ کے زانو پر ہیں اور آنحضرتؐ ان کی آنکھوں اور چہرے کے بوسے لے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ بے شک تم سید ابن سید ہو اور تمام سادات اور سرداروں کے باپ ہو۔ بے شک تم امام اور امام کے فرزند اور ائمہؑ کے باپ ہو یقیناً تم حجت، حجت کے فرزند اور نو حجج کے باپ ہو جو تمہاری صلب میں سے ہوں گے کہ جن کے نویں حجت قائمؑ ہیں[۲]

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں میری اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا اس کا نام مثل میرے نام کے اور اس کی کنیت مثل میری کنیت کے ہوگی جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح پُر کر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہوگی۔ پس وہی مہدیؑ ہوں گے[۳]

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور راتیں ختم نہیں ہوں گی کہ جب تک میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص مالک و بادشاہ نہ بنے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہوگی[۴]

---

[۱] البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۵۔

[۲] مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱/۱۴۶۔

[۳] تذکرۃ الخواص ۲۰۴۔

[۴] الملاحم والفتن لابن طاؤس ۱۰۱۔

(۷) آنحضرتؐ نے حضرت فاطمۃ الزہراؑ سے فرمایا کہ مہدیؑ تمہاری اولاد میں سے ہوگا[1]

(۸) آپؐ نے فرمایا کہ مہدیؑ ہم اہل بیتؑ میں سے ہوں گے۔ خدا ان کے معاملے کو ایک ہی رات میں درست کر دے گا۔[2]

(۹) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب ابن مریمؑ تم میں نزول کریں گے اور تمہارا امامؑ تم میں سے ہوگا۔[3]

(۱۰) ابوالحسن رضاؑ نے اپنے آباء و اجداد سے روایت کی ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کا فرمان ہے۔ قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر بنا کر بھیجا۔ میری اولاد میں سے قائم غائب ہوگا اسی عہد و میثاق کی بنا پر جو میری طرف سے اس کے ساتھ عملاً کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اکثر لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ کو آل محمدؐ کی حاجت و ضرورت نہیں اور کچھ لوگ اس کی ولادت میں شک کریں گے بس جو اس کے زمانے میں موجود ہو اس کو چاہیئے کہ اس کے دین سے تمسک رکھے اور شیطان کو راہ نہ دے (ورنہ وہ) اس شک کی وجہ سے خود کو میری امت میں سے دور کر دے گا اور میرے دین میں سے اس کو نکال دے گا۔ بے شک اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا تھا اور اللہ تعالےٰ نے شیاطین کو ان لوگوں کا اولیاء اور دوست قرار دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔[4]

(۱۱) آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اس کی صلب سے ایک جوانمرد خروج کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جب تم یہ معاملہ دیکھو تو تم

---

[1] الحدیث الرابع من اربعین حافظ ابونعیم دیکھئے کشف الغمہ ۳۲۱۔

[2] اکمال الدین ۲۵۶/۱

[3] صحیح بخاری ۱۷۸/۲

[4] الفتاوی الحدیثیہ ص ۲۷ تالیف احمد شہاب الدین ابن حجر ہیثمی۔

پر لازم ہے کہ تمیمی جوان کا دامن تھامے رہو کیونکہ وہ مشرق کی طرف سے آگے بڑھے گا اور وہ مہدیؑ کا علمدار ہوگا۔[۱]

(۱۲) ذر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہو گی۔ جب تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص عربوں کا مالک نہ ہو جس کا نام میرے نام کے مثل ہو گا۔[۲]

(۱۳) انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں یعنی۔ میںؐ، حمزہؓ، علیؑ، جعفر بن ابی طالبؓ، حسنؑ، حسینؑ اور مہدیؑ۔[۳]

(۱۴) ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ میرے بعد بارہ امام ہیں۔ ۹ نو حسینؑ کی صلب میں سے ہیں اور ان ہی میں سے مہدیؑ بھی ہیں۔[۴]

(۱۵) ابو ایوب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ ہم میں سے بہترین نبی ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں۔ اور ہم میں سے بہترین وصیؑ ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہم میں سے بہترین شہید ہیں جو تمہارے والد کے چچا حمزہؓ ہیں اور ہم میں سے وہ ہیں کہ جن کے دو ۲ پر ہیں کہ جن کے ذریعہ وہ جنت میں جہاں چاہیں اڑتے ہیں۔ یہ تمہارے والد کے چچا زاد بھائی جعفرؓ ہیں۔ اور ہم میں سے اس امت میں دو سبط جوانان جنت کے سردار حسنؑ اور حسینؑ ہیں جو تمہارے بیٹے ہیں اور ہم میں سے مہدیؑ ہیں جو تمہاری اولاد میں سے ہیں۔[۵]

---

۱ الفتاویٰ الحدیثیہ ص ۲۷ تالیف احمد شہاب الدین بن حجر ہیثمی۔

۲ نور الابصار شبلنجی ص ۱۵۵۔

۳ ذخائر العقبیٰ علامہ محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری ص ۱۵۔

۴ کفایۃ الاثر ۵ منتخب الاثر تالیف لطف اللہ صافی ص ۱۹۱۔

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل سے ملاقات اس حالت میں کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو اور اس کا اسلام سچا ہو تو وہ آپؐ کے بیٹے صاحب الزمان مہدیؑ سے تولّا اور محبت کرے[۱]

(۱۷) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے لیے رحمت اور خوشخبری ہے کہ جو میرے اہل بیتؑ کے قائمؑ کا ادراک کرے اور وہ اس کے قیام سے پہلے اس کی اقتداء (پیروی) کرے، اس کے دوست کو دوست رکھے اور اس کے دشمن سے تبرّا اور بیزاری کرے اور ان سے پیشتر کے تمام ہدایت کرنے والے آئمہؑ کو دوست رکھے۔ ایسے افراد میرے رفیق و ساتھی اور میری محبت و مودّت کے حامل ہیں[۲]

(۱۸) ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ مہدیؑ اہل جنت کے طاؤس ہیں[۳]

(۱۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر آخری زمانے میں ان کے بادشاہ و سلطان کی طرف سے ایسی بلا و مصیبت نازل ہوگی کہ جس سے زیادہ شدید بلا و مصیبت نہیں سنی گئی ہوگی یہاں تک کہ ان کے لیے یہ وسیع و عریض زمین تنگ ہو جائے گی۔ زمین ظلم و جور سے بھر دی جائے گی مومن کو ظلم سے نجات کے لیے کوئی ملجاء و ماویٰ نہیں ملے گا کہ جو اس کو پناہ دے سکے۔ پس اللہ عزوجل میری عترت میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس سے آسمان کے مکین اور زمین کے رہنے والے راضی اور خوش ہو جائیں گے زمین اپنے اندر جو کچھ ذخیرہ کئے ہوگی وہ سب باہر نکال دے گی اور آسمان کے بھی تمام خزینے اللہ تعالےٰ عطا کر دے گا۔ وہ ان میں سات سال یا آٹھ سال یا نو سال زندگی بسر

---

[۱] اربعین حافظ محمد بن ابو فوارس دیکھئے الزام الناصب ۱/۳۲۷

[۲] غیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۹۰۔

[۳] کتاب الفردوس لابن شیرویہ باب الالف واللام۔

کرے گا۔ اللہ عزوجل اپنی خیر اور بھلائی میں سے اہل زمین پر جو احسانات کرے گا۔ ان کو دیکھتے ہوئے زندہ لوگ۔ مردوں کے زندہ ہونے کی تمنا کریں گے[1]

(۳۰) آپؐ نے فرمایا کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی۔ اس کے بعد میری عترت میں سے ایک جوان مرد خروج کرے گا جو سات یا نو سال زمین کا مالک و بادشاہ رہے گا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔[2]

---

[1] المستدرک علی الصحیحین ۴/۴۶۵۔

[2] مسند احمد ۳/۲۸

امیرالمومنین علیہ السّلام ظہور مہدیؑ کی بشارت دیتے ہیں

جس طرح رسول اعظمؐ نے امام مہدیؑ کی شان میں بہت سی احادیث بیان فرمائی ہیں اسی طرح محدثین اور اہل سیر نے بہت سی احادیث امیرالمومنینؑ سے نقل کی ہیں جو امام مہدیؑ پر نص کے طور پر ہیں اور جن میں ان کی ولادت، ان کی غیبت، ظہور اور اسی طرح کے حالات کا ذکر ملتا ہے۔

امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے نہج البلاغہ اور اس کے علاوہ بھی دوسرے مواقع پر اشارہ کیا ہے جس کا مختصراً یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) امام رضاؑ سے ان کے آباء و اجداد کے حوالے سے امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ "اے حسین علیہ السلام تمہاری اولاد میں سے نویں وہی قائم بالحق ہیں جو دین کو ظاہر کرنے والے اور عدل کے رائج کرنے والے ہیں۔

امام حسینؑ نے عرض کیا کہ کیا یہ بات ہو کر رہے گی تو آپؑ نے فرمایا یقیناً اس کی قسم کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور ان کو تمام مخلوق پر مصطفیٰ و منتخب کیا ہے لیکن غیبت کے بعد حیرت اور پریشانی کے باعث لوگ اپنے دین پر ثابت قدم نہیں رہیں گے بجز ان مخلص افراد کے جو یقین کی منزل پر ہوں گے کہ جن سے اللہ تعالےٰ نے ہماری ولایت کا میثاق کیا ہوگا ان کے دلوں میں ایمان راسخ کردیا جائے گا ان کو خاص تائید ایزدی حاصل ہوگی۔[1]

---

[1] اکمال الدین ۱/۲۲۴

(۲) امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہم میں سے قائم علیہ السلام کے لیے ایک بڑی غیبت ہے کہ جس کی مدت طویل ہے۔ گویا میں شیعوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ان کی غیبت میں چوپاؤں کی طرح چراگاہ کی تلاش میں چکر لگا رہے ہوں جو انہیں نہیں مل رہی ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص اپنے دین پر ثابت قدم رہا اور امام کی غیبت کی مدت کے طول ہونے کی وجہ سے اس کا دل سخت نہ ہوا ہوگا تو وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس کے بعد آپؑ نے فرمایا ہم میں سے قائمؑ جب قیام کریں گے تو ان کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں ہوگی اسی لیے ان کی ولادت مخفی ہوگی اور ان کا وجود غائب ہوگا۔[۱]

(۳) جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خبردار رہو کہ اللہ تعالےٰ کی قسم ہیں اور میرے یہ دونوں بیٹے قتل کردیے جائیں گے اور میری اولاد میں سے آخری زمانہ میں خدا ضرور ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو ہمارے خون کا مطالبہ کرے گا اور وہ غیبت میں رہے گا۔ تاکہ گمراہ لوگوں کی تمیز کر سکے۔ یہاں تک کہ جاہل کہے گا کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں۔[۲]

(۴) حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ زمین اللہ عزوجل کی حجت سے خالی نہیں رہتی ہے لیکن عنقریب اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق کو ان کے ظلم و جور اور اپنے نفسوں پر زیادتی اور اسراف کرنے کی وجہ سے حجت سے اندھا کردے گا۔ حالانکہ اگر زمین ایک لمحہ کے لیے بھی اللہ کی حجت سے خالی ہوجائے تو وہ اپنے اوپر بسنے والی مخلوق کو نگل جائے۔ لیکن حجت تو لوگوں کو پہچانتی ہے مگر لوگ ان کو نہیں پہچانتے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام تو لوگوں کو پہچانتے تھے لیکن وہ ان سے اجنبی تھے، اس کے بعد آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰسٓ - ۳۰)

---

[۱] اعیان الشیعہ بحق ۳ / ۳۹۴

[۲] البحار ۱۳ / ۳۱ -

اے حسرت، لوگوں پر کہ کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا مگر یہ کہ وہ اس سے استہزاء کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔[1]

(۵) محمد بن حنفیہ نے اپنے والد بزرگوار امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی عجل اللہ فرجہ ہم اہل بیت میں سے ہیں خدا ان کے معاملے کو ایک رات میں درست کر دے گا۔[2]

(۶) حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام حضرت علیؑ ابن ابی طالب کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئے جب کہ آپؑ کے پاس کچھ اصحاب موجود تھے۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سیّد آئے ہیں، رسول اللہؐ نے ان کو سید و آقا کا نام دیا اور کہا کہ ان کی صلب سے ضرور ایک شخص اُٹھے گا جو خَلق و خُلق میں میرے مشابہ ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

آپ سے پوچھا گیا کہ یا امیر المومنینؑ یہ کب ہوگا تو آپ نے فرمایا ہیہات (دور کی بات ہے) جب تم دین سے نکل جاؤ گے جس طرح عورت اپنے دونوں سرینوں کو اپنے شوہر کے لیے نکالتی ہے۔[3]

(۷) امام حسینؑ ابن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ سے رسول اللہؐ کے اس ارشاد کے معنی کے بارے میں سوال کیا گیا:

انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی۔

ترجمہ:

میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی عترت۔

---

[1] الغیبۃ للنعمانی ۔ ۷
[2] الملاحم والفتن ۱۱۹ ۔
[3] الملاحم والفتن ۱۰۴ ۔

پوچھا گیا کہ عترت کون ہیں تو آپؑ نے فرمایا، میںؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور نو۹ امام اولادِ حسینؑ میں سے ہیں کہ جن کے نویں مہدیؑ اور قائم ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے جدا نہیں ہوں گے اور کتاب ان سے جدا نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس ان کے حوض پر آملیں گے۔[۱]

(۸) آپؑ نے فرمایا کہ یقیناً زمین ظلم و جور سے پُر ہوگی یہاں تک کہ کوئی شخص چھپے بغیر اللہ تعالےٰ کا نام نہ لے سکے گا۔ پھر خدا ایک صالح اور نیک قوم کو لے آئے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہوگی۔[۲]

(۹) اصبغ بن نباتہ کے حوالے سے امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے قائمؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یاد رکھو کہ وہ ضرور غائب ہوں گے یہاں تک کہ جاہل اور نادان کہیں گے کہ خدا کو آلِ محمدؐ کی ضرورت و حاجت نہیں ہے۔[۳]

(۱۰) علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ امیرالمومنینؑ نے منبرِ کوفہ پر خطبۂ لؤلؤ ارشاد فرمایا! جس کے آخر میں فرمایا: یاد رکھو کہ میں عنقریب کوچ کرنے والا ہوں اور عالمِ غیب میں جانے والا ہوں۔

تم اموی فتنہ اور کسروی سلطنت کا انتظار کرو۔ اور جس کو خدا نے زندہ کیا ہے۔ اس کے مارنے کا اور جس کو خدا نے مارا ہے اس کے زندہ کرنے کا انتظار کرو۔

تم اپنے گھروں کو اپنے عبادت خانے بنا لینا۔

اپنے ہاتھوں کو اس کی طرح کاٹنا جو جھاؤ کے (درخت کے) انگارے پر کھڑا ہوا ہو۔

اللہ کا ذکر زیادہ کرنا کیونکہ اگر تم اس کا ادراک کرسکو تو اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا!

---

[۱] اکمال الدین ۱/۲۵۱

[۲] البحار ۱۳/۲۹

[۳] اکمال الدین ۱/۲۰۴، الغیبۃ الشیخ الطوسیؒ ۲۲۱۔

دجلہ اور فرات کے درمیان زوراء، نام کا ایک شہر بنایا جائے گا۔ اگر تم اس کو دیکھو گے تو تم کو معلوم ہوگا کہ اس کو گچ، چونے اور اینٹوں سے مضبوط کیا گیا ہوگا۔ اور سونا چاندی ازورد، مرمر اور خام اور نرم پتھروں سے مزین کیا گیا ہوگا۔ دروازے ہاتھی دانت سے مرصع ہوں گے۔ خیمے اور گنبد اور سیارات (موٹر کاریں) ہر طرف ہوں گی۔ ساگوان اور چیڑ کی لکڑی اور صنوبر کے درخت سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہوگا۔ اس میں بڑے بڑے پختہ محلات ہونگے۔ بنی شیصبان کے ۲۴ بادشاہ جس کے والی ہوں گے:

سفاح (زیادہ خون بہانے والا)، مقلاص (اونٹنی کو دوہنے والا) جموح (امنہ زور اور سرکش) خدوع (بہت زیادہ دھوکے باز) مظفر (کامیاب) مخنث (ہیجڑا)، نظار (اپنے دامنوں کو بار بار دیکھنے والا)، کبش (مینڈھا) مہتور (جس کی عقل جاتی رہی ہو)، عشار (بہت پھلنے والا مصطلم (جڑ سے اکھڑنے والا)، مستصعب (ہر چیز کو مشکل سمجھنے والا) علام (جھوکرا) رہبانی (ڈرپوک)، خلیع (معزول شدہ، خبیث، جوے باز)، سیار (زیادہ چلنے پھرنے والا) مترف (ظالم و سرکش) کدید (سخت مزاج اور بخیل)، اکدب (زیادہ سفید ناخنوں والا)، مترف (ظالم و سرکش)، اکلب (زیادہ حریص، زیادہ گالیاں بکنے والا)، وسیم (خوبصورت) ظلام (بہت ظلم کرنے والا) اور فیبشوق۔

سرخ گنبد بنایا جائے گا۔ اس کے پیچھے قائم الحق (حق کے ساتھ قیام کرنے والا) ہوگا جو تمام براعظموں میں اپنے چہرے سے نقاب ہٹائے گا۔ وہ چہرہ چمکتے ستاروں کے درمیان چودھویں کے چاند کے مانند ہوگا۔[1]

(۱۱) آنجناب نے فرمایا! بے شک بے اعتنائی اور ترشروئی کے بعد عنقریب دنیا ہم پر مہربان ہوگی اور ہماری طرف ملتفت ہوگی بے اعتنائی اور ترشروئی کے بعد۔ اس کی مثال اس کاٹنے والی اونٹنی کی ہے جو اپنے بچے پر مہربان ہوتی ہے۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت کی:

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ

---

[1] البحار ۱۲ / ۱۷۱

ونجعلهم الوارثین۔ (القصص - ۵)

ہم ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے ہیں جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ہم ان کو امام اور رہنما قرار دیں اور ان کو ہم وارث بنائیں۔

ابن ابی الحدید کا کہنا ہے کہ "ہمارے اصحاب (یعنی ہم مسلک علماء) کہتے ہیں کہ یہاں ایک امام کے بارے میں وعدہ ہے جو زمین کا مالک ہوگا اور سارے ممالک پر ان کا اختیار ہوگا۔[1]

(۱۲) آپؑ کا خطبہ ہے کہ:

جس طرح چمڑا کسی جانور کے جسم سے الگ کیا جاتا ہے اس طرح خدا اس مصیبت کو تم سے ایسے شخص کے ذریعے دور کر دے گا جو ان کو ذلیل و خوار کرے گا۔ ان سے سختی اور شدت سے برتاؤ کرے گا۔ ان کو موت کے تلخ پیالے سے سیراب کرے گا اور ان کو دے گا تو صرف تلوار کا گھاؤ۔[2]

(۱۳) آپؑ کا ایک خطبہ ہے:

اے قوم! یہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے اس کے ورود کا وقت ہے۔ اس کے طلوع کے قریب ہونے کا زمانہ ہے جس کو تم نہیں جانتے۔

یاد رکھو ہم سے جو بھی اس کو پالے گا تو گویا ایک روشن چراغ کے ساتھ چلے گا۔ صالحین اور نیک لوگوں کی مثال کی اقتدا کرے گا تاکہ اس میں رسی کو کھول دے اور غلام کو آزاد کر دے، وہ جماعتوں کو متفرق کر دے گا اور متفرقوں کو جمع کر دے گا۔ لوگوں سے پردے میں ہوگا، قیافہ شناس اس کے اثر اور نشانی کو نہیں دیکھ سکے گا گو وہ مسلسل دیکھتا رہے گا۔[3]

---

[1] شرح نہج البلاغہ ۴/۶/۳۳

[2] شرح نہج البلاغہ

[3] شرح نہج البلاغہ ۲/۵/۳۴

ابن ابی الحدید کہتا ہے:

اس کے بعد آپؑ نے مہدئ آل محمدؐ کا ذکر کیا ہے۔ اس قول سے آپؑ کی مراد وہی جنابؑ ہیں:

وان من ادرکھا منا یسری فی ظلمات ھذہ الفتن بسراج منیر وھو المھدی۔

اور جو ہم میں سے ان فتنوں کو پائے گا تو ان کی تاریکیوں میں روشن چراغ کے ساتھ چلے گا اور وہ حضرت مہدیؑ ہی ہیں۔

اور وہ خود بھی کتاب وسنت کی اتباع کرے گا۔ اور صالحین کی مثال کی پیروی کرے گا اور ان کے پیچھے چلے گا۔ اس طرح ان فتنوں کی گرہیں کھول سکے گا قیدیوں کو آزاد کرائے گا، ظالموں کے پنجے سے مظلوموں کو نکلوائے گا۔ گمراہوں کی جماعتوں کو منتشر کرے گا۔ اہل ہدایت اور اہل ایمان میں جو تفرقہ پیدا ہوا ہو گا۔ اس کو دور کرکے ان کو جمع کرے گا۔[1]

۱۴۔ آپؑ کا ایک خطبہ ہے:

اس نے حکمت کے لباس کو بطور ڈھال پہن رکھا ہے۔ اس کی طرف پورے ادب سے بڑھ کر اور اس کی معرفت حاصل کرکے اور اس کے لیے اپنے آپ کو فارغ کرکے اس کو لے لیا ہے۔

یہ حکمت اس کے نفس میں اس کی گم شدہ چیز ہے۔ اس لیے وہ اس کو طلب کرتا ہے اور اس کا سوال اس لیے کرتا ہے وہ اس کی حاجت اور ضرورت ہے۔

وہ اس وقت سے مسافر اور غریب ہو گیا ہے جب سے اسلام مسافر اور غریب ہو گیا ہے وہ ایک ہی جگہ بیٹھا ہوا ہے کہ اپنا سینہ زمین سے لگایا ہوا ہے۔ وہ خدا کی حجتوں میں سے بقیہ ہے اور اس کے انبیاءؑ کے خلفاء میں سے (آخری) خلیفہ ہے۔

---

[1] شرح نہج البلاغہ ۲/ ۶ ۳ ۴

ابن ابی الحدید کہتا ہے !

اس کلام کی ہر مکتب فکر نے اپنے عقیدے کے مطابق وضاحت کی ہے۔ شیعہ امامیہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد مہدیؑ منتظر ہیں۔ ۔ ۔ ۔ میرے نزدیک بھی بعید نہیں کہ اس سے آپؑ کی مراد قائمؑ آل محمدؐ ہوں[۱]

۱۵۔ بصرہ میں آپؑ نے ایک خطبے میں فرمایا!

میں آخر زمانے میں آنے والے مہدیؑ قائمؑ کا باپ ہوں۔[۲]

۱۶۔ آنجنابؑ نے فرمایا!

مہدیؑ میری ذرّیت میں سے ہیں جو رکن اور مقام کے درمیان ظہور کریں گے۔[۳]

۱۔ شرح نہج البلاغہ ۲/ ۵۳۵

۲۔ الزام الناصب ۲/ ۱۸۱

۳۔ الشیعۃ والرجعۃ ۱/ ۱۵۰

ائمہ طاہرین علیہم السلام
ظہور مہدیؑ کی بشارت دیتے ہیں

اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے والد امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی سیرت پر چلتے ہوئے آئمۂ اہل بیت علیہم السلام نے بھی امام مہدیؑ کے ظہور کی بشارت دی ہے۔ ان حضراتؑ نے امام آخرالزمانؑ کے بارے میں مفصل گفتگو کی ہے۔ ان کے نام ان کے صفات، ان کے ظہور کی علامات، ان کے انصار، ان کی حکومت وسلطنت سب کچھ بیان کیا ہے۔

کتابیں ان کی احادیث سے بھری ہیں اور لوگوں کو فیض پہنچا رہی ہیں۔ اگر ہم ان تمام چیزوں کو یکجا کرنا چاہیں جو آپ حضراتؑ نے ذکر فرمائی ہیں تو کئی ضخیم کتابیں تیار ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس مختصر کتاب کی مناسبت سے ہم ہر امامؑ کی ایک ایک روایت نقل کر رہے ہیں۔ محترم قارئین مزید مطالعہ کے لیے ان مصادر کی طرف رجوع فرمائیں جن کا حوالہ یہاں دیا جا رہا ہے۔

۱۔ حنان بن سدیر سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سدیر بن حکیم سے اور اس نے اپنے باپ سے اس نے ابوسعید عقیصا سے روایت کی ہے کہ جب امام حسنؑ بن علیؑ نے معاویہ بن ابوسفیان سے صلح کر لی تو کچھ لوگ آپؑ کی بارگاہ میں داخل ہوئے اور اس صلح کرنے پر ملامت اور طعن کیا، آپؑ نے فرمایا:

تم پروائے ہو۔ تم کو کیا خبر کہ میں نے کیا کیا ہے۔ خدا کی قسم جو کچھ میں نے کیا ہے وہ میرے شیعوں کے لیے بہتر ہے ہر چیز سے جس پر سورج طلوع وغروب کرتا ہے۔

کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارا امام ہوں جس کی اطاعت تم پر فرض ہے۔ اور یہ کہ رسول اللہؐ کی خاص نص کی بنا پر میں نوجوانان جنت کے سرداروں میں سے ایک ہوں۔

انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں یہ درست ہے۔

آپؑ نے فرمایا کیا تم کو یاد نہیں کہ جب حضرت خضرؑ نے کشتی میں سوراخ کیا، لڑکے کو قتل کیا، اور دیوار کھڑی کی تھی تو یہ باتیں حضرت موسیٰؑ ابن عمران کو بری لگی تھیں۔ اس لیے کہ ان باتوں کی حکمت ان کی آنکھوں سے اوجھل تھی۔ حالانکہ اللہ کی نظر میں ان باتوں میں حکمت اور مصلحت تھی اور یہ سارے کام صحیح تھے۔

کیا تم نہیں جانتے کہ ہم میں ہر ایک کو اپنے زمانے کے سرکش کی حکومت میں اور اس کے تحت رہنا ہوگا بجز حضرت قائمؑ کے جن کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے۔ اللہ عزوجل ان کی ولادت کو مخفی رکھے گا اور ان کے وجود کو غائب کر دے گا۔ اس طرح ان کی گردن پر کسی کا تسلط اور کسی کی بیعت نہیں ہوگی۔ میرے بھائی حسینؑ، سیدۃ النساءؑ (سلام اللہ علیہا) کے بیٹے کی اولاد میں سے یہ نویں ہوں گے اور خروج کریں گے اللہ غیبت کے زمانے میں ان کی عمر کو طول دے گا۔

جب ان کو ظاہر کرے گا تو ایک جوان کی شکل میں جو چالیس سال سے کم عمر ہو: تاکہ سب لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔[1]

۲۔ امام حسینؑ نے فرمایا!

ہم میں سے بارہ ۱۲ مہدی ہیں۔ ان کے اول امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان میں سے آخری میری اولاد میں سے نویں ۹ ہیں، وہ امام قائمؑ بالحق ہیں۔ ان کے ذریعے خداوند عالم زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا۔ ان کے ذریعے دینِ حق کو باقی تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا اگرچہ مشرکین اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

ان کے لیے ایک غیبت ہے جس کے دوران کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی۔ جو

---

[1] البحار ۱۲/۳۳

اس دین پر ثابت قدم رہیں گی ان کو اذیت پہنچائی جائے گی۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا، اگر تم سچے ہو!

یاد رکھو جس نے ان کی غیبت میں اذیت، تکلیف اور تکذیب پر صبر کیا وہ اس مجاہد کے مثل ہے جس نے رسول اللہؐ کے سامنے تلوار سے جہاد کیا ہو۔[1]

۳۔ ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہ مجھ سے علیؑ بن الحسینؑ نے فرمایا!

اے ابو خالد! بے شک تاریک رات کے ٹکڑوں کے مثل فتنے کھڑے ہوں گے۔ ان سے نجات نہیں پائے گا بجز اس کے جس سے خدا نے عہد و میثاق لیا ہے۔ وہی ہدایت کے چراغ ہیں اور علم کے چشمے ہیں۔ خداوند عالم ان کو ہر تاریک فتنے سے نجات دے گا۔

گویا میں تمہارے صاحب (امام مہدیؑ) کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے نجف سے (جو کوفہ کی پشت پر ہے) اُٹھے ہیں۔ ان کے ساتھ تین سو اور کچھ افراد ہیں۔ جبرئیلؑ ان کے دائیں طرف اور میکائیل ان کے بائیں طرف ہیں۔ اسرافیل ان کے آگے آگے ہیں۔

ان کے ساتھ رسول اللہ کا علم اور پرچم ہے جس کو انہوں نے لہرایا ہوا ہے۔ وہ جس قوم پر اس علم کے ساتھ پہنچ جاتے ہیں اللہ عزوجل اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔[2]

۴۔ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت ابو جعفر محمد باقرؑ کے پاس تھا۔ جب وہ لوگ جو پہلے سے موجود تھے وہاں سے چلے گئے تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابو حمزہ! ان حتمی اور یقینی امور میں سے جن میں اللہ کے یہاں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ایک ہمارے قائمؑ کا قیام بھی ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں اس میں جو شخص شک کرے وہ کافر و منکر ہے۔ پھر فرمایا:

میرے ماں باپ اس پر قربان جو میرے نام سے موسوم اور میری کنیت والا میرے بعد ساتواں ہوگا۔ میرے باپ اس پر صدقے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

---

[1] اعیان الشیعہ ۴ ق ۲/۳ ۲۹۶

[2] "امالی" شیخ مفید۔ ۲۸

جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اے ابو حمزہ جو اس کو درک کرے اور پھر اس کے لیے اس چیز کو تسلیم نہ کرے جو محمدؐ اور علیؑ کے لیے تسلیم کی ہے تو خدا یقیناً اس پر جنت کو حرام کردے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ ظالموں کے لیے وہ رہنے کی بری جگہ ہے[1]

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا!

میری اولاد میں سے خلف صالح وہی مہدیؑ ہیں۔ ان کا نام محمد اور ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ وہ آخری زمانے میں خروج کریں گے[2]

۶۔ یونس بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں حضرت موسیٰؑ ابن جعفرؑ کی بارگاہ میں داخل ہوا اور عرض کیا اے فرزندِ رسولؐ آپؑ قائم بالحق ہیں۔ آپؑ نے فرمایا میں قائم بالحق بھی ہوں۔ مگر وہ قائمؑ جو زمین کو اللہ عزوجل کے دشمنوں سے پاک کرے گا اور اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، وہ میری اولاد میں سے پانچواں ہے۔ ان کی ایک طویل غیبت ہے، ان کی جان کے خوف سے اس دوران کچھ قومیں گمراہ ہوں گی اور دوسرے ثابت قدم رہیں گے۔ پھر فرمایا:

طوبیٰ اور خوشخبری ہے ان سب شیعوں کے لیے جو ہمارے قائمؑ کی غیبت کے زمانے میں ہماری موالات و محبت پر ہماری رسی سے متمسک رہیں گے اور ہمارے دشمنوں سے برائت پر ثابت قدم رہیں گے، وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے آئمہ اور رہنما ہونے پر راضی ہیں اور ہم ان کے شیعہ اور پیروکار ہونے پر راضی ہیں ان کے لیے طوبیٰ اور خوشخبری۔ بخدا وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ قیامت کے دن ہمارے درجات میں[3]

۱۔ الغیبۃ للنعمانی ۱۴۱۔

۲۔ کشف الغمہ ۳۲۴۔

۳۔ اکمال الدین ۲/۲۰

۷۔ ابوصلت رضؓ سے روایت ہے کہ دعبل رحؒ کہتے ہیں: جب میں نے اپنے آقا و مولا امام رضاعؑ کے سامنے یہ قصیدہ پڑھا اور اس شعر تک پہنچا:

خروج امام لا محالۃ قائم
یقوم علی اسم اللہ والبرکات
یمیز فینا کل حق و باطل
و یجزی علی النعماء والنقمات

تو امام رضا علیہ السلام رو دیئے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا: اے خزاعی! اس بیت کے پڑھتے وقت روح القدس نے تمہاری زبان سے نطق کیا ہے اور اس شعر کو ادا کیا ہے۔

تم کو معلوم ہے کہ یہ کون امامؑ ہیں جن کے بارے میں تم نے اس شعر میں اظہار خیال کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے نہیں معلوم مگر یہ میں نے سنا ہے کہ اے میرے مولا و آقا آپؑ میں سے ایک امام خروج کریں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ آپؑ نے فرمایا:

اے دعبل! میرے بعد میرا بیٹا محمدؑ امام ہے، ان کے بعد ان کا بیٹا علیؑ، ان کے بعد ان کا بیٹا حسنؑ ہے اور حسنؑ کے بعد ان کا بیٹا محمدؑ جو حجت اور قائم ہیں۔ ان کی غیبت میں لوگ منتظر ہوں گے۔ ظہور میں ان کی اطاعت اور پیروی کی جائے گی۔

اگر دنیا کی زندگی کا صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا تو خدا اس دن کو اس قدر طول دے گا کہ ہمارے قائمؑ خروج کریں۔ پھر وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔[1]

۸۔ ابو غانم خادم سے روایت ہے کہ ابو محمد حسنؑ کے یہاں ایک مولود مسعود پیدا ہوا۔ اس کا نام انہوں نے محمدؑ رکھا۔ تیسرے دن ان کو اپنے اصحاب کے سامنے پیش کیا اور فرمایا: یہ میرے بعد تمہارا امام ہے اور تم پر میرا خلیفہ ہے یہ وہی قائم ہے جس کے لوگ منتظر ہوں گے چنانچہ جب زمین ظلم و جور سے بھری ہوگی تو وہ اسی کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔[2]

---

[1] ینابیع المودۃ ۴۵۴۔ الفصول المھمۃ ۲۴۳۔ البحار ۱۳/ ۴۱ [2] ینابیع المودۃ ۴۶۰۔

صحابہ اور تابعین
ظہور مہدیؑ کی بشارت دیتے ہیں

پچھلے ابواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی امام مہدی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے بارے میں احادیث پیش کی گئی تھیں۔ اس باب میں آنجناب علیہ السلام کے بارے میں صحابہ کبار اور تابعین کا آپ کے ظہور پر اجماع اور آپؑ کے قیام پر ان کے اتفاق رائے کے سلسلے میں ان کے کلمات ہم پیش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا قول نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ خدا ان کے معاملے کو ایک ہی رات میں درست کر دے گا۔[۱]

۲۔ امام حسن بن علی علیہم السلام نے فرمایا:

جس کا تم انتظار کر رہے ہو وہ امر اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک تم میں سے بعض بعض پر تبرا نہیں کریں گے۔ بعض بعض پر لعنت نہیں کریں گے، تم میں سے بعض دوسروں کے منہ پر نہیں تھوکیں گے۔ یہاں تک کہ بعض دوسروں پر کفر کی گواہی دیں گے۔ تو اس وقت ہمارا قائم قیام کرے گا اور وہ ان سب چیزوں کو اٹھا دے گا۔[۲]

۳۔ امام حسین بن علی علیہم السلام نے فرمایا:

---

[۱] الملاحم والفتن ۱۱۹

[۲] اعیان الشیعہ ہ ق ۳/۹۷ ۴

میری اولاد میں سے نویں پشت میں یوسفؑ کی سنت اور موسیٰؑ بن عمران کی سنت ہے اور وہ ہمارے قائمؑ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ہی رات میں ان کے معاملہ کی اصلاح فرمائے گا اور اس کو درست کردے گا۔[1]

۴: امام علی بن الحسین علیہم السلام نے فرمایا:

ہمارے ان شیعوں کے لیے خوشخبری ہے جو ہمارے قائمؑ کی غیبت کے زمانے میں ہماری رسی سے متمسک اور ہماری موالات اور ہمارے دشمنوں سے برائت میں ثابت قدم رہیں گے۔ وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔ بخدا وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہمارے درجات میں ہوں گے۔[2]

۵۔ امام محمد بن علی باقر علیہم السلام نے فرمایا:

قائمؑ رعب ودبدبے والے ہوں گے۔ ان کے لیے زمین سمٹ جائے گی۔ اس کے خزانے ان پر ظاہر ہوں گے۔ ان کی سلطنت مشرق ومغرب تک پہنچے گی۔ خداعزوجل ان کے دین کو غلبہ دے گا۔ خواہ مشرکین اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ زمین کی ہر غیر آباد جگہ آباد ہو جائے گی۔ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول کریں گے اور قائمؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔[3]

۶۔ امام جعفر بن محمد صادق علیہم السلام نے فرمایا:

عاشوراء کی رات قائمؑ کے نام کی منادی ہوگی۔ یہ وہی دن ہے جس میں امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے۔

گویا میں ہفتہ کے دن جو محرم کا دسواں دن ہے (ان کو دیکھ رہا ہوں) کہ وہ رکن ومقام کے درمیان کھڑے ہیں۔ ایک شخص ان کے سامنے ندا کررہا ہے۔ بیعت کرو بیعت کرو۔

---

[1] اعیان الشیعہ ہ ق ۳ / ۳۹۶

[2] زین العابدینؑ۔ مقرم۔ ۲۰۴ (ملا فیض کی کتاب 'وافی' سے)

[3] البحار ۱۳ / ۱۵۵۔

اطراف زمین سے ان کے پاس ان کے انصار آئیں گے زمین ان کے لیے سمٹ آئے گی۔ وہ آکر آپؑ کی بیعت کریں گے۔

اللہ تعالےٰ ان کی وجہ سے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

پھر آپؑ مکہ سے چلیں گے اور کوفہ پہنچیں گے۔ نجف میں جو کوفہ کے قریب ہے نزول اجلال فرمائیں گے۔ وہاں سے مختلف شہروں کو لشکر روانہ کریں گے[۱]

۷۔ جابر بن عبد اللہ انصاری نے امام زین العابدین علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ اولاد انبیاءؑ میں علیؑ بن الحسینؑ جیسے شخص نہیں دیکھے گئے بجز یوسفؑ بن یعقوبؑ کے۔

البتہ بخدا علیؑ بن الحسینؑ کی ذریّت یوسفؑ بن یعقوبؑ کی ذریت سے افضل ہے اور بے شک ان میں سے وہ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی[۲]

۸۔ جب سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے تو شہر کو دیکھا اور اس شہر میں جو کچھ بلائیں اور مصیبتیں نازل ہونے والی تھیں ان کا ذکر کیا۔ حتیٰ کہ بنی امیہ اور ان کے بعد والوں کی حکومت وسلطنت کا ذکر کیا۔

پھر کہا کہ جب یہ ہو تو اپنے گھروں کے فرش کو لازم پکڑ لو (یعنی گھروں سے باہر نہ نکلو) یہاں تک کہ طاہرین طاہر (طاہروں کا طاہر فرزند) جو مطہر اور دوسروں کو پاک کرنے والا ہوگا۔ جو غیبت والا، جلاوطن اور دور کیا ہوا ہوگا ظہور کرے گا۔[۳]

۹۔ عمارؓ بن یاسرؓ نے کہا مہدیؑ کے خروج کی علامت یہ ہوگی۔ تمہارے اوپر ترکوں کا جھکاؤ۔ تمہارا وہ خلیفہ جو تمہارے لیے مال جمع کرے گا وہ مرجائے گا جس کے بعد ایک کمزور

---

[۱] الفصول المہمہ ۲۸۷

[۲] اعیان الشیعہ ہق ۱/ ۵۷۴

[۳] الغیبتہ۔ شیخ طوسیؒ۔ ۱۱۲

قسم کا آدمی خلیفہ بنایا جائے گا جس کو دو سال کے اندر معزول کر دیا جائے گا۔

دمشق کی مسجد کا مغربی حصہ زمین میں دھنس جائے گا۔ شام میں تین افراد خروج کریں گے۔ اہل مغرب مصر کی طرف خروج کریں گے۔ یہ سفیانی کے خروج کی علامت ہوگی۔[۱]

۱۰۔ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب نے کہا ہے کہ:

وہ جناب زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ چوپائے اور درندے (تک) آپ کے زمانے میں امن و امان سے رہیں گے۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (وسائل اور معدنیات) مثل ستون کے باہر پھینک دے گی۔ اور وہ سونے چاندی کے ہوں گے۔[۲]

۱۱۔ کعب نے کہا کہ بیشک میں مہدی کو تورات کی اسفار (کتابوں) میں لکھا ہوا پاتا ہوں جن کے عمل میں ظلم و عتاب نہیں ہوگا۔[۳]

انہوں نے کہا کہ حضرت مہدی اللہ تعالےٰ کے سامنے اس طرح خاشع و تابع ہوں گے جیسے آئینہ انسان کے سامنے خاشع اور تابع ہے۔[۴]

۱۲۔ صعصعہ بن صوحان نے نزال بن صبرہ سے کہا کہ وہ (امام مہدی) جن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے عترت (رسول) کے بارہویں فرد ہیں اور حسین بن علی کی اولاد میں سے نویں ہیں۔ وہ مغرب سے طلوع ہونے والے سورج ہیں جو رکن اور مقام کے پاس ظہور کریں گے۔ زمین کو پاک کریں گے۔ عدل و انصاف کی میزان قائم کریں گے۔ اس طرح کوئی کسی پر ظلم نہیں کر پائے گا۔[۵]

---

[۱] کشف الاستار ص ۱۳۳۔

[۲] الصواعق المحرقہ۔ ص ۹۹۔

[۳] الملاحم والفتن۔ ۸۲۔

[۴] الملاحم والفتن۔ ص ۷۴۔

[۵] البحار۔ ۱۳/ ۱۵۶

۱۳۔ طاؤس نے کہا ہے؛ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تک نہ مروں جب تک مہدیؑ کے زمانے کو درک نہ کر لوں (نہ دیکھ لوں) یہ وہ زمانہ ہوگا جس میں محسن اپنے احسان میں اضافہ کرے گا اور برے (شخص) سے بدلہ لیا جائے گا۔[۱]

۱۴۔ قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ مہدیؑ کا ہونا حق ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حق ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ اس نے کہا قریش میں سے ہیں۔ میں نے پوچھا قریش کے کس قبیلے سے۔ جواب دیا بنی ہاشم سے عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ میں نے پھر پوچھا عبدالمطلب کی کس اولاد سے۔ اس نے کہا فاطمہؑ کی اولاد میں سے۔[۲]

۱۵۔ محمد بن سیرین نے جب حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر کیا تو کہا کہ آپؑ بعض انبیاءؑ سے افضل ہیں۔[۳]

۱۶۔ عمرو بن عاص نے مہدیؑ کے خروج کی علامت یہ بتائی؛ جب بیابان میں لشکر زمین میں دھنس گیا تو یہ مہدیؑ کے خروج کی علامت ہوگی۔[۴]

۱۷۔ عمرو عامر بن شراحیل شعبی نے کہا کہ ہماری روایات کو جان لو۔ ہماری اور اکثر اہل اسلام کی بھی روایت یہ ہے کہ ہمارے نبی اکرمؐ نے فرمایا:

آنحضرتؐ کی صاحبزادی فاطمہؑ کی اولاد میں سے مہدیؑ کا ہونا ضروری اور لابدی ہے، وہ ظہور کریں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح ان کے غیر کی وجہ سے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔[۵]

۱۔ الملاحم والفتن ۴۵۔

۲۔ الملاحم والفتن ۴۹۔

۳۔ کشف الاستار۔ ۱۹۶۔

۴۔ منتخب الاثر ۴۵۹۔

۵۔ غایۃ المرام ص ۷۰۴۔

۱۸۔ محمد بن مسلم زہری کہتا ہے کہ جب سفیانی اور مہدیؑ کا جنگ میں ٹکراؤ ہوگا تو اس دن آسمان سے لوگ ایک ندا سنیں گے: یاد رکھو کہ اولیاء اللہ ان کے (یعنی مہدیؑ کے) اصحاب ہیں۔ (الحدیث)[۱]

۱۹۔ ابو محمد اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی نے کہا کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ ساتھ ہوں گے جب نماز کا وقت آئے گا تو مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ سے کہیں گے کہ آگے بڑھیں (اور نماز کی امامت کریں) تو حضرت عیسیٰؑ کہیں گے کہ آپؑ نماز پڑھانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ آپؑ کے پیچھے ماموم بن کر نماز پڑھیں گے۔[۲]

۲۰۔ مقاتل بن سلیمان نے

وانہ لعلم للساعۃ

کی تفسیر میں کہا کہ یہ حضرت مہدیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔[۳]

۲۱۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب بیابان میں لشکر زمین میں دھنس جائے گا تو یہ مہدیؑ کے ظہور کی علامت ہوگی۔[۴]

۲۲۔ زید بن علی بن الحسین علیہم السلام نے ابن بکیر سے کہا:

ہماری وجہ سے اللہ کی معرفت ہوئی، ہمارے ذریعہ سے خدا کی عبادت کی گئی۔ ہم اللہ تک پہنچنے کا راستہ ہیں۔ ہم ہی میں سے مصطفیٰؐ اور مرتضیٰؑ ہیں اور ہم میں سے مہدیؑ ہوں گے جو اس امت کے قائم ہیں۔

اس نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ کیا رسول اللہؐ نے آپ حضرات سے کوئی عہد و وعدہ کیا تھا کہ آپؑ کا قائم کب قیام کرے گا۔

۱۔ منتخب الاثر ص ۱۸۱۔

۲۔ منتخب الاثر ص ۴۷۹۔ از تذکرۃ الخواص ۳۷۷

۳۔ المہدی۔ صدر۔ ص ۱۴۱

۴۔ الملاحم والفتن۔ ص ۵۰

آپ نے فرمایا: اے ابن بکیر تو ہرگز ان سے ملحق نہیں ہوگا (وہ زمانہ نہیں دیکھے گا)۔ ان (حضرت امام محمد باقرؑ) کے بعد امر امامت کے چھٹے والی و حاکم ہوں گے۔ پھر خداوند تعالٰی ہمارے قائمؑ کا خروج قرار دے گا۔ وہ (مہدیؑ) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔[1]

۲۳۔ محمد بن حنفیہ نے محمد بن بشیر سے کہا کہ مہدیؑ کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ حاجت و ضرورت کو ظاہر کیا جائے گا۔ کوئی شخص کہے گا رات میں نے کھانے کے بغیر گذاری ہے۔ یہاں تک کہ وہ تم سے دوسرے چہرے سے ملے۔۔۔۔۔ اس وقت بہت جلد وہ صیحہ (اور ندا اور پکار) واقع ہوگی اور سنائی دے گی۔[2]

۲۴۔ علی بن عبداللہ بن عباس نے کہا کہ مہدیؑ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک سورج کے ساتھ ایک آیت و نشانی طلوع نہیں کرے گی۔[3]

۲۵۔ سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ وہ سال جس میں مہدیؑ قیام کریں گے چوبیس بارشیں ہوں گی۔ ان کی برکت سب کو نظر آئے گی۔[4]

۲۶۔ ابو سعید خدری آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میں تم کو مہدیؑ کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں لوگوں کے اختلاف و اضطراب کے وقت مبعوث ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی آسمان اور زمین کے رہنے والے ان پر راضی ہوں گے۔ وہ مساوی طور پر لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے۔[5]

---

[1] البحار ۱۱/ ۵۸۔

[2] البحار۔ ۱۳/ ۱۶۹

[3] البحار۔ ۱۳/ ۱۶۲

[4] النیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۵

[5] ینابیع المودۃ ۴۸۷ (فرائد السمطین)

۲۷۔ ابو سعید خدری نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ جب زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی تو میری عترت میں سے ایک شخص خروج کریں گے جو سات سال یا نو سال روئے زمین کے مالک ہوں گے اور اس کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔[1]

۲۸۔ ابو سعید خدری آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص زمین کا مالک نہ ہو جائے۔ وہ نورانی پیشانی، دراز اور ایک جیسی بینی والا ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کی سلطنت سات سال ہوگی۔[2]

---

[1] ینابیع المودۃ۔ ۴۸۸۔

[2] منتخب الاثر۔ ۱۸۷۔

اسمائے صحابہ مع کتب حوالہ

اس وقت آپ کے سامنے ان پچاس[۵۰] صحابہ کے ناموں کی فہرست ہے۔ جنہوں نے آنحضرتؐ سے امام مہدی علیہ السلام کے سلسلے میں حدیث روایت کی ہے۔

صحابہ کے نام	کتابوں کے نام
۱۔ ابوامامة الباهلی	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۹۵
۲۔ ابوایوب الانصاری	ینابیع المودة ۵۲۱ ط النجف
۳۔ ابوالجحاف	الغیبة للشیخ الطوسی ۱۱۱ ط النجف
۴۔ ابوذرالغفاری	کفایة الاثر
۵۔ ابوسعید الخدری	۱
۶۔ ابوسلمٰی راعی رسول اللہ (ص)	الغیبة للشیخ الطوسی ۹۶
۷۔ ابولیلٰی	ینابیع المودة ۵۲۸
۸۔ ابوهریرة	صحیح البخاری ۱۷۸/۲
۹۔ ام سلمة	مسند ابی داؤد ۱۵۱/۴

[۱] مصنف نے اپنی کتاب الامام المہدی علیہ السلام میں ابوسعید خدری سے ۴۳ احادیث نقل کی ہیں۔ جن سے احادیث کی کثرت اور صحابہ اور تابعین سے ان کے طرق کی کثرت پر استدلال کیا ہے۔

۱۰۔ انس بن مالک	سنن المصطفیٰ لابن ماجة ۲/۵۱۹
۱۱۔ تمیم الداری	ینابیع المودة ۵۹۰ عن العرائس للثعلبی
۱۲۔ ثوبان	سنن المصطفیٰ لابن ماجة ۲/۵۱۹
۱۳۔ جابر بن عبد اللہ الانصاری	ینابیع المودة ۵۳۶
۱۴۔ الجارود بن المنذر العبدی	منتخب الاثر ۱۱۲ عن اربعین المجلسی
۱۵۔ حذیفة بن اسید	منتخب الاثر ۵۰
۱۶۔ حذیفة بن الیمان	ینابیع المودة ۵۸۸
۱۷۔ ابو قتادة الحرث بن الربیع	الشیعة والرجعة ۱/۵۰
۱۸۔ الامام الحسن علیہ السلام	کفایة الاثر
۱۹۔ الامام الحسین علیہ السلام	کشف الغمة ۲/۳۰۱ ط ۲
۲۰۔ زر بن عبد اللہ	کشف الغمة ۳/۲۶۱ ط ۲
۲۱۔ زرارة بن عبد اللہ	غایة المرام ۲۰۰
۲۲۔ زید بن ارقم	منتخب الاثر ۴۸
۲۳۔ زید بن ثابت	منتخب الاثر ۲۰۳
۲۴۔ سعد بن مالک	کفایة الاثر
۲۵۔ سلمان الفارسی	مقتل الحسین (ع) للخوارزمی ۱/۱۴۶
۲۶۔ طلحة بن عبید اللہ	منتخب الاثر ۱۴۵ عن البرهان فی علامات مهدی آخر الزمانؑ
۲۷۔ عائشة بنت ابی بکر	ینابیع المودة ۵۲۰
۲۸۔ العباس بن عبد المطلب	غایة المرام ۲۰۴
۲۹۔ عبد الرحمن بن سمرہ	غایة المرام ۲۰۷
۳۰۔ عبد الرحمن بن عوف	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۹۶
۳۱۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ	منتخب الاثر ۱۱۶ عن البحار

۳۲۔ عبداللہ بن جعفر الطیار	الغیبة للنعمانی ۴۶
۳۳۔ عبداللہ بن الحرث بن جزء الزبیدی	سنن المصطفیٰ لابن ماجة ۲/ ۵۱۹
۳۴۔ عبداللہ بن عباس	الفصول المهمة ۲۷۸
۳۵۔ عبداللہ بن عمر	الفصول المهمة ۲۷۷
۳۶۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۹۲
۳۷۔ عبداللہ بن مسعود	الفصول المهمة ۲۷۹
۳۸۔ عثمان بن عفان	کفایة الاثر
۳۹۔ العلاء	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۵
۴۰۔ علقمة بن عبداللہ	الفصول المهمة ۲۷۹
۴۱۔ الامام علیؑ بن ابی طالب	مسند ابی داؤد ۴/ ۱۵۱
۴۲۔ علی الهلالی	مجمع الزوائد للهیثمی ۹/ ۱۶۵
۴۳۔ عمار بن یاسر	منتخب الاثر ۲۰۵
۴۴۔ عمران بن حصین	منتخب الاثر ۵۰
۴۵۔ عمر بن الخطاب	الشیعة والرجعة ۱/ ۲۶۴
۴۶۔ فاطمة الزهراء (ع)	کفایة الاثر
۴۷۔ قتادة	الملاحم والفتن ۵۱
۴۸۔ قرة المزنی	ینابیع المودة ۲۲۰
۴۹۔ کعب	الملاحم والفتن ۱۳۷
۵۰۔ معاذ بن جبل	المهدیؑ للصدر ۱۹۱

اسمائے تابعین مع کتب حوالہ

ایسے بیسیوں صحابہ ہیں جنہوں نے رسول اعظمؐ سے امام مہدیؑ کے بارے میں احادیث سنی ہیں اور سینکڑوں تابعین ہیں جنہوں نے صحابہ سے یہ احادیث روایت کی ہیں۔

یہاں ہم ان پچاس تابعین کے نام لکھتے ہیں جو امام مہدیؑ کے بارے میں رسول اکرمؐ کی احادیث کے راوی ہیں۔

اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے ہر ایک کے نام کے سامنے صرف ایک ہی حدیث کے مصدر کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تابعین کے نام	کتابوں کے نام
۱۔ ابراهيم بن علقمة	الملاحم والفتن ۵۲
۲۔ ابراهيم بن محمد بن الحنفية۔	سنن المصطفیٰؐ لابن ماجة ۵۱۹/۲
۳۔ ابو اسماء الرجبی	سنن المصطفیٰؐ لابن ماجة ۵۱۹/۲
۴۔ ابوسلمة عبد الرحمٰن بن عوف	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۹۶
۵۔ ابو الصديق الناجی	سنن المصطفیٰؐ لابن ماجة ۵۱۸/۲
۶۔ ابو عمرو المقری	منتخب الاثر ۴۴۹
۷۔ ابو نضرة	مسند ابی داؤد ۱۵۲/۴

۸۔ ابوھارون العبدی	الغیبۃ للشیخ الطوسی ۱۱۶ ط النجف
۹۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ	سنن المصطفیٰ لابن ماجۃ ۵۱۹/۲
۱۰۔ الاصبغ بن نباتہ	غایۃ المرام ۶۳۹
۱۱۔ ایاس بن سلمۃ بن الاکوع	کفایۃ الاثر
۱۲۔ ثابت بن دینار	ینابیع المودۃ ۵۹۲ ط النجف
۱۳۔ جابر الصدفی	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۹۹
۱۴۔ جابر بن یزید الجعفی	ینابیع المودۃ ۵۹۳
۱۵۔ الحارث بن سعید بن قیس	منتخب الاثر ۱۸ عن المناقب
۱۶۔ حنش بن المعتمر	منتخب الاثر ۴۶
۱۷۔ زاذان	دلایل الامامۃ
۱۸۔ زربن حبیش	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۹۰
۱۹۔ الزھری	الملاحم والفتن ۶۸
۲۰۔ السائب الثقفی	کفایۃ الاثر
۲۱۔ سالم بن عبداللہ بن عمر	الغیبۃ للنعمانی ۵۴
۲۲۔ سعید بن جبیر	غایۃ المرام ۶۹۲
۲۳ سعید بن المسیب	مسند ابی داؤد ۱۹۱/۴
۲۴۔ سلامۃ	مقتل الحسین (ع) للخوارزمی ۹۶/۱
۲۵۔ سلیم بن قیس الھلالی	ینابیع المودۃ ۵۳۴
۲۶۔ سلیمان بن ابی حبیب	غایۃ المرام ۶۹۳
۲۷۔ شھر بن حوشب	منتخب الاثر ۹۶ عن نفس الرحمان
۲۸۔ طاؤس الیمانی	کفایۃ الاثر
۲۹۔ عبایۃ بن ربعی	ینابیع المودۃ ۵۲۱

۳۰۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی	ینابیع المودۃ ۵۲۱
۳۱۔ عطیۃ العوفی	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۵
۳۲۔ علی بن الحسین (ع)	ینابیع المودۃ ۵۳۷
۳۳۔ علی بن عبداللہ بن العباس	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۸
۳۴۔ علی بن علی الهلالی	مجمع الزوائد للهیثمی ۹/ ۱۶۵
۳۵۔ عمارۃ بن جوین العبدی	الغیبۃ للشیخ الطوسی ۱۱۱
۳۶۔ ابوزرعۃ عمرو بن جابر الحضرمی	سنن المصطفیٰؐ لابن ماجۃ ۲/ ۵۱۹
۳۷۔ عمرو بن عثمان بن عفان	کفایۃ الاثر
۳۸۔ عیسیٰ بن عبداللہ ابن مالک	الشیعۃ والرجعۃ ۱/ ۲۶۴
۳۹۔ کثیر بن مرۃ	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۹۱
۴۰۔ مجاهد	ینابیع المودۃ ۵۲۹
۴۱۔ محمد الباقر علیہ السلام	ینابیع المودۃ ۵۳۷
۴۲۔ محمد بن جارود العبدی	غایۃ المرام ۷۰۸
۴۳۔ محمد بن الحنفیۃ	سنن المصطفیٰؐ لابن ماجۃ ۲/ ۲۱۹
۴۴۔ محمد بن المنذر	غایۃ المرام ۶۹۲
۴۵۔ محمود بن لبید	کفایۃ الاثر
۴۶۔ مطرف بن عبداللہ	منتخب الاثر ۵۰
۴۷۔ المعلیٰ بن زیاد	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۵
۴۸۔ مکحول	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۶
۴۹۔ نافع مولیٰ ابی قتادۃ	صحیح البخاری ۲/ ۱۷۸
۵۰۔ وهب بن منبه	البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ ۸۷

امام مہدی علیہ السلام کی ولادت

سوانح حیات لکھنے والوں نے امام مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپؑ سر من رائے میں پندرہ شعبان ۲۵۵ھ[1] مطابق ۸۶۸ء کو تولد ہوئے۔

آپؑ کی ولادت کے مراسم تفصیل سے ذکر کیئے ہیں۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے دس ہزار رطل روٹیاں اور دس ہزار رطل گوشت آپ کی طرف سے صدقہ دیا[2] اور تین سو بکروں سے عقیقہ کیا۔[3] اس کے علاوہ اور بھی مراسم کا ذکر ہے جن کو امام حسنؑ عسکری نے انجام دیا۔

آپؑ کی ولادت کے سلسلے کی دو روایات کا ذکر کیا جاتا ہے:

موسیٰ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: مجھ سے حکیمہ بنت امام محمد تقی جوادؑ نے بیان کیا کہ امام ابو محمد حسن عسکریؑ نے مجھے بلا بھیجا اور مجھ سے کہا کہ پھوپھی! آج آپ ہمارے یہاں افطار کریں، یہ پندرہ شعبان کی رات ہے

---

[1] الارشاد ۳۴۷۔ البحار ۲/۱۳ الذخیرۃ الی المعاد ۳۲۷ منتخب الاثر ۳۳۸۔ اکمال الدین ۲/۴ ۱۰ الغیبۃ للشیخ الطوسیؒ ۱۴۱ ینابیع المودۃ ۴۵۲ المجالس السنیۃ ۴۷۹/۵ کشف الاستار ۵۳ فضائل الامام علی ۳۴۲ موجز تواریخ اہل البیت للسماوی ۹۵ الفصول المہمۃ ۲۷۷ المدخل الی موسوعۃ العتبات المقدسۃ ۹۴۲ کشف الغمۃ ۴۳۶/۳ ط ۲ الائمۃ الاثنا عشر لابن طولون ۱۱۷ اعیان الشیعۃ ۴ ق ۳/۲۷۲ نور الابصار ۳۴۲ منتہی الآمال للقمی ۲۸۱/۲ جوہرۃ الکلام ۱۵۷ الاتحاف بحب الاشراف ۶۹ صواعق المحرقۃ ۱۰۰ الیواقیت والجواہر ۱۴۳/۲ البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ ۶۰۴ مرآۃ الاسرار۔ تاریخ آل محمد للقاضی بھلول بھجت ۲۷۰ غایۃ الاختصار ۶۵۔ روضۃ الاحباب للسید جمال الدین۔ معراج الوصول الی معرفۃ فضیلۃ آل الرسول۔ روضۃ المناظر، الاعلام ۳۱۰/۶ ق اثبات الوصیۃ ۱۹۵۔

[2] اکمال الدین ۱۰۵/۲۔ [3] اکمال الدین ۱۰۶/۲، رطل، بارہ اوقیہ کا وزن ہے۔ شام میں ۵ پاؤنڈ اور مصر میں پونے سولہ آونس کا۔

بلا شبہ اللہ تبارک وتعالےٰ اس رات زمین میں اپنی حجت کو ظاہر کرے گا۔

وہ مخدرہ فرماتی ہیں کہ میں لیٹ گئیؑ اور سو گئیؑ۔ سحری کے وقت اٹھی۔ سورۂ سجدہ اور سورہ یٰسین کی تلاوت کی۔

اس دوران نرجس خاتون میں اضطراب سا پیدا ہوا۔ ان سے پردہ ہٹایا گیا تو اچانک مولود سجدے میں تھا۔ ابو محمدؑ نے آواز دی اے (پھوپھی) میرے بیٹے کو میرے پاس لے آئیں۔ میں اس شہزادے کو ان کے پاس لے گئی۔ آپ نے اس بچے کے پیر اپنے سینے پر رکھے اور اپنی زبان اس کے منہ میں دی۔ اپنا ہاتھ اس کی آنکھوں، کانوں اور بدن کے جوڑوں پر پھیرا۔۔۔ الخ[1]

محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن یحییٰ سے روایت کی ، اس نے ابو عبد اللہ حسن بن رزق اللہ سے اس نے موسیٰ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابو طالب سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حکیمہ بنت محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسین بن علیؑ بن ابو طالب نے بیان کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ ابو محمد حسن بن علی علیہم السلام نے مجھے پیغام بھیجا کہ اے پھوپھی آج رات آپ افطار ہمارے یہاں آ کر یں۔ یہ پندرہ شعبان کی رات ہے اور اللہ تبارک وتعالےٰ عنقریب اسی رات اپنی حجّت کو ظاہر کرے گا وہ اللہ کی زمین میں اس کی حجّت ہے۔

وہ مخدرہ کہتی ہیں کہ میں نے آپؑ سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ کون ہیں۔ تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا "نرجس"۔ میں نے آپؑ سے کہا خدا مجھے آپ کا صدقہ قرار دے ، بخدا نرجس میں تو کوئی اثر نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا جو میں نے آپ سے بات کہی ہے وہی صحیح ہے چنانچہ میں آئی اور سلام کر کے بیٹھ گئی۔ نرجس آ کر میرے موزے اتارنے لگیں۔ مجھ سے مخاطب ہوئیں اے میری سردار اور میرے گھر والوں کی سردار آپ کیسی ہیں؟

میں نے جواب دیا بلکہ آپ میری اور میرے گھر والوں کی سردار ہیں۔

نرجس نے میری اس بات پر تعجب کیا اور کہنے لگیں پھوپھی جان آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔ میں نے کہا: بیٹی بلا شبہ اللہ تعالےٰ عنقریب آج ہی کی رات تم کو ایک لڑکا عطا

---

[1] ینابیع المودۃ۔ ص ۴۵۰

کرے گا جو دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ یہ سن کر ان کو شرم و حیا سی محسوس ہوئی۔
میں نے عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر افطار کیا۔ بستر پر لیٹی تو نیند آ گئی۔
آدھی رات گذری تو نماز کے لیے اٹھی، نماز سے فارغ ہوئی تو دیکھا کہ وہ (نرجس) ابھی سوئی ہوئی تھیں۔
پھر میں تعقیبات کے لیے بیٹھی رہی پھر میں لیٹ گئی کچھ دیر بعد گھبرا کے اٹھی تو وہ ابھی سوئی ہوئی تھیں۔
اس کے بعد وہ کھڑی ہوئیں، نماز پڑھی اور سو گئیں۔
حکیمہ کہتی ہیں کہ میں طلوع فجر معلوم کرنے باہر نکلی تو اول وقت ہو چکا تھا۔
ان کو سوتے دیکھا تو مجھے کچھ شک سا ہوا۔ ابو محمد علیہ السلام نے اپنے کمرے سے بلند آواز سے کہا کہ پھوپھی جلدی نہ کریں وقت قریب ہے۔
حکیمہ کہتی ہیں کہ میں بیٹھ گئی اور سورۂ "سجدہ" اور "یٰسٓ" کی قرائت کی۔ میں اسی حالت میں تھی کہ نرجس گھبرا کے اٹھیں۔ میں دوڑ کر ان کے پاس گئی اور کہا کہ تم پر اللہ کے نام کا سایہ ہو۔ میں نے دریافت کیا کہ کچھ محسوس کرتی ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں پھوپھی۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ اپنے آپ کو سمیٹو اور اپنے دل کو قابو میں رکھو۔ جو میں نے تم سے کہا تھا وہی بات صحیح ہے۔
حکیمہ کہتی ہیں کہ مجھے کچھ سستی اور تھکن کا غلبہ ہوا اور وہ بھی سست ہو گئیں، پھر میں اپنے سید و آقا کے احساس دلانے سے بیدار ہوئی۔
میں نے نرجس سے کپڑا ہٹایا تو اچانک میں نے آنجناب ؑ کو سجدے میں دیکھا۔ ان کے سجدے کے اعضا زمین پر تھے۔ میں نے ان کو سینے سے لگا لیا وہ پاک پاکیزہ اور صاف ستھرے تھے۔
بلند آواز میں ابو محمد ؑ نے فرمایا: پھوپھی میرے بیٹے کو میرے پاس لائیں۔ میں ان کو ابو محمد ؑ کے پاس لے کر گئی۔ آپ ؑ نے اپنے دونوں ہاتھ شہزادے کی پشت کے نیچے رکھے اور ان کے قدم اپنے سینے پر رکھے۔ اپنی زبان ان کے منہ میں دی اپنا ہاتھ ان کی آنکھوں اور بدن کے جوڑوں پر پھیرا۔[1]

---

[1] اکمال الدین ۲/۹۹

امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا اعلان

حکومت وقت اور اس کے عملے کے خوف سے امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے صاحبزادے کے معاملے کو مخفی رکھتے اور ان کی حفاظت کا انتظام کرتے تھے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے اصحاب میں آپؑ نے ان کی ولادت کا اعلان کیا اور بچے کو ان کے سامنے پیش بھی کیا۔ بعض اوقات کچھ لوگوں کے پاس ان کی طرف سے صدقات بھی بھیجے۔ بعض شیعوں کو ان کی ولادت کی خبر لکھ کر بھیجی۔ یہ ساری باتیں حجت کو قائم کرنے اور اپنے صاحبزادے پر خلافت کی نص برقرار کرنے کے لیے تھیں۔

یہاں ان لوگوں کے نام تحریر کئے جا رہے ہیں جن سے آنجناب علیہ السلام کی ولادت کی خبر روایت ہوئی ہے:

۱۔ کلینی نے اپنی سند کے ساتھ علی بن بلال سے روایت کی ہے کہ امام ابو محمد حسنؑ بن علیؑ عسکری اپنی رحلت سے دو سال پہلے اپنے بعد کے خلیفہ کی مجھ کو خبر دینے میرے پاس آئے۔

پھر اپنی وفات سے تین دن پہلے مجھے اپنے بعد کے خلیفہ اور جانشین کی خبر دینے تشریف لائے۔ (المجالس السنیہ۔ ۵/۵۳۲)

۲۔ آپؑ نے ابو ہاشم جعفری کو آنجنابؑ کی ولادت کی خبر دی تھی۔ (کشف الغمہ ۲/۴۲۳ ۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۱۴۹)

۳۔ آپؑ نے ابو طاہر بلالی کو ان کی ولادت کی خبر دی تھی۔ (اکمال الدین ۲/۱۷۶)

۴۔ ابراہیم (ابو محمدؑ کے صحابی) سے روایت ہے کہ میرے مولا ابو محمدؑ نے مجھے اس تحریر کے ساتھ چار مینڈھے بھیجے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ میرے فرزند محمد مہدیؑ کی طرف سے ہیں۔ خوش

ہو کر ان کو کھاؤ اور ہمارے شیعوں میں سے جو تم کو ملے اس کو بھی کھلاؤ۔[1]

۵۔ ابو جعفر عمری سے روایت ہے کہ جب سید و آقا پیدا ہوئے تو ابو محمدؑ نے ابو عمرو کو بلا بھیجا۔ وہ آپؑ کی خدمت میں آیا تو آپؑ نے اس سے فرمایا: دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت خریدو۔ وہ اجر و ثواب کے لیے بنی ہاشم میں تقسیم کرو اور اتنے اتنے (عدد) بکروں سے عقیقہ کرو۔[2]

۶۔ صدوق کہتے ہیں: ہم سے محمد بن علی بن ماجیلویہ نے حدیث بیان کی، وہ کہتا ہے کہ ہم سے محمد بن یحییٰ عطار نے حدیث بیان کی۔ وہ کہتا ہے کہ ہم سے حسن بن نیشاپوری نے حدیث بیان کی۔ وہ کہتا ہے کہ ہم سے حسن بن منذر نے حدیث بیان کی حمزہ بن ابو الفتح سے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس ایک روز ابو الفتح آیا اور مجھ سے کہا کہ بشارت ہو گذشتہ شب ابو محمدؑ کے گھر میں مولود پیدا ہوا۔ آپؑ نے اس کے معاملے کو چھپانے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی کہ اس مولود کی طرف سے تین سو بکرے عقیقہ کیے جائیں۔

میں نے پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ان کا نام محمدؑ رکھا گیا ہے اور کنیت "جعفر" کے ساتھ ہے۔[3]

۷۔ محمد بن ابراہیم کوفی سے روایت ہے کہ ابو محمدؑ نے میرے پاس کسی اور کے لیے ایک ذبح شدہ بکرا بھیجا اور کہا یہ میرے بیٹے محمدؑ کا عقیقہ ہے۔[4]

۸۔ میری طرف محمد بن ابراہیم کوفی نے آنجنابؑ کے بیٹے کے عقیقہ کا ایک ذبح شدہ بکرا بھیجا۔[5]

---

[1] البحار ۱۳/۱۰۔ "الغیبۃ" شیخ طوسی۔ ۱۵۹ (الفاظ کے کچھ تغیر کے ساتھ)

[2] اکمال الدین ۲/۱۰۵

[3] اکمال الدین ۲/ ۱۳۶

[4] اکمال الدین ۲/۱۰۶۔ البحار ۱۳/۶

[5] سفینۃ البحار ۲/۷۰۱۔

۹۔ آنجناب علیہ السلام نے قائمؑ کی ولادت کی خبر اپنی والدہ کو لکھ کر بھیجی۔[۱]

۱۰۔ محمد بن حسن بن اسحاق قمی سے روایت ہے کہ جب خلف صالحؑ پیدا ہوئے تو ہمارے مولا ابو محمد حسنؑ بن علیؑ کا خط میرے جدّا احمد بن اسحاق کے پاس آیا جس میں آپؑ نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا تھا (اور توقیعات اسی صورت میں وارد ہوتی تھیں) کہ مولود پیدا ہوا ہے۔ یہ بات تم تک محدود رہے اور باقی لوگوں سے پوشیدہ اور مخفی رہے۔ ہم اس کو صرف بہت قریب لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں ان کی قربت کی وجہ سے اور موالی پر اس کی ولایت و محبت کی وجہ سے۔

ہم نے تم کو خبر دینا پسند کیا تاکہ تم کو خدا مسرور اور خوش کرے جس طرح اس نے ہم کو مسرور کیا ہے۔ والسلام[۲]

۱۱۔ امام عسکری علیہ السلام کے خادم عقید سے روایت ہے کہ ولی اللہ حجتؑ بن حسنؑ کی ولادت ہوئی۔[۳]

۱۲۔ حسن بن حسین علوی سے روایت ہے کہ میں ابو محمدؑ کی بارگاہ میں (سر من رائے میں) داخل ہوا تو میں نے ان کو ان کے فرزند قائمؑ کی ولادت کی تہنیت اور مبارکباد پیش کی۔[۴]

۱۳۔ حسین بن حسن علوی سے روایت ہے کہ میں سر من رائے (سامرہ) میں ابو محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو اپنے آقا صاحب الزمانؑ کی پیدائش کے سلسلے میں خوشی سے مبارکباد پیش کی۔[۵]

۱۔ اکمال الدین۔ ۲/ ۱۷۸

۲۔ اکمال الدین ۲/ ۱۰۸۔ البحار ۱۳/ ۶۔

۳۔ البحار۔ ۱۳/ ۶

۴۔ اکمال الدین ۲/ ۱۰۸۔ البحار ۱۳/ ۶

۵۔ الغیبۃ شیخ طوسیؒ۔ ۱۴۸۔ البحار ۱۳/ ۶

امام مہدی علیہ السّلام کی وجۂ غیبت

حقیقت یہ ہے کہ سارے آئمہ طاہرین علیہم السلام اپنے اپنے دور کی حکومتوں کے زیرِ عتاب رہے۔ کسی نے ان کو نظر بند رکھا، قید کیا بعض کو جلا وطن کیا اور چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کی یہ مظلومیت کبھی شدت اختیار کر جاتی اور کبھی اس میں کچھ دنوں کے لیے کمی آجاتی۔

مگر اس صورت حال کے باوجود ان ذوات مقدسہ نے اپنا مشن جاری رکھا۔ ان کے مدارس قائم رہے، ان کے احسانات امّت پر ظاہر ہوتے رہے۔ اپنے شیعوں سے ان کا تعلق قائم رہا۔ سارے عالمِ اسلام سے حصولِ علم کے لیے ان کے پاس لوگ جوق در جوق آتے رہے۔ اکثر معروف علماءِ اسلام ان ہی کے مدرسے سے نکلے ہوئے تھے۔ ان کی روایات و احادیث تمام اطراف عالم میں پھیلیں۔ ان کی تعلیمات سے سینکڑوں کتابیں تیار ہوئیں۔ کسی بھی علم میں بحث و جستجو کی جائے تو اس کی نشر و اشاعت اور اس کی تعلیم و تربیت میں ان کا منور ہاتھ ضرور نظر آئے گا۔

اکثر علوم جدیدہ بھی آئمہ اطہارؑ سے لیے گئے ہیں جیسے کیمیا اور الجبرا وغیرہ۔ علاوہ ازیں علوم اسلامی کی بنا اور نشر و اشاعت بھی انہی کے ہاتھوں ہوئی جیسے فقہ، حدیث اور تفسیر۔ آپؑ حضرات کی زندگیوں میں صرف درس و آگہی نظر نہیں آتی۔ اس کے علاوہ ان کے دروازے ہر سائل اور محروم کے لیے کھلے رہتے تھے۔ لوگ جتنی امید لے کر آتے اس سے کہیں زیادہ عطا اور بخشش سے ان کو نوازا جاتا۔ ان حضراتؑ کی بخشش و عطا بادشاہوں کی عطا سے بڑھی ہوئی تھی۔ بعض اوقات تو وہ حضراتؑ تیس تیس ہزار دینار تک عطا کر دیا کرتے۔ [1]

بلکہ بعض اوقات ایک ایک لاکھ دینار [1]

ان کی روشن سیرت کے اس پہلو کے ہزاروں گواہ اور شاہد (تاریخ کے اوراق میں) موجود ہیں۔

ان ذواتِ مقدسہ میں سے کسی کی رحلت ہوتی تو ان کا جانشین ان کی جگہ کو پُر کرتا اور ان کے فرائض کو بجا لاتا، یہی ان سب کا طریقہ کار تھا۔

ملوکیت اور حکومت کا طریقہ کار ان پر ظلم و ستم اور قید و بند کی صعوبتیں تھیں۔ چنانچہ امام حسن عسکری ؑ کی بیماری (مرض الموت) کے دوران حکومت نے آپ ؑ کے فرزند کے بارے میں گہری تلاش اور جستجو میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ جب کوئی سراغ نہ ملا تو آپ ؑ کی شہادت کے بعد آپ کی عورتوں اور کنیزوں کو اپنے قبضے میں کیے رکھا کہ کہیں ان میں سے بعض حاملہ نہ ہوں۔ چنانچہ امام حسن عسکری ؑ کی بعض کنیزیں دو سال تک قید و بند میں رکھی گئیں۔

احمد بن عبد اللہ بن یحییٰ بن خاقان کہتا ہے کہ جب امام حسن عسکری ؑ علیل ہوئے تو خلیفہ نے میرے باپ کو اس کی اطلاع کی کہ ابن رضا ؑ علیل ہو گئے ہیں۔ وہ فوراً خلیفہ کے محل میں گیا اور پھر مسلمانوں کے امیر کے پانچ خاص خادموں کے ساتھ واپس ہوا ان میں ایک خادم خاص نحریر بھی تھا۔ ان خادموں کو حکم دیا کہ یہ سب حسن ؑ بن علی ؑ کے گھر میں ہی رہیں اور ان کی حالت معلوم کرتے رہیں۔ کچھ طبیبوں کے پاس آدمی بھیجے کہ وہ صبح و شام حسن ؑ بن علی ؑ کے یہاں جائیں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔

دو دن کے بعد ایک شخص نے آکر خبر دی کہ آنجناب ؑ کی نقاہت بہت بڑھ گئی ہے۔ وہ صبح سویرے سوار ہو کر ان کے پاس گیا اور طبیبوں کو ہمہ وقت ان کے پاس رہنے کا حکم دیا۔

(بقیہ حاشیہ) [1] کتاب مناقب ۲/ ۴۸۴۔ سیرت امام ہادی علیہ السلام۔ آپ ؑ نے احمد بن اسحٰق، علی بن جعفر ہمدانی اور عثمان بن سعید تینوں کو تیس تیس ہزار دینار عنایت فرمائے۔

[1] مناقب ۴/ ۵۹۔ سیرت امام حسن عسکری علیہ السلام۔ آپ ؑ نے ابوطاہر اور علی بن جعفر ہمدانی میں سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھ دینار عطا فرمائے۔

پھر اس نے قاضی القضاۃ کو بلایا اور حکم دیا کہ اصحاب میں سے جو دین، امانت اور پرہیز گاری میں اس کے نزدیک قابل وثوق ہو ان کو منتخب کرے۔ اس نے ان کو پیش کیا تو ان کو حسنؑ کے گھر بھیج کر دن رات وہاں رہنے کا حکم دیا۔ وہ وہیں رہے یہاں تک کہ آنجنابؑ کی وفات ہو گئی۔ یہ ۲۶۰ھ کا واقعہ ہے جب کہ ماہ ربیع الاول کے کچھ دن گذر گئے تھے۔

یہ خبر شہر میں پہنچی تو سارا شہر ایک دم صدائے نالہ و فریاد بن گیا۔ ہر طرف ایک آواز بلند تھی کہ ابن رضاؑ فوت ہو گئے!

بادشاہ نے بھی اس خبر کی تصدیق کے لیے اور ان کے حجروں اور کمروں کو دیکھنے بھالنے اور جو کچھ ان میں ہے اس کو سیل کرنے اپنے کچھ آدمیوں کو بھیجا۔ وہ اس کام سے فارغ ہو کر آپؑ کے فرزند کو تلاش کرتے رہے۔ اپنے ساتھ کچھ عورتیں (دایہ) لے آئے جو حمل کی پہچان رکھتی تھیں۔ وہ آپؑ کی کنیزوں کے پاس گئیں اور ان سے پوچھ گچھ کرتی رہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ یہاں ایک کنیز ہے جو حاملہ ہے۔ اس کنیز کے بارے میں حکم ہوا کہ اس کو ایک کمرے میں رکھا جائے۔ نحریر خادم اور اس کے ساتھیوں کو اس کا نگراں مقرر کیا گیا اس کنیز کے ساتھ کچھ عورتوں کو بھی رکھا گیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر آپؑ کی تجہیز و تکفین شروع ہوئی۔

شہر کے بازار بند ہو گئے۔ میرا باپ، بنی ہاشم کے لوگ، لشکر کے قائدین، دفتروں کے افسر اور عمائدین شہر سوار ہو کر آپؑ کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے۔

سامرّا اس دن قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔

تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو بادشاہ نے ابو عیسیٰ بن متوکل کو بلایا اور نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا۔

نماز کے لیے جنازہ رکھا گیا تو ابو عیسیٰ نے جنازے کے قریب جا کر آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپؑ کے آخری دیدار کے لیے بنی ہاشم میں سے علویین اور عباسیوں، قائدین لشکر افسروں، قاضیوں، فقہا اور معدلوں (جن کی گواہی معتبر مانی جاتی ہے) کو بلایا۔ پھر کہا کہ یہ حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن رضاؑ ہیں جو اپنی (طبعی) موت اپنے بستر پر مرے ہیں۔ ان کے بستر مرگ پر

مسلمانوں کے امیر کے خدام اور باوثوق افراد میں سے فلاں فلاں اور فلاں فلاں طبیب اور فلاں فلاں قاضی حاضر رہے ہیں۔

یہ کہہ کر آپ کے چہرے کو ڈھانپ دیا پھر نماز جنازہ پڑھائی اور آپؑ پر پانچ تکبیریں پڑھیں آپؑ کے جنازے کو آپؑ کے گھر کے وسط سے اٹھانے کا حکم دیا اور پھر اسی کمرے میں آپؑ کو دفن کیا جس میں آپؑ کے والدگرامی دفن تھے۔

اس مرحلے سے فراغت کے بعد بادشاہ اور اس کے حواریوں نے آپؑ کے فرزند کی تلاش مزید تیز کر دی۔ گھروں گھر تلاشی لی گئی، حتیٰ کہ آپؑ کی میراث کی تقسیم کو بھی ملتوی کیا گیا۔ اس کنیز کی نگرانی اور سخت کر دی گئی جس پر گمان تھا کہ وہ حاملہ ہے۔ دو سال اس کی نگرانی کی گئی۔ جب ان کا شک دور ہوا تب آپؑ کی میراث آپؑ کی والدہ اور آپؑ کے بھائی جعفر میں تقسیم کر دی گئی۔

آپؑ کی والدہ نے آپؑ کی وصیت کا دعویٰ کیا جو قاضی کے پاس ثابت ہو گئی۔

بادشاہ اس دوران آپؑ کے فرزند کو مسلسل تلاش کرتا رہا۔

میراث تقسیم ہونے کے بعد جعفر میرے باپ کے پاس آیا کہا کہ اگر تو مجھے میرے بھائی (حسنؑ بن علیؑ) جیسا مرتبہ دلوانے کا بندوبست کر دے تو میں تجھ کو ہر سال بیس ہزار دینار پہنچا دیا کروں گا۔

یہ سن کر میرے باپ نے اس کو جھڑک دیا اور اس کو بہت ملامت کی۔ اس نے کہا کہ اے احمق! بادشاہ اعزہ اللہ (خدا اس کی عزت کو بلند رکھے) تو ان لوگوں کے لیے جو خیال کرتے ہیں کہ تیرا باپ اور تیرا بھائی امامؑ تھے تلوار اور کوڑا تیار رکھتا ہے تاکہ وہ اس خیال سے باز آجائیں اور اس نظریے کو چھوڑ دیں۔ حالانکہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوا اور لوگوں کو آمادہ نہیں کر سکا کہ ان دونوں (حضرات) کو امامؑ ماننا چھوڑ دیں۔ بادشاہ نے بھرپور کوشش کر لی کہ تمہارے باپ اور بھائیؑ کو اس مرتبے (امامت) سے محروم کر دے مگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکا۔ غرض اگر تم شیعوں کی نگاہ میں اپنے باپ اور بھائی کی جگہ امام ہو تو اس کی کیا ضرورت کہ بادشاہ یا کوئی دوسرا شخص تم کو تمہارے بھائیؑ (حسنؑ بن علیؑ) کے مرتبے پر متعین کرے۔

اور اگر شیعوں کی نگاہوں میں تمہاری یہ قدر و منزلت نہیں تو پھر اس رتبے کو ہماری وجہ سے تم نہیں پاسکو گے۔

اس گفتگو کے بعد میرے باپ نے خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو اب نہ آنے دیا جائے، پھر آخر تک میرے باپ نے اس کو آنے کی اجازت نہ دی۔ ہم وہاں سے آئے جب بھی معاملہ ایسا ہی تھا اور

بادشاہ حسنؑ بن علیؑ کے فرزند کی تلاش میں آج تک لگا ہوا ہے۔[1]

جب حالت یہ ہو کہ حکومت وقت امام حسن عسکریؑ کے بچے کی تفتیش اور تلاش میں لگی ہو کہ وہ ملے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ حتیٰ یہ کہ شکم مادر میں ہونے والے بچے کی منتظر ہو کہ اس کو زندہ نہ رہنے دے تو یہ ممکن نہیں رہا تھا کہ امام مہدیؑ اپنے آپ کو ظاہر کریں اور اس دشمنی کی فضا میں اپنے آباء و اجداد علیہم السلام کے مقام و منزلت کو سنبھالیں۔

---

[1] اکمال الدین۔ ۱/۱۲۵

دیگر خدائی نمائندے جو غیبت پر مجبور ہوئے

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ امت سرکشی اور حد سے تجاوز میں گذشتہ امتوں کی پیروی کرے گی۔ جیسے ایک جوتا اپنے جفت کے ساتھ اور تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔[1]

چنانچہ حضرت ادریسؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ غائب رہے اور فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو بھاگنے پر مجبور کیا۔

ففررت منکم لما خفتکم (الشعراء - ٢١)

میں تم سے بھاگ کھڑا ہوا جب مجھے تم سے خوف محسوس ہوا۔

جب بنی اسرائیل نے ان کو قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اٹھا لیا:

بل رفعه الله الیه وکان الله عزیزا حکیما۔

بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ خدا غالب و حکمت والا ہے۔

رسول اللہؐ کو قریش نے شعب ابی طالب میں محصور رہنے پر مجبور کر دیا۔ جہاں آپؐ مسلمانوں سے تین سال تک محجوب اور مستور رہے۔[2]

مسلمان ان واقعات کو مصلحت کے مطابق اور وقت کا تقاضہ سمجھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ

---

[1] البحار ١٣/ ٧٠ - المجالس السنیه ٥/ ٥٥٣

[2] اکمال الدین - ١/ ٢٢٦ تا ٢٤٣

کے ارادے کی اطاعت سمجھتے اور ان کو منشاءِ الٰہی قرار دیتے۔

امام مہدی علیہ السلام کی غیبت بھی ان ہی حضراتؑ کی غیبت کی مثل ہے۔

آپؑ کے حالات بھی ان ہی حضراتؑ جیسے ہیں۔ فرعونوں کا ان انبیاء علیہم الصلوٰۃ و والسلام کو تلاش کرنا ویسا ہی تھا جیسا معتمد عباسی امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں رہا۔ گھروں گھر تلاشی لی۔ عورتوں کو اس خیال سے قید و بند میں رکھا کہ شاید مہدیؑ ان میں سے کسی کے ہاں پیدا ہوں گے۔

کیا ظلم و جور ختم ہونے کا وقت نہیں آیا؟

کہا جاتا ہے کہ بنی عباس نے بنی اکرمؐ سے اس روایت کے پس منظر میں کہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نویں فرد زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، ایسی شدت اور سختی روا رکھی کہ (گھر گھر تلاشی لی اور حاملہ عورتوں کو قید کر رکھا) ان کو اپنی حکومت اور اقتدار کے لیے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ بارہویں امامؑ ان کی سلطنت چھین لیں گے تاکہ دنیا سے ظلم و جور ختم کیا جا سکے۔ مگر اب جب کہ بنی عباس کی حکومت ختم ہوئے ایک مدت ہوئی تو پھر آنجنابؑ کے ظہور میں کیا امر مانع ہے۔

ہم چونکہ آنجنابؑ کے وجود اور آپؑ کی غیبت کے معتقد ہیں اس لیے ہمارے لیے ضروری نہیں کہ آپؑ کے ظہور کی تاخیر کے اسباب کی چھان بین کریں۔ دین کے سارے امور اور معاملات میں ہمارا یہی موقف ہے۔ مثال کے طور پر ہم اس بات کے معتقد ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ہم کو روزانہ کے فرائض نمازمیں چند رکعتوں کے پڑھنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ چنانچہ ہم اس کی تفتیش نہیں کرتے کہ فجر کی نماز میں دو رکعتیں، ظہر میں چار اور مغرب میں تین رکعتوں کا سبب اور اس کی غایت کیا ہے۔ کیونکہ اس کی اور اس جیسے دوسرے امور کی معرفت اور پہچان دین کے مقاصد میں سے نہیں۔ اعتقاد پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

علاوہ ازیں ممکن ہے اس تاخیر کے اسباب اور توجیہات بیان کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ حقیقت سے قریب ہو یا ممکن ہے نہ ہو۔

۱۔ سب سے بہتر توجیہہ یہی پیش کی جا سکتی ہے کہ یہ خدا جل شانہ کی مشیئت کا تقاضا اور اس کی مصلحت ہے۔ اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کر سکتا، نہ کوئی اس کے حکم کو تبدیل

کر سکتا ہے۔

۲۔ بنی عباس کی حکومت ختم ہونے سے آپؑ کے ظہور کے لیے حالات کچھ سازگار نہیں ہوئے اس لیے کہ ان کے بعد آنے والے حاکم اور بادشاہ اپنے اگلوں سے زیادہ برے نکلے۔

کلما دخلت امۃ لعنت اختہا

جب نئے لوگ آتے ہیں تو اپنے سے پہلوں پر لعنت کرتے ہیں۔

خواہ حاکم کتنا ہی عادل اور نرم خو کیوں نہ ہو مگر جب کوئی اس کی حکومت کی بیخ کنی پر اتر آئے اور اس کو معزول کرنے کی کوشش کرے تو وہ خود نہایت سخت اور شقی القلب ہو جاتا ہے۔

۳۔ یہ بات اس وقت آسان ہوتی جب امام مہدی علیہ السلام کی حکمرانی بھی دوسروں کی طرح محض ایک خطے پر ہوتی اور آپؑ صرف ایک علاقے کے حاکم ہوتے۔ مگر عدل وانصاف کی حکمرانی کے لیے ضروری ہے کہ آپؑ کا تسلط اور غلبہ پوری دنیا پر ہو کر پوری انسانیت عدل وانصاف سے بہرہ ور ہو۔ سارے باطل ادیان اور مکاتب فکر نابود ہو جائیں اور ہر طرف اسلام پھیل جائے۔

ویظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

اس کو تمام ادیان پر غلبہ دے خواہ مشرک اس کو ناپسند کریں۔

اس نوعیت کی حکومت وحکمرانی کے لیے ایک خاص پس منظر اور استعداد کی ضرورت ہے، چنانچہ اس عظیم خدائی انقلاب کے لیے مناسب موقع کا منتظر رہنا چاہیئے۔

امام غائب سے کیا فائدہ ہے

اکثر اوقات بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ امام غائب کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔

دراصل نبوت کی طرح امامت بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کی مخلوق پر لطف اور احسان ہے۔ جس کے ذریعے خداوند تعالےٰ کی طرف سے ان کو ہدایت اور رشد کی طرف دعوت ہے اور اس ذریعے سے مخلوق پر اس کی حجت بھی قائم ہوتی ہے چنانچہ اللہ کے لیے ہے حجت بالغہ۔ یہ اللہ تعالےٰ کی نسبت سے ہے۔

نبیؐ اور امامؑ کی نسبت سے یہ ہے کہ وہ ادائے رسالت اور تعلیمات کے فروغ، دین کی نشر و اشاعت، اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اور اس کی طرف دعوت دینے کے لیے لازماً قیام کریں۔

ان دونوں باتوں کے بعد لوگوں پر واجب ہے کہ ان کی بات کو سنیں اور اطاعت کریں اور ان کے ارشاد کا اتباع کریں، ان کی ہدایت کو قبول کریں، ان کی تعلیمات کو اپنائیں اور ان کے راستوں اور نظم و نسق پر اپنے عمل کو منطبق کریں۔

اگر لوگ نبیؐ یا امامؑ کو اس سے روک دیں کہ جو کچھ ان پر ادا کرنا واجب ہے اور ان کو غیبت (وغیرہ) پر مجبور کر دیں، تو گویا انہوں نے اس چیز کی مخالفت کی ہے جو ان پر واجب تھی اور جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا اس بات کو چھوڑ دیا ہے۔

ایسی صورت میں نبیؐ اور امامؑ کا کچھ نقصان نہیں ہے۔

وما علی الرسول الا البلاغ المبین۔

رسولؐ پر ہے صرف واضح ابلاغ۔

جن لوگوں نے ان کو روک دیا ہے اور اس رسالت کے ادا کرنے میں حائل ہوئے

ہیں، ان ہی کو ملامت اور سرزنش ہوگی اور اس کی ذمہ داری ان ہی کے سر ہوگی۔

پھر بھی آپؑ کی غیبت امت کے مفاد اور بہتری کے لیے ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں پر یہ رُخ واضح نہ ہو اور ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو۔ ایسے بہت سے دینی امور ہیں جن کی غرض و غایت اور ان کے فوائد سے ہم بے خبر ہیں۔

بہر حال انسان بعض فوائد کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے اور ان کی نشاندہی کر سکتا ہے۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے رسولؐ اکرم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہؐ کیا امام مہدیؑ کی غیبت میں شیعہ آپؑ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا:

ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ وہ ان کے نور سے روشنی حاصل کریں گے۔ ان کی غیبت میں ان کی ولایت و محبت سے نفع حاصل کریں گے جس طرح لوگ سورج سے (اس وقت بھی) نفع حاصل کرتے ہیں جب وہ بادل کے پیچھے ہو۔[1]

اس ضمن میں کہا جا سکتا ہے کہ:

۱۔ انبیاء علیہم السلام کی امتوں کو ان کی غیبت سے جو فائدے حاصل ہوتے تھے، وہی فائدے آنجنابؑ کی غیبت سے مسلمانوں کو حاصل ہیں۔

۲۔ معتزلہ اور خوارج کے علاوہ تمام اہل قبلہ (مسلمانوں) کا حضرت خضر علیہ السلام کے وجود پر اور ان کی طول عمر پر، جس پر صدیاں اور زمانے گذر گئے، اعتقاد ہے حالانکہ ہم ان کی اس طول عمری کی غرض و غایت اور ان کے وجود مبارک کے فوائد سے واقف نہیں ہیں یہ تو یقینی بات ہے کہ خدائے حکیم جل شانہ، نے ان کی اس طول عمر میں کوئی فائدہ اور ان کے وجود شریف میں ضرور کوئی منفعت رکھی ہوگی۔

چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح خضر علیہ السلام کے وجود کے فائدے ہیں اسی طرح امام غائبؑ کے بھی فائدے ہیں۔ ہم دونوں کی طولعمری کے فوائد سے ناواقف ہونے

---

[1] اکمال الدین ۱/ ۲۶۵

کی وجہ سے ممکن ہے ان کے اس فائدے سے انکار کردیں مگر یہ کوئی دلیل نہیں ہوگی اس لیے کہ ہم بہت سی عبادات اور دوسرے امور کے فائدوں سے ناواقف ہیں۔ حج کے مراسم احرام، طواف، سعی، تقصیر، رمی جمار، فدیہ کا ذبح کرنا، سر منڈوانا یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کی غرض وغایت اور ان کے فوائد سے ہم واقف نہیں ہوسکے ہیں۔

۳۔ اس میں مسلمانوں کا امتحان اور مومنین کی آزمائش ہے۔ ملتِ اسلامی کا یہ امتحان اور آزمائش کوئی تعجب خیز نہیں، قرآن کریم میں اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں اللہ تعالیٰ سورۂ عنکبوت میں فرماتا ہے:

الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔
ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین[۲]

آلم۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے وہ چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ ہم نے تو ان لوگوں کا امتحان لیا جو ان سے پہلے گذر گئے۔ غرض خدا ان لوگوں کو جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں یقیناً علیحدہ دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ) ضرور دیکھے گا۔

اور خداوند عالم کا یہ قول:

ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب[۳]

(اے منافقو) خدا ایسا نہیں ہے کہ برے بھلے کی تمیز کیے بغیر جس پر تم ہو اسی حالت پر مومنین کو بھی چھوڑ دے۔

نبی اکرمؐ سے مروی ہے کہ امتحان اور آزمائش سے کوئی چارہ نہیں۔ امت اپنے

---

[۱] سورۂ عنکبوت۔ آیت ۳۔ [۲] آل عمران۔ ۱۷۹

نبیؐ کے بعد اس میں مبتلا ہوتی ہے تاکہ سچے اور جھوٹے کا تعیّن ہو جائے۔ کیونکہ وحی منقطع ہوگئی ہے اور تلوار اور افتراقِ کلمہ قیامت کے دن تک باقی ہے [۱]

آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ عنقریب ان کی آزمائش ان کے مال کے ذریعے ہوگی۔ یہ اپنے ایمان لانے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ پر احسان جتلائیں گے اس کی رحمت کی تمنا کریں گے اور اس کی سطوت اور دبدبے سے مامون ہوں گے جھوٹے شبہات اور بھول ہوئی خواہشات کی وجہ سے اس کے حرام کو حلال سمجھیں گے۔ شراب کو نبیذ کہہ کر اور حرام کو ہدیہ کہہ کر اور سود کو تجارت کہہ کر حلال سمجھیں گے۔

انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں ان کو کس درجے پر سمجھوں، مرتد ہونے کے درجے پر یا فتنہ کے درجے میں۔ آپؐ نے فرمایا فتنہ اور آزمائش کی منزل پر۔ [۲]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل قسم قسم کی جدوجہد کے ذریعے اپنے بندوں کو آزماتا اور امتحان لیتا ہے۔ ان کو کئی قسم کی ناپسندیدہ چیزوں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے تکبر کو نکالے ان میں عاجزی اور انکساری پیدا ہو اور اس طرح اس کو اپنے فضل وکرم اور ان کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔ جیسا کہ فرمایا:

الٓمٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون [۳]

آلم۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ یہ کہنے پر ان کو چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

خداوند عالم نے مسلمانوں کا کبھی ہجرت کے ذریعے امتحان لیا، کبھی جنگوں اور جہاد کے ذریعے، کبھی فتح ونصرت دے کر اور کبھی شکست میں مبتلا کر کے۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو

۱ے تفسیر صافی۔ ۳۶۳۔

۲ے تفسیر صافی ۳۶۴۔

۳ے تفسیر برہان۔ ۳/ ۲۴۳

ساری جنگوں میں مسلمانوں کو فتح ونصرت سے ہمکنار کرتا مگر یہ سب ہی امتحان اور آزمائش کے ذرائع تھے۔

صدر اسلام کے بعد اللہ تعالےٰ نے تابعین اور تبع تابعین کا امتحان اس طرح لیا کہ وہ ایسے زمانے میں زندگی گذاریں جب بلا جواز ان کے امام مظلومیت میں گرفتار ہوں اور قید وبند، دربدری، جلاوطنی اور آخرکار شہادت کی منزلوں سے گذر رہے ہوں۔ یہ ان کا کیسا امتحان تھا کہ موسیٰ بن جعفر علیہم السلام کو تو قید وبند میں مبتلا دیکھیں اور ان لوگوں پر عورتیں اور خادم حکومت کر رہے ہوں۔

آج ہم کو خدائے عزوجل نے ہمارے امام علیہ السلام کی غیبت اور ہمارے رہبر وقائد کے عیاں نہ ہونے کے ذریعے آزمایا ہے اور امتحان لیا ہے۔ تاکہ اس امتحان کے ذریعے یہ دونوں باتیں واضح ہوجائیں۔ مبداء (اور خدا) کے اعتقاد پر ہم قائم ہیں اور اسلام سے ہمارا تمسک ہے،

۴۔ زندگی کی بہت سی سختیاں، شدائد، مصائب اور تکالیف ہمارے نفوس کی تکمیل کا ذریعہ بنتی ہیں اور ہماری اچھی صفات ان سے صیقل اور اجاگر ہوتی ہیں۔ یہ مشکلیں اور تکلیفیں اس بات کا باعث بنتی ہیں کہ ہم اس دنیا سے اپنا رشتہ کم سے کم کر کے اللہ تعالےٰ کی طرف اپنی توجہ کا رخ موڑ دیں۔

ہمارے امام علیہ السلام کی غیبت بھی ان ہی مصیبتوں میں سے ایک ہے جو ان سے زیادہ بڑی نہ ہو تو کم بھی نہیں۔ یہ اللہ تبارک وتعالےٰ کی جانب توجہ کے لیے حق کی نصرت، معاشرے کی اصلاح اور فرج میں تعجیل کی تمنا اور خدا کی طرف رخ موڑنے کے لیے ہے۔ اس امتحان میں کتنے ہی نفوس کی تکمیل، صفات کی درستگی اور طبائع کی اصلاح مضمر ہے۔

طول عمر اور معمر اشخاص

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو سب سے بڑا اعتراض اور شک وشبہ ظاہر کیا جاتا ہے وہ آپؑ کی طویل عمر پر ہے۔ یعنی جب عام آدمی ایک سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا تو آپؑ ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے سے کیوں کر زندہ ہیں۔

آپؑ کے وجود مبارک سے انکار کرنے والوں کے پاس سب سے بڑا اعتراض یہی ہے حالانکہ ہمارے پاس قرآن کریم، سیر اور سوانح حیات کی کتابیں اور علم طب کے نظریات موجود ہیں جو اس اعتراض کا واضح جواب مہیا کرتے ہیں۔

قرآن مجید نے ہم کو واضح الفاظ میں بتایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام طوفان سے پہلے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال دعوتِ اسلام دیتے رہے۔ آپ کی عمر شریف دو ہزار سال سے بھی زیادہ تھی۔

ابلیس لعنۃ اللہ حضرت آدمؑ سے بھی پہلے تھا، آج بھی موجود ہے اور حشر وقیامت کے دن تک موجود رہے گا۔ سیر اور روایات کی کتابیں ان لوگوں کے ناموں اور تذکروں سے بھری ہوئی ہیں جنہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں سال زندگیاں پائی تھیں۔ ابو حاتم سجستانی نے ایسے حضرات کے بارے میں ایک جدا کتاب لکھی ہے۔

بعض طویل العمر اصحاب کے لیے نہ صرف تواتر بلکہ اجماع بھی ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کشتی میں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے، شاذ و نادر افراد کو چھوڑ کر علماءِ اسلام کا اجماع ہے کہ آپؑ اب تک زندہ و سلامت موجود ہیں شہاب الدین احمد بن علی بن محمد عسقلانی شافعی شیخ الاسلام نے (جو ابن حجر کے نام سے مشہور ہیں) حضرت خضر علیہ السلام کے حالات زندگی اپنی کتاب "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" میں لکھے ہیں اور

ان کو رسول اکرمؐ کے صحابہ میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ آپؐ کی بعثت کے بعد بھی زندہ تھے۔ حضرت خضرؑ کے علاوہ اور بھی اشخاص ہیں جن کے طول عمر پر اہل تاریخ و سیر کا اجماع ہے۔

جدید طب اور علم الابدان کی تحقیق ہے کہ جسم کے سب ہی اجزاء یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ وہ کئی ہزار سال تک زندہ رہیں۔ جسم مختلف اجزاء اور اعضاء کا مرکب ہے اور ان میں سے کسی میں نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ جسم کے باقی اعضاء پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ سارے نظام اور اعضاء سے زندگی اور حیات ختم ہو جاتی ہے۔

"مجلّہ" المقتطف" میں ہے کہ با وثوق محققین اور دانشوروں کا کہنا ہے کہ کسی جاندار کے جسم کے سارے اعضائے رئیسہ لامتناہی مدت تک بقاء کے حامل ہوتے ہیں چنانچہ اس کا امکان ہے کہ انسان ہزارہا سال تک زندہ رہ سکے۔ بشرطیکہ اس کو ایسے عوارض لاحق نہ ہوں جو اس کی زندگی کے دھاگے کو بیچ سے توڑ دیں۔

یہ محض وہم و خیال نہیں بلکہ اس پر عملی تجربات بھی کیے گئے ہیں۔

ان تجربہ گاہوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انسان محض اسی یا سو سال کی عمر تک پہنچ جانے کی وجہ سے نہیں مرجاتا بلکہ کچھ عارضے اور بیماریاں یکے بعد دیگرے بعض اعضاء کو لاحق ہوتی ہیں جو ان کو بیکار کر دیتی ہیں۔ چونکہ ان کا دوسرے اعضاء سے ربط ہوتا ہے اس لیے ان کے بیکار اور ناکارہ ہو جانے سے وہ بھی مرجاتے ہیں۔ اگر سائنس ایسی دریافت کر پائے اور دوائیں ایجاد ہو جائیں جو ان بیماریوں کو اچھا کر دیں یا ان کے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو روک دیں۔ تو پھر زندگی کے کئی سو سال تک باقی رہنے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے[1]

مجلّہ "المقتطف" میں ہے کہ جدید سائنسدانوں مثلاً ڈاکٹر الکسیس کارل، ڈاکٹر جاک لوب اور ڈاکٹر ورن لویس اور اس کی بیوی نے بعض دیگر سائنسدانوں کے ساتھ نیویارک کی راکفلر لیبوریٹری میں نباتات، حیوانات اور انسان پر مختلف تجربات کیے ہیں انسان

---

[1] الامام المنتظرؑ ص ۱۹۔ از مجلہ المقتطف ص ۲۰۴۔ شمارہ ۳۔ سال ۵۹

کے اعصاب وعضلات، دل، گردوں اور جلد وغیرہ پر تجربے کئے گئے ہیں۔ گردوں وغیرہ کو الگ کر کے دیکھا گیا ہے کہ ان میں حیات نامیہ اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک لازم اور ضروری غذا وافر مقدار میں موجود رہے۔ اس کے خلیے اس غذا کے مطابق جوان کو مہیا کی جاتی ہے نشوونما پاتے اور بڑھتے رہتے ہیں جب تک کہ خارج سے ان کو کوئی عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔

یہاں ڈاکٹر الکسیس کارل کے ان تجربات کے نتائج پیش کئے جاتے ہیں جو انہوں نے ۱۹۱۲ء میں انجام دیئے تھے۔

۱۔ خلیوں (CELLS) والے اجزا اس وقت تک زندہ رہتے ہیں جب تک غذا کی قلت یا کسی جرثومہ کے اندر داخل ہونے کی وجہ سے ان کو کوئی عارضہ لاحق نہ ہو۔

۲۔ یہ اعضاء صرف زندہ نہیں رہتے بلکہ ان کے خلیوں میں نشوونما بھی ہوتی رہتی ہے وہ اسی طرح بڑھتے رہتے ہیں جس طرح وہ جاندار کے جسم کے اندر رہ کر بڑھتے اور نشوونما پاتے ہیں

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی اس نشوونما اور بڑھنے کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے اور غذا کی کمی اور بیشی کے مطابق ان کے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی مقدار کا اندازہ کیا جا سکے۔

۴۔ زمانہ اور مدت ان کی اس نشوونما پر اثر نہیں ڈالتی۔ یعنی زیادہ عرصہ گذرنے سے یہ خلیے بوڑھے اور کمزور نہیں ہوتے۔ ان پر بڑھاپے کا ضعف طاری نہیں ہوتا۔ یہ اس سال بھی ویسے ہی نشوونما پاتے اور بڑھتے ہیں جس طرح پچھلے سال اور اس سے پہلے کے سالوں میں نشوونما پاتے رہے ہیں۔

بظاہر ان کے حالات یہی بتاتے ہیں کہ جب تک ان کے نگراں اور محققین ان کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے اور ان کو غذا پہنچاتے رہیں گے یہ خلیے اور ان پر مشتمل اعضاء اسی طرح زندہ اور نامی رہیں گے۔

جان ہاپکنس یونیورسٹی کا پروفیسر ریمنڈ وبرل، الکسس کارل کے افکار کی تائید میں کہتا ہے کہ جسم انسانی کے سارے (خلیوں والے) اجزائے رئیسہ کے بارے میں سائنٹسی

تحقیقات اور تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان کی بقاء ممکن ہے اور ان کے طویل عرصے تک زندہ رہنے کی بنا پر ان کی بقائے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے پروفیسر مذکور کی تقریر شائع کی ہے۔ جس میں اس نے اصرار کیا ہے کہ انسان ۴۰۰۰ سال تک زندہ رہنے کی قدرت رکھتا ہے بشرطیکہ تجربہ گاہ میں بعض جانوروں کی طرح منفی درجہ حرارت سے اس کو سُن کر دیا جائے کہ وہ اس سردی کے دور میں مسلسل سوتا رہے۔ اسی تقریر میں کہا گیا ہے کہ سردی کے موسم میں جانور کو سُن کر دیا جائے تو اس کی زندگی اتنی طویل ہو جاتی ہے کہ وہ بیس۲۰ گنا زیادہ زندگی گذار سکتا ہے بہ نسبت عام جانور کے جو ہر موسم میں عام زندگی گذارتا ہے[1]

رسالہ "الہلال" میں ذکر ہے کہ کئی دوسرے سائنسداں اور محققین اس میں کامیاب ہوئے ہیں کہ وہ پھلوں کی مکھی کی عمر ۹۰۰ گنا زیادہ طویل کر دیں۔ اس کا طریقہ یہ ایجاد ہوا ہے کہ اس مکھی کو زہریلے مادوں اور اس کے دشمنوں سے بچایا جائے اور جس حدّت اور حرارت میں وہ عموماً زندگی گذارتی ہے اس حرارت کو کم رکھا جائے۔ الکسیس کارل نے مرغی کے انڈے پر تجربہ کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر انڈے کے اندر بچے کے دل میں خلیوں کو بعض عوامل سے محفوظ کر لیا جائے تو اس کو سترہ سال کی مدت تک زندہ رکھا جاسکتا ہے۔

اگر ہم انسانی زندگی پر مسلط عوامل واسباب پر غور کریں تو پتہ چلے کہ بیمار چمڑے کے غدہ سے ہم مشہور مادہ "کراتن" لے لیں تو امکان ہے کہ اس کو اس کی طبعی (نارمل) حالت کی طرف واپس پلٹا دیں اور صحیح غدہ کے خلاصے کے ذریعے اس کو بیماری اور نابودی سے بچالیں

بعض اوقات ایسا ہوا ہے کہ خراب انیمیا ء کے برے اثر سے موت کے منہ میں پہنچے ہوئے شخص کو جگر کے صحیح اور خالص حقنہ سے بچا لیا گیا۔ یہ موت اگر واقع ہوتی تو اس کی وجہ

---

[1] مجلہ النجف، ص ۴۰۔ جلد اول ۱۳۸۵ھ

بڑھاپے میں ہونے والی موت سے مختلف نہ ہوتی۔

جب کوئی شخص نشے کی حالت میں ہو تو اس کو پانکریاس کے ست کے حقنہ کے ذریعے نارمل حالت میں لایا جا سکتا ہے۔

سائنسدانوں نے اصلی جرثوموں کا پتہ چلا لیا ہے اور وہ ان کی دسترس میں آگئے ہیں جب کہ پہلے یہ ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ سائنسدانوں نے مینڈک اور پرندوں میں جنس کی تبدیلی کے تجربے کئے ہیں، انسان پر ابھی تک اس کا تجربہ نہیں ہو سکا ہے چونکہ حیوانات میں یہ بات ممکن ہو چکی ہے اس لیے انسان میں بھی امکانات ہیں اور مستقبل میں حقیقت اشیاء کا مزید انکشاف ہو جائے تو یہ بھی ممکن ہو جائے گا۔[1]

مگر جو امام مہدی علیہ السلام کی طول عمر کے امکان کا انکار کرتا ہے اس سلسلے کا سب سے عمدہ اور اچھا جواب وہ ہے جو سید بن طاوس رضی اللہ عنہ نے بغداد کے ایک عالم لفیف کو دیا تھا۔ لفیف نے آنجناب ؑ کی طول عمری پر اعتراض کیا تو سید رحمہ اللہ نے اس سے کہا کہ اگر کوئی شخص بغداد آکر دعویٰ کرے کہ وہ پانی پر چل سکتا ہے اور فلاں دن وہ پانی پر چل کر دکھائے گا تو اس شہر میں سے شاید ہی کوئی ہو جو اس (غیر معمولی اور محیر العقول) کام کو معینہ روز دیکھنے نہ آئے۔ وہ شخص دوسرے دن بھی یہی کام لوگوں کو دکھائے تو پہلے دن کی بہ نسبت لوگوں کی حاضری کم رہے گی۔ تیسرے دن بھی اس کو دہرائے تو شاذ و نادر ہی لوگ دیکھنے آئیں۔ اگر متواتر کئی روز وہ پانی پر چلتا رہے تو لوگوں کے لیے یہ بات تعجب اور اچنبھے کی نہیں رہے گی۔

یہی بات حضرت مہدی علیہ السلام کی اتنی طول عمر کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے لوگ اس کو تعجب کی نگاہ سے نہ دیکھیں اگر وہ گذشتہ زمانے میں لوگوں کی طویل عمروں پر نظر کریں اور پتہ چلے کہ بہت سے اصحاب کی بڑی بڑی دراز عمریں ہو چکی ہیں۔[2]

---

[1] منتخب الاثر ۲۷۳۔ از مجلہ الہلال۔ جلد ۵۔ شمارہ ۳۳ سنہ ۱۹۳۰ء

[2] اعیان الشیعہ ۴/۱۸۴ کشف الغمہ۔

کچھ نام ایسے ہیں جن کی طویل عمر کے تذکرے عام ہیں اور جو عام عمر سے زیادہ زندہ رہے۔[۱] ان ہی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نام کا بھی اضافہ کرلیا جائے۔ خداوند تعالےٰ کی اپنی مخلوق میں مختلف شان ہے۔

۱۔ ابراہیم علیہ السلام۔ آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ۱۷۵ سال زندہ رہے۔۔۔ اکمال الدین ۲/۳/۲۰، کنز الفوائد ۲۴۵، از تورات

۲۔ ابلیس علیہ اللعنۃ۔۔۔ قرآن کریم کی نص کے مطابق اس کو یوم وقتِ معلوم تک مہلت دی گئی ہے۔

۳۔ ادریس علیہ السلام۔۔۔ ۹۶۵ سال زندہ رہے۔۔۔ المہدی زہری۔ ۱۰۳، الزام الناصب ۱/۲۸۸، کنز الفوائد ۲۴۵، از تورات

۴۔ آدمؑ۔۔۔ آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ ابوالبشر آدم علیہ السلام ۹۳۰ سال زندہ رہے اکمال الدین ۲/۳/۲۰۔ کنز الفوائد ۲۴۵، از تورات

۵۔ افریدون العادل۔ ایک ہزار سال زندہ رہا۔ الغیبت، شیخ طوسی ۹۱۔ المہدی زہری ۱۰۳۔

۶۔ انوش۔ ۹۶۵ سال زندہ رہے۔

کنز الفوائد ۲۴۵، از تورات

۷۔ اصحابِ کہف۔ سید امین نے کہا ہے کہ اصحاب کہف کے سونے کی حالت میں زندہ باقی رہنے پر نص قرآن موجود ہے۔ جب کہ ان کا کتا بھی غار کے سامنے اپنے اگلے پاؤں پھیلائے رہا۔ وہ اپنی پہلی نیند میں تین سَو نو (۳۰۹) سال سوئے رہے جیسا کہ قرآن مجید نے ان کے بارے میں بتایا ہے۔

اب یہ اصحاب کہف کا واقعہ زیادہ عجیب وغریب اور انسانی سوچ سے دور ہے

---

[۱] مصنف کی کتاب "الامام المہدی علیہ السلام" میں بہت سی طویل عمر والوں کے حالات درج ہیں۔ یہاں ان میں سے چند ہی کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

یا اس شخص کی بقاء اور طول عمری کا جو کھاتا پیتا ہے، چلتا پھرتا اور سوتا جاگتا ہے اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھتا ہے۔ اصحاب کہف تو صدیوں سوتے رہے، نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے اور نہ اپنے آپ کو پاک صاف کر سکتے تھے۔

قرآن کریم میں حضرت عزیرؑ کے سو سال تک مردہ حالت میں رہ کر پھر زندہ ہونے کی نص ہے۔ اس دوران ان کا کھانا خراب نہیں ہوا تھا۔ ان کا گدھا (سواری کا) بھی ان کے ساتھ تھا۔ یہ واقعہ زیادہ عجیب وغریب ہے یا امام مہدی علیہ السلام کا اتنے عرصے زندہ رہ جانا۔

قرآن کریم ہی میں اہل جنت اور اہل جہنم کے باقی رہنے کی نص آئی ہے۔ ایسی روایات بھی ہیں جن میں کوئی اختلاف نہیں کہ اہل جنت نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ کمزور ونحیف اور نہ ہی ان کے نفسوں اور حواس میں کوئی نقص پیدا ہوگا۔ المجالس سنیہ ۵/۴ ۵۵۔

۸۔ عوج بن عناق۔ ۳۶۰۰ سال زندہ رہا۔

۹۔ جمشید۔ ۷۱۶ سال زندہ رہا۔ الشیعہ والرجعہ ۱/۲۳۶ از کامل۔

۱۰۔ بخت نصر۔ ۱۵۰۷ سال زندہ رہا جیسا کہ اخبا الدول اور الشیعہ والرجعہ ۱/۲۴۱ میں ہے۔

۱۱۔ برد۔ ۹۶۲ سال زندہ رہا۔ کنز الفوائد ۲۴۵۔

۱۲۔ حضرت عیسیٰؑ۔ احادیث متواتر صحاح میں آئی ہیں کہ آنجنابؑ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ خروج کریں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور دجال کو وہی قتل کریں گے۔

۱۳۔ حضرت نوح علیہ السلام۔۔۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نوحؑ ۲۵۰۰ سال زندہ رہے۔ مبعوث ہونے سے پہلے ۸۵۰ سال، ۹۵۰ سال اپنی قوم میں دعوت دیتے گذرا اور ۷۰۰ سال کشتی سے اترنے اور پانی خشک ہونے کے بعد زندہ رہے۔

۱۴۔ حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کا زمانہ ۷۶۰ سال تھا۔ آپ کی قوم کے لوگوں کی عمریں ۴۰۰ سال کی ہوا کرتی تھیں۔ کتاب "مستطرف" میں ہے کہ آپ ۹۶۲ سال زندہ رہے۔ الشیعہ والرجعہ ۱/۲۳۵

۱۵۔ ہوشنگ بن کیومرث ۵۰۰ سال زندہ رہا۔ الشیعہ والرجعہ ۱/۲۳۱۔

۱۶۔ یارد۔ ۹۶۲ سال زندہ رہا۔ منتخب الاثر ۲۷۶ منقول از تورات۔

آپؑ کے ظہور کی علامات

اس باب میں امام مہدی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے ظہور کی رسولؐ اکرم اور آئمہؑ علیہم السلام سے آئی ہوئی بعض علامات پیش کی جائیں گی۔

ان میں سے بعض حتمی ہیں جن کا واقع ہونا ضروری ہے جیسا کہ حضرت ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ بنی عباس کا اختلاف حتمی اور یقینی ہے اور سفیانی کا خروج ماہ رجب میں یقینی ہے ۔۔۔۔ وغیرہ

بعض غیر یقینی ہیں۔ یعنی ممکن ہے کہ وہ محو ہو جائیں یا ظاہر ہو جائیں۔

یمحوا اللہ مایشاء و یثبت وعندہ ام الکتاب۔ (رعد ۳۹)

خدا جسے چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اصل کتاب اسی کے پاس ہے۔

بعض علامات آپ کے ظہور سے بہت پہلے کی ہیں۔ مثلاً عام وضع اور کیفیت اور معاشرتی اور اجتماعی انحطاط اور اخلاقی زوال کی علامات جن کا احادیث میں ذکر ہے اور اس باب میں پیش کی جائیں گی۔ بعض علامات آپ کے ظہور کے قریب کی ہیں مثلاً بیداء (بیابان) کا دھنس جانا، آسمانی ندا کا آنا اور نفس زکیہ کا قتل ہونا وغیرہ۔

اول ہم ان احادیث کا ذکر کریں گے جو رسول اعظمؐ سے آئی ہیں۔ پھر آئمہ طاہرینؑ سے اور بعض صحابہ کبار اور تابعین سے جو ہم تک پہنچی ہیں۔

۱۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم میں سے اس امت کے مہدیؑ ہیں۔

جب دنیا میں فتنہ و فساد برپا ہوگا، فتنے ظاہر ہوں گے، راستے کٹ جائیں گے، بعض دوسروں پر غارتگری کریں گے۔ نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت

دتو قیر کرے گا اس وقت اللہ تعالیٰ ہمارے مہدیؑ کو جو حسینؑ کی صلب میں سے نویں ہیں مبعوث کرے گا۔ وہ گمراہی کے قلعوں کو فتح کرے گا اور بند دلوں کو کھولے گا۔ وہ دین کے لیے آخری زمانے میں قیام کرے گا جس طرح میں نے پہلے زمانے میں قیام کیا ہے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی [۱]

۲۔ آپؐ نے فرمایا :

میرے بعد ایسے فتنے ہوں گے جن سے کوئی چھٹکارا نہیں ملے گا۔ ان میں بھاگ دوڑ اور جنگ و جدال ہوگا۔ ان کے بعد ان سے زیادہ شدید فتنے ہوں گے۔ جب ان میں کمی ہوگی تو وہ پھر بڑھنے لگیں گے۔ یہاں تک کہ عربوں کا کوئی گھر نہیں بچے گا جس میں وہ داخل نہ ہوں، اور نہ کوئی مسلمان ہوگا جس تک وہ نہ پہنچیں گے۔ یہاں تک کہ میری عترت میں سے ایک شخص خروج کرے گا [۲]

۳۔ آنحضرتؐ نے اپنی ایک طویل حدیث میں حضرت علیؑ سے فرمایا : پھر ایک ایسی ندا آئے گی جو دور سے اسی طرح انسان سنے گا جیسے وہ نزدیک کی آواز سنتا ہے۔ یہ مومنین کے لیے رحمت ہوگی اور منافقین کے لیے عذاب۔

انہوں نے عرض کیا وہ ندا کیا ہوگی تو آپؐ نے فرمایا : تین آوازیں ماہ رجب میں آئیں گی۔ پہلی یہ ہوگی۔

ا لا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

یاد رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

دوسری آواز ہوگی : ازفت الازفۃ۔

تیسری آواز ہوگی : قریب ہونے والی قریب آگئی ہے۔

الا ان اللہ قد بعث فلان ......

---

[۱] البحار ۱۳/ ۴ ہ ۱۷

[۲] منتخب الاثر ص ۲ ہ ۴ ہ از عقد الدرر۔ فصل اول۔ باب چہارم

اس میں سورج کے قرن کے ساتھ ظاہر بدن کو دیکھیں گے

یاد رکھو کہ اللہ نے فلاں شخص کو جن کا نسب علیؑ تک پہنچے گا مبعوث کیا ہے اس میں ظالموں کی ہلاکت ہوگی ۔ اس وقت فرج و کشائش نصیب ہوگی۔ اس میں ان کے سینوں کو شفا ملے گی اور ان کے دلوں کا غیض و غضب ختم ہوگا۔

انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرے بعد کتنے امام ہوں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا! حسینؑ کے بعد نو اور ان کا نواں قائمؑ ہے [1]

۴۔ حدیث معراج میں آپؐ سے منقول ہے :

میں اس کی (یعنی علیؑ کی) صلب سے گیارہ مہدیؑ نکالوں گا جو سب تیری ذریت میں سے ہوں گے، باکرہ بتول سے۔ ان میں سے آخری فرد کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز پڑھے گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کے ذریعے میں ہلاکت سے نجات دوں گا گمراہی سے ہدایت دوں گا۔ اندھے کو درست کردوں گا، مریض کو شفا دوں گا۔ میں نے عرض کیا اے میرے معبود، اے میرے آقا یہ کب ہوگا ؟

اللہ عزوجل نے وحی کی کہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ قرآن پڑھنے والے تو بہت ہوں گے۔ مگر عمل کم ہوگا۔ قتل زیادہ ہوں گے۔ ہدایت کرنے والے فقہا کی کمی ہوگی۔ گمراہ کنندہ اور خیانت کرنے والے فقہا زیادہ ہوں گے۔ شعرا کی کثرت ہوگی۔ تیری امت قبروں کو مسجدیں بنا ڈالے گی۔ قرآن کو آراستہ کیا جائے گا۔ مساجد کو سونے اور چاندی سے مزیّن کیا جائے گا۔ ظلم و جور اور فساد زیادہ ہوگا۔ فریب کا چلن ہوگا اور اسی کا حکم تیری امت کو دیا جائے گا اور نیکیوں سے روکا جائے گا۔

مرد صرف مردوں پر اور عورتیں صرف عورتوں پر اکتفا کریں گی۔ امرا اور حاکم کافر ہوں گے اور ان کے ساتھی اور عملہ فاجر۔ ان کے ساتھ دینے والے ظالم۔ ان کے مشیر فاسق۔

اس وقت تین جگہوں پر زمین اندر کو دھنس جائے گی۔ ایک مشرق میں، ایک مغرب

---

[1] منتخب الاثر۔ ص ۲۲۴۔

میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔ تمہاری ذریّت کے ایک فرد کے ہاتھوں بصرہ برباد ہوگا۔ اس کے ساتھ زنوج (یعنی حبری لوگ) ہوں گے۔ حسینؑ بن علیؑ کی اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ سجستان کی بلند جگہ سے دجال کا ظہور ہوگا اور سفیانی ظہور کرے گا۔

میں نے عرض کیا میرے معبود کون کون سے فتنے کھڑے ہوں گے۔

میری طرف وحی کی اور مجھے بنی امیہ اور میرے چچا کی اولاد کے فتنے کی خبر دی پھر جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے اس کی خبر دی۔

جب میں زمین پر اترا تو میں نے اپنے چچا زاد بھائی کو اس کی وصیت کی اور میں نے رسالت کو ادا کیا اور اس بات پر اللہ کی حمد ہے جیسا کہ انبیاءؑ نے اس کی حمد کی اور جس طرح مجھ سے پہلے ہر شئے نے اس کی حمد کی اور ہر وہ شئے جس کا وہ قیامت تک خالق ہے۔[1]

۵۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: قائمؑ کے سامنے سرخ موت ہے اور سفید موت ہے اور ٹڈی دل ہے سرخ رنگ کا جو خون کے رنگ کی طرح ہے۔ سرخ موت تلوار ہے اور سفید موت طاعون اور وبا ہے۔[2]

۶۔ نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خطبہ دیا۔ خدا کی حمد وثنا کے بعد کہا کہ مجھ سے پوچھو اے لوگو اس سے پیشتر کہ مجھے اپنے درمیان نہ پاؤ۔ اور یہ تین مرتبہ دہرایا۔

صعصعہ بن صوحان کھڑا ہوا اور پوچھا کہ یا امیر المومنینؑ! دجال کب خروج کرے گا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا بیٹھ جا، خدا نے تیری بات سن لی ہے اور وہ تیرا مقصد جانتا ہے۔ خدا کی قسم جس سے دریافت کیا گیا وہ پوچھنے والے سے اس میں اعلم نہیں ہے مگر اس کی علامات اور نشانیاں ہیں جو ایک دوسری کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں جس طرح ایک پاؤں

---

[1] اکمال الدین ۱/ ۲۶۴- البحار ۱۳/ ۱۹

[2] البحار ۱۳/ ۱۶۰

کا جوتا دوسرے پاؤں کے برابر ہوتا ہے (اور پہچانا جاتا ہے)۔ اگر تو چاہے تو میں ان کو بیان کروں۔ صعصعہ نے کہا ہاں! یا امیر المومنینؑ۔

آپؑ نے فرمایا یاد رکھو اس کی علامات یہ ہیں:

جب لوگ نماز کو زندہ نہ رہنے دیں گے، امانت کو ضائع کریں گے، جھوٹ کو حلال سمجھیں گے۔ سود کھائیں گے، رشوت لیں گے، پختہ عمارتیں بنائیں گے، دین کو دنیا کے بدلے بیچیں گے۔ بیوقوفوں کو اپنا حاکم بنائیں گے، عورتوں سے مشورے لیں گے، قطع رحمی کریں گے، خواہشات کی پیروی کریں گے۔ خون بہانا آسان سمجھیں گے۔

جب حلم و بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا اور ظلم و ستم پر فخر کیا جائے گا۔ حاکم فاجر اور بدکار ہوں گے۔ وزراء ظالم ہوں گے۔ عرفاء خیانت کار ہوں گے اور قراء فاسق ہوں گے، جھوٹی شہادتیں دی جائیں گی۔ علی الاعلان فسق و فجور، بہتان، گناہ اور سرکشی و طغیان ہو گا۔ قرآن آراستہ کیے جائیں گے اور سجائے جائیں گے۔ مساجد کو سونے چاندی اور نقش و نگار سے مزین کیا جائے گا اور ان کے اونچے اونچے مینار ہوں گے۔

برے لوگوں کی عزت ہوگی اور ان کو احترام کی نظر سے دیکھا جائے گا نماز کی صفوں میں لوگ تو بہت ہوں گے لیکن ان کی خواہشات الگ الگ اور مختلف ہوں گی۔ معاہدے توڑے جائیں گے۔ جس کا وعدہ ہے وہ قریب ہوگی۔

دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی۔ فاسقوں کی آواز تیز ہوگی اور وہ سنی جائے گی۔ قوم کا رہبر وہ ہوگا جو اس قوم میں زیادہ پست اور رذیل ہو گا۔ بردل سے ان کے شر کے خوف سے ڈرا جائے گا۔ جھوٹے کی تصدیق ہوگی۔ خیانت کار کو امین بنایا جائے گا۔ زیب و زینت اور گانے بجانے کے آلات خریدے جائیں گے۔

اس امت کے بعد کے لوگ پہلے لوگوں کو لعنت کریں گے۔ عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ عورت اور مرد ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرلیں گے۔

گواہ بنائے گئے بغیر گواہی دی جائے گی۔ گواہی بغیر حق کو پہچانے ہوئے دی جائے گی دین سیکھا جائے گا مگر دین کی خاطر نہیں۔ دنیا کے عمل کو آخرت پر ترجیح دی جائے گی۔ بھیڑ کی

کھال بھیڑیے پہن لیں گے جب کہ ان کے دل مردار سے زیادہ متعفن ہو چکے ہوں گے اور صبر کرنا ایلوا پھل سے زیادہ تلخ ہوگا۔

اس وقت سے ڈرنا، ڈرنا اور جلدی کرنا جلدی۔

اس زمانے میں بہترین رہنے کی جگہ بیت المقدس ہوگی۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ہر شخص تمنا کرے گا کہ کاش وہ وہاں کا رہنے والا ہوتا۔[۱]

۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی ایک طویل حدیث میں فرمایا!

پھر تدبیریں ہوں گی۔ ایک دوسرے سے پشت پھیر لی جائے گی۔ عرب اور عجم کے حاکموں کے درمیان اختلاف ہوگا اور ان کا یہ اختلاف برقرار رہے گا یہاں تک کہ معاملہ اور بادشاہی ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک فرد کے قبضے میں چلی جائے گی۔

آپؑ نے فرمایا پھر حاکموں کا حاکم، کافروں کا قاتل اور وہ شاہنشاہ جس کے آنے کی امید میں لوگ ہوں گے اور جس کی غیبت میں عقلیں حیران تھیں۔ اے حسینؑ تمہاری اولاد میں سے نواں ہے۔ وہ دو رکنوں کے درمیان ظاہر ہوگا اور ثقلین (جن وانس) پر غالب آئے گا۔ وہ پست اور کمینہ لوگوں کو کرہ ارض پر نہیں رہنے دے گا۔ طوبیٰ اور خوشخبری ہے ان مومنین کے لیے جو ان کے زمانے کا ادراک کریں گے اور اس زمانے سے متعلق ہوں گے ان کے زمانے میں حاضر و شاہد ہوں گے اور اس کی قوموں سے ملاقات کریں گے۔[۲]

۸۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تین علامتوں سے فرج و کشائش کا انتظار کرو۔ انہوں نے عرض کیا وہ تین چیزیں کیا ہیں۔

آپؑ نے فرمایا! اہل شام کا آپس میں اختلاف۔

خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا لہرایا جانا اور۔

گھبرا دینے والی بات رمضان کے مہینے میں۔

آپؑ سے عرض کیا گیا ماہ رمضان میں گھبرا دینے والی چیز کیا ہے۔

۱۔ الخرایج والجرایح۔ الفصل العشرون۔ البحار ۱۳/ ۱۵۶۔ ۲۔ کشف الاستار ص ۱۸۰۔

آپؑ نے فرمایا: آسمان سے ایک ایسی منادی ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کر دے گی اور جو جاگتا ہوگا وہ اس سے پریشان ہو جائے گا۔
سب ہی انسان اس کو سنیں گے۔ دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ اس نے وہ نہیں سنا۔[1]

۹۔ ابورومان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب منادی ندا کرے گا کہ حق آل محمدؑ میں ہے تو اس وقت مہدیؑ کا ذکر لوگوں کی زبان پر ہوگا۔ وہ کسی اور کا ذکر نہیں کریں گے۔[2]

۱۰۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارے حجاز میں آگ لگے اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو تو اس کے ظہور کی توقع رکھنا۔[3]

۱۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:
یاد رکھو کہ اس کے خروج کی دس علامات ہیں:
کوفے کے گلی کوچوں میں جھنڈوں کا لہرانا۔
مسجدوں کا معطل ہو جانا۔
حاجیوں کا حج سے کٹ جانا۔
خراسان میں زمین کا دھنسنا۔
پتھروں کا گرنا۔
دمدار ستارے کا ظاہر ہونا۔
ستاروں کا اقتران اور ملنا۔
ہرج و مرج
قتل

---

[1] کشف الاستار۔ ص ۱۳۵
[2] الملاحم والفتن۔ ص ۳۶
[3] الزام الناصب ۲/ ۱۲۵۔ از صراط مستقیم۔

لوٹ مار اور غارتگری۔

ان علامات میں سے ایک سے دوسری تک عجیب و غریب واقعات ہیں۔ یہ علامات جب مکمل ہو جائیں گی تو ہمارا قائمؑ قیام کرے گا۔[۱]

۱۲۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مشرق کی جانب آسمان سے بہت بڑی آگ کی علامات دیکھو جو کئی راتوں تک ظاہر ہو۔ اسی کے ساتھ آل محمدؐ کی کشائش یا لوگوں کی کشائش و فرج ہے اور وہ مہدیؑ کا اقدام ہے[۲]

۱۳۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب تم تین دن (یا سات دن) مشرق کی طرف سے آگ دیکھو تو فرج آل محمدؐ کی توقع رکھو۔ انشاء اللہ۔ پھر آنجنابؑ نے فرمایا منادی آسمان سے مہدیؑ کے نام کی ندا کرے گا جو مشرق و مغرب میں سنی جائے گی۔ جو سویا ہوا ہوگا وہ اٹھ بیٹھے گا۔ جو کھڑا ہوگا وہ بیٹھ جائے گا۔ بیٹھا ہوا شخص گھبراہٹ سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس پر خدا کی رحمت ہو جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے کیونکہ پہلی آواز جبرئیل روح الامین کی ہوگی[۳]

۱۴۔ حضرت علی بن حسین علیہم السلام نے فرمایا: جب تمہارے شہر نجف کو سیلاب اور بارش پُر کر دے اور حجاز میں آگ اور پتھر اور ڈھیلے ظاہر ہوں، تاتاری بغداد کے مالک ہو جائیں تو پھر قائمؑ منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔[۴]

۱۵۔ بشیر بن جذلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن حسین علیہم السلام سے عرض کیا کہ مجھ سے (امام) مہدیؑ کے خروج کے اوصاف اور اس کی علامات بیان فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا:

آپؑ کے خروج سے پہلے الجزیرہ کے علاقے میں ایک شخص ہوگا جس کو عوف سلمی کہا

---

[۱] الشیعۃ والرجعۃ ۱/ ۱۴۸۔ از مشارق الانوار حافظ برسی۔ ۲۱۹

[۲] منتخب الاثر۔ ۴۴۴

[۳] کشف الاستار ۱۳۶۔

[۴] الزام الناصب ۲/ ۱۲۵۔ از صراط المستقیم۔

جائے گا۔ اس کی پناہ گاہ بکریت ہوگی، اس کو دمشق کی مسجد میں قتل کیا جائے گا۔

سمرقند سے شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔

سفیانی ملعون وادی یابس سے خروج کرے گا جو عتبہ بن ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔

جب سفیانی کا خروج ہوگا تو مہدیؑ اپنے آپؑ کو مخفی رکھیں گے اور اس کے بعد خروج کریں گے۔[1]

۱۶۔ جابر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ امر کب ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا جابر اس وقت ہوگا۔ جب حیرہ اور کوفہ کے درمیان لوگ کثرت سے قتل ہوں گے۔[2]

۱۷۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: خراسان سے کوفے کی طرف سیاہ علم اور جھنڈے اتریں گے۔ جب مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آپؑ کی طرف بیعت لینے کا پیغام بھیجا جائے گا۔[3]

۱۸۔ جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اے جابر اپنی جگہ جمے رہنا جب تک ان علامات کو نہ دیکھ لینا جن کا میں تم سے ذکر کر رہا ہوں۔ تو ان کا ادراک کرنا۔

پہلی علامت بنی عباس کا اختلاف ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس چیز کا ادراک کرسکو مگر اس کو میری طرف سے بیان کرنا۔

ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا۔

دمشق کی جانب سے تم کو فتح کی آواز آئے گی۔

شام میں جابیہ نامی بستی (زمین میں) دھنس جائے گی۔

---

[1] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۵۔

[2] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ۔ ۲۸۶

[3] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۹

دمشق کی مسجد کی دائیں طرف کا ایک حصہ گر جائے گا۔

ترکوں میں سے ایک خارجی گروہ خروج کرے گا۔

اس کے پیچھے روم کی گڑبڑ ہوگی۔

عنقریب ترک بھائی آگے بڑھ کر جزیرہ میں اتر پڑیں گے۔

روم کے خارجی آگے بڑھ کر رملہ میں اتریں گے۔

اے جابر اس سال اوروں کی بہ نسبت مغرب کی طرف بہت زیادہ اختلاف ہوگا پہلا علاقہ جو برباد ہوگا وہ شام کا علاقہ ہے وہ تین پرچم پر اختلاف کریں گے۔ اصہب کا جھنڈا ابقع کا جھنڈا اور سفیانی کا جھنڈا۔ سفیانی کا ابقع سے ٹکراؤ ہوگا۔ دونوں میں جنگ ہوگی۔ جس کے نتیجے میں ابقع قتل ہوگا۔ پھر وہ اصہب کو قتل کرے گا۔ سفیانی پھر عراق کی طرف بڑھے گا۔ اس کا لشکر قرقیسیا سے گذرے گا تو وہاں جنگ ہوگی۔ جباروں میں سے ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے۔

سفیانی ستر ہزار کا ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا جو اہل کوفہ کو قتل کرے گا، ان کو سولی پر لٹکائیں گے اور قید کریں گے۔

اس دوران خراسان کی جانب سے جھنڈے بہت تیزی سے منزلوں کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ ان کے ساتھ قائمؑ کے اصحاب میں سے چند افراد ہوں گے۔

اہل کوفہ کے موالیوں میں سے ایک شخص کچھ کمزور ساتھیوں کے ساتھ خروج کرے گا۔ اس کو سفیانی کے لشکر کا سالار حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دے گا۔

سفیانی کچھ لوگوں کو مدینہ کی طرف بھیجے گا۔

حضرت مہدیؑ وہاں سے مکہ کی طرف چلے جائیں گے جہاں آپ موسیٰؑ بن عمران کی سنت کے مطابق حالتِ خوف میں احتیاط کے ساتھ داخل ہوں گے۔

سفیانی کے لشکر کے سالار کو جب یہ خبر ملے گی کہ مہدیؑ مکہ کی طرف نکل گئے ہیں۔ تو وہ آپؑ کے پیچھے ایک لشکر بھیجے گا جو آپؑ کو نہیں پا سکے گا۔

جب سفیانی کے لشکر کا امیر بیداء (مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک بیابان) ہیں

اترے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا: اے بیداء اس قوم کو تباہ و برباد کردے چنانچہ زمین ان کو نگل جائے گی۔ ان ساروں میں سے صرف تین آدمی بچ سکیں گے جن کے چہرے پیچھے کی طرف مڑے ہوئے ہوں گے۔ یہ تینوں قبیلۂ کلب میں سے ہوں گے ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

یاایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا۔ (النساء۔ ۴۷)

اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ایمان لے آؤ اس پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے یہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے، اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو بگاڑ دیں اور ان کو ان کی پشت کی طرف پھیر دیں۔

آپؑ نے فرمایا:

قائمؑ اس دن مکہ میں بیت اللہ الحرام سے ٹیک لگائے ہوں گے۔ اس سے پناہ مانگتے ہوں گے۔ اور آپؑ ندا کریں گے:

اے لوگو ہم اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں۔ لوگوں میں سے جو ہماری بات کو قبول کرے تو ہم تمہارے نبی محمدؐ کے اہل بیت ہیں اور باقی لوگوں سے زیادہ ہم اللہ اور محمدؐ کے حقدار اور اولیٰ ہیں۔

جو آدمؑ کے سلسلے میں ہم سے حجت کرے تو میں باقی لوگوں کی نسبت آدمؑ کا زیادہ حقدار اور اولیٰ ہوں۔ جو مجھ سے نوحؑ کے بارے میں حجت کرے تو میں نوحؑ کے ساتھ دوسروں کے مقابلے میں اولیت رکھتا ہوں ـــــ جو محمدؐ کے بارے میں مجھ سے حجت کرے تو میں محمدؐ کے ساتھ دوسروں کی نسبت اولیت رکھتا ہوں۔ باقی انبیاءؑ کے بارے میں جو مجھ سے حجت کرے تو میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت انبیاءؑ کے ساتھ اولیت رکھتا ہوں۔

کیا خداوند تعالےٰ اپنی محکم کتاب میں نہیں فرماتا:

ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم۔ (آل عمران۔ ۳۳۔۳۴)

بے شک خدا نے آدمؑ و نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو عالمین میں چنا جو ایسی ذریت ہیں جن میں سے بعض بعض دوسرے سے ہیں اور اللہ تعالے سننے اور جاننے والا ہے۔

میں آدمؑ کا بقیہ اور نوحؑ کا ذخیرہ اور ابراہیمؑ سے چنا ہوا اور محمدؐ سے منتخب شدہ ہوں۔ صلی اللہ علیہم اجمعین۔

یاد رکھو جو شخص کتاب اللہ میں مجھ سے حجت کرے تو میں سب لوگوں سے کتاب اللہ کے ساتھ اولیت رکھتا ہوں۔

یاد رکھو کہ جو شخص مجھ سے رسول اللہؐ کی سنت میں حجت کرے تو میں سب لوگوں سے رسول اللہؐ کی سنت میں اولیت رکھتا ہوں۔

چنانچہ جو میری آج کی گفتگو سنے اس کو میں اللہ کی قسم دیتا ہوں، جو تم میں حاضر ہے۔ وہ غائب تک پہنچائے۔ میں اللہ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، اس کے رسولؐ کے حق کا اور خود اپنے حق کا کہ میرا تم پر رسول اللہؐ کے زیادہ قریبی ہونے کا حق ہے کہ تم ضرور ہماری اعانت اور مدد کرو۔ جو ہم کو تلاش کرتے پھرتے ہیں ان سے ہماری حفاظت کرو کیونکہ ہم کو ڈرایا گیا ہے اور ہم پر ظلم کیا گیا ہے۔ ہم کو ہمارے گھروں سے اور ہمارے بیٹوں سے دور دھکیلا گیا ہے اور ہم پر زیادتی کی گئی ہے۔ ہم کو ہمارے حق سے دور کیا گیا ہے۔ اہل باطل نے ہم پر افترا باندھا۔ ہمارے معاملے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ ہمارا ساتھ نہ چھوڑو۔ ہماری نصرت کرو، خداوند تعالے تمہاری نصرت کرے گا۔

آپؑ نے فرمایا:

خداوند تعالیٰ ان کے تین سو تیرہ (۳۱۳) اصحاب کو جمع کرے گا۔ ان کو کسی پیشگی وعدے کے بغیر خریف کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح یکجا کر دے گا۔ اس بات پر اے جابر وہ آیت دلالت کرتی ہے جس کا خدا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے:

اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا ان اللہ علی کل شیٔ قدیر (البقرہ۔ ۱۴۸)

جہاں کہیں بھی تم ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے

چنانچہ یہ رکن ومقام کے درمیان آپؑ کی بیعت کریں گے۔ ان کے پاس رسول اللہؐ کی طرف سے عہد ومیثاق ہوگا، جس سے بیٹے آباؤ اجداد کے وارث ہوتے ہیں

اے جابر، قائمؑ امام حسینؑ کی اولاد میں سے ایک شخص ہیں جن کے معاملے کی خدا ایک ہی رات میں اصلاح کردے گا اور اس کو درست کردے گا۔

اے جابر۔ یہ بات اگر لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے تو ان کے رسول اللہؐ کی اولاد ہونے میں اور یکے بعد دیگرے آنے والے آئمہؑ کے وارث ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں۔ اگر یہ بھی ان کے لیے مشکل ہے تو آسمانی آواز تو ان کے لیے مشکل نہیں ہوگی اس وقت جب ان کے نام ان کے باپ کے نام اور ان کے دادا کے نام سے ندادی جائے گی [۱]

۱۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ ہم میں سے جو قائمؑ ہوں گے ان کی نصرت رعب ودبدبے سے کی جائے گی۔ فتح ونصرت سے ان کی تائید کی جائے گی۔ ان کے لیے زمین سمٹ جائے گی (مسافتیں کم ہوجائیں گی) ان کے لیے سارے خزانے ظاہر ہوں گے۔ ان کی سلطنت مشرق ومغرب میں پھیلی ہوئی ہوگی۔

اللہ عزوجل ان کے ذریعے اپنے دین کو تمام ادیان پر غلبہ دے گا خواہ مشرکین اس کو ناپسند کریں۔ زمین میں کوئی غیر آباد جگہ ایسی نہ ہوگی جو آباد نہ ہوجائے۔

حضرت روح اللہ عیسیٰؑ بن مریمؑ نازل ہوکر ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہؐ آپؑ کے قائمؑ کب خروج کریں گے۔

آپؑ نے فرمایا؛

جب مرد عورتوں کے اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہوجائیں گی۔ مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی۔ عورتیں (گھوڑوں کی) زینوں پر سواری کریں گی۔

جھوٹی گواہی قبول کی جائے گی اور عدل کی گواہیاں رد کردی جائیں گی۔ لوگ خون بہانے کو اور زنا کے ارتکاب کو معمولی بات سمجھیں گے۔ سود کو حلال سمجھا جائے گا۔ برے لوگوں سے

---

[۱] الغیبۃ۔ نعمانی۔ ص ۱۵۲۔

ان کی زبان کے خوف سے تقیہ کیا جائے گا۔

سفیانی کا شام سے خروج ہوگا اور یمانی کا یمن سے۔

بیداء (کے بیابان) میں (سفیانی کا لشکر) دھنس جائے گا۔

اہل بیت محمدؐ سے ایک نوجوان رکن اور مقام کے درمیان قتل کیا جائے گا۔ اس کا نام محمد بن حسن "نفس زکیہ" ہوگا۔

آسمان سے ایک پکار (اور ندا) آئے گی کہ حق اس میں اور اس کے شیعوں میں ہے۔

اس وقت ہمارے قائمؑ کا خروج ہے۔

جب وہ خروج کریں گے تو کعبہ سے پیٹھ لگائے ہوں گے۔

ان کی طرف تین سو تیرہ افراد جمع ہوں گے۔

سب سے پہلے جو آپ نطق اور کلام کریں گے وہ یہ آیت ہوگی:

بقية الله خير لكم ان كنتم مومنين۔ (ہودؑ۔ ۸۶)

تمہارے لیے (بقیۃ اللہ) بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔

پھر وہ کہیں گے میں اس کی زمین پر بقیۃ اللہ ہوں۔ اس کی حجت ہوں اور تم پر اس کا خلیفہ ہوں۔

جو بھی آپؑ کو سلام کرے گا وہ کہے گا!

السلام عليك يا بقية الله في ارضه

جب آپؑ کے پاس دہائیوں کی تعداد (دس ہزار کا لشکر) جمع ہو جائے گا تو آپؑ خروج کریں گے۔ چنانچہ زمین میں اللہ عزوجل کے علاوہ (بت وغیرہ میں سے) کوئی معبود باقی نہیں رہے گا۔ مگر یہ کہ اس میں آگ لگ جائے گی اور وہ جل جائے گا۔ یہ ایک طویل غیبت کے بعد ہوگا۔ تاکہ خداوند عالم جان لے کہ غیب میں کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے[1]

۲۰۔ حضرت ابو جعفرؑ نے فرمایا: قائمؑ کے قیام سے پہلے دو ایسی نشانیاں نمودار ہوں گی۔ جو حضرت آدمؑ کے زمین پر آنے سے لے کر اب تک ظاہر نہیں ہوئیں یعنی پندرہ ماہ رمضان کو

---

[1] اکمال الدین ۱/ ۸۴۴

سورج گہن لگے گا اور رمضان کے آخر میں چاند گرہن ہوگا۔

ایک شخص نے کہا یابن رسولؐ اللہ مہینے کے آخر میں سورج گرہن ہوگا اور چاند گرہن پندرہ کو تو ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں تو جو بات کہہ رہا ہے مگر یہ دو نشانیاں ہیں جو ہبوط آدمؑ سے لے کر ابھی تک نہیں ہوئیں۔[1]

۲۱۔ ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قائمؑ (کے ظہور) سے پہلے کا سال بہت زیادہ بارشوں کا سال ہوگا۔ درختوں کے اوپر ہی کھجوریں خراب ہو جائیں گی۔ اس میں شک نہ کرو۔[2]

۲۲۔ ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام نے فرمایا: بنی عباس میں اختلاف کا پڑنا حتمی اور یقینی ہے۔ ماہ رجب میں سفیانی کا خروج حتمی ہے۔ نفس زکیہ کا قتل ہونا حتمی ہے۔

دن کے اول حصے میں آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا جس کو ہر قوم اپنی زبان میں سنے گی کہ یاد رکھو کہ حق علیؑ اور ان کے شیعوں میں ہے۔[3]

۲۳۔ ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم کے قیام سے پہلے یمانی اور سفیانی ہوگا۔ آسمان سے منادی ندا کرے گا۔

بیداء میں دھنسنا ہوگا۔ اور نفس زکیہ قتل ہوگا۔[4]

۲۴۔ ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قائمؑ کے قیام کرنے سے پہلے لوگوں پر شدید خوف، فتنہ اور فساد چھایا ہوگا۔ زلزلے اور مصیبت اور بلا میں لوگ گرفتار رہوں گے۔ اس سے پہلے طاعون اور وبائیں ہوں گی۔ مغرب میں قاطع تلوار (جنگ و جدال) ہوگی۔ لوگوں میں شدید قسم کا اختلاف ہوگا جس کی وجہ سے دین

---

[1] البحار ۱۶۱/۱۱۳۔

[2] الغیبۃ شیخ طوسیؒ ۲۸۸

[3] الخرائج والجرائح۔ الفصل العشرون

[4] اکمال الدین ۲/۳۶۲

میں تفرقہ پڑے گا اور لوگوں کی حالت میں تبدیلی اور تغیر ہوگا۔

لوگوں کی شدت وسختی، ان کی دیوانگی اور ایک دوسرے کے نگل جانے کو دیکھ کر صبح شام آپؑ کے قیام کی تمنا کی جائے گی

چنانچہ جب بھی آپؑ کا خروج ہو وہ اس وقت ہوگا جب لوگ فرج دکشائش سے مایوس اور ناامید ہوں گے۔

طوبیٰ اور خوشخبری ہے اس کے لیے جو آپؑ کا ادراک کرے گا اور آپ کے اعوان وانصار میں سے ہوگا۔

ہر قسم کی ہلاکت اور ویل ہے اس کے لیے جو آپ سے دور ہوگا اور آپؑ کا مخالف ہوگا۔ آپ کے امر خلافت کے خلاف ہوگا اور آپؑ کے اعداء اور دشمنوں میں سے ہوگا۔[1]

۲۵۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ کسی شخص نے ابوعبداللہؑ سے سوال کیا کہ آپؑ کے قائمؑ کب ظہور کریں گے تو آپؑ نے فرمایا:

جب گمراہی زیادہ ہو جائے گی اور ہدایت کم ہوگی۔

یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا: ماہ رمضان کی تیئسویں رات قائمؑ کے نام کی منادی ہوگی۔ آپؑ عاشور کے دن قیام کریں گے۔[2]

۲۶۔ ابوعبداللہ صادقؑ نے فرمایا:

قائمؑ کے قیام سے پہلے لوگوں کو گناہوں سے روکا جائے گا:

اس آگ کے ذریعے جو آسمان میں ظاہر ہوگی۔

بغداد میں زمین کے دھنس جانے سے۔

شہر بصرہ میں زمین کے دھنسنے سے، وہاں گھروں کے برباد ہوتے اور ان گھروں میں رہنے والوں کے نابود ہونے سے، اور اہل عراق کو ایسے خوف کے لاحق ہونے سے جس سے

---

[1] الزام الناصب - ۲/۱۶۲، از عوالم

[2] کشف الاستار ص ۱۸۱۔

ان کو قرار نہیں ہوگا۔[1]

۲۷۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

قائمؑ کے قیام اور نفس زکیہ کے قتل کے درمیان پندرہ راتوں سے زیادہ مدت نہیں ہوگی۔[2]

۲۸۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

تین افراد یعنی خراسانی، سفیانی اور یمانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینے اور ایک ہی دن ہوگا ان میں یمانی کے جھنڈے کے علاوہ کوئی زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا نہیں ہوگا جو حق کی طرف ہدایت کرے گا۔[3]

۲۹۔ ابوالحسن رضا علیہ السلام سے کسی نے فرج اور کشائش کا وقت دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: کیا اس کی تفصیل چاہتے ہو۔ یا مختصر بتاؤں۔ اس نے عرض کیا مختصراً فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ جب قیس کے جھنڈے مصر میں اور کندہ کے جھنڈے خراسان میں لہرائیں گے۔[4]

۳۰۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

فرج و کشائش کی علامات میں سے ایک وہ حادثہ ہے جو حرمین کے درمیان رونما ہوگا۔ راوی نے عرض کیا وہ حادثہ کیا ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا: تعصب جو حرمین کے درمیان رونما ہوگا اور فلاں شخص فلاں کی اولاد میں سے پندرہ سرداروں کو قتل کرے گا۔[5]

۳۱۔ محمد بن بشیر کہتا ہے کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ معاملہ طویل ہوگیا ہے آخر یہ کب تک ہوگا۔ محمد بن حنفیہ نے اپنے سر کو حرکت دی اور کہا کہ کب ہوگا؟ ابھی تک تو زمانے نے ستایا ہی نہیں۔ کب ہوگا؟ ابھی تک تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر زیادتی اور سختی نہیں کی۔ کب

---

[1] منتخب الاثر۔ ص ۴۴۲۔ از الارشاد

[2] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ۔ ۲۸۶

[3] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۶

[4] الخرائج والجرائح۔ الفصل العشرون۔

[5] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۷

ہوگا؟ ابھی تک تو بادشاہ نے ظلم وستم ہی نہیں کیا، کب ہوگا؟ ابھی تک زندیق اور منکرِ خدا نے قزوین میں قیام ہی نہیں کیا جو اس کے پردوں کو پھاڑے گا اور اس سے نکلنے کو کفر قرار دے گا اور اس کی فصیل کو بدل دے گا۔ اس کی رونق اور حسن کو ختم کر دے گا جو اس سے بھاگے گا اس کو پالے گا۔ جو اس سے جنگ کرے گا اس کو قتل کرے گا۔ جو اس سے الگ ہوگا وہ فقیر و محتاج ہو جائے گا۔ جو اس کی پیروی کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

حتیٰ کہ دو رونے والے کھڑے ہوں گے۔ ایک اپنے دین پر رونے والا اور دوسرا اپنی دنیا پر رو رہا ہوگا۔[۱]

۳۲۔ ابورزین سے روایت ہے، عمار بن یاسر نے کہا کہ مہدیؑ کی علامات یہ ہیں:

جب ترک تم پر تسلط جما لیں گے، تمہارا وہ خلیفہ جو مال جمع کرے گا وہ مر جائے گا اور چھوٹا بچہ خلیفہ بن جائے گا۔ دو سال بعد اس کی بیعت توڑ دی جائے گی۔

دمشق کی مسجد کے مغربی حصے میں زمین دھنس جائے گی۔

شام میں تین افراد خروج کریں گے۔

اہل مغرب مصر کی طرف خروج کریں گے تو وہ سفیانی کی امارت اور حکومت ہوگی۔[۲]

۳۳۔ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ مہدیؑ خروج نہیں کریں گے جب تک سورج کے ساتھ ایک آیت و نشانی طلوع نہ کرے۔[۳]

۳۴۔ عبداللہ بن عمر نے کہا:

بیداء میں لشکر کا زمین میں دھنس جانا مہدیؑ کے خروج کی علامت ہے۔[۴]

۳۵۔ سعید بن جبیر نے کہا:

---

[۱] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۴۔

[۲] الملاحم والفتن ۳۵

[۳] الملاحم والفتن۔ ۱۲۲

[۴] الملاحم والفتن۔ ۵۰۔

جس سال مہدیؑ قیام کریں گے اس میں چوبیس بارشیں ہوں گی۔ ان بارشوں کا اثر اور برکت نظر آئے گی۔[۱]

۳۶۔ سعید بن مسیب نے کہا:

شام میں ایک فتنہ کھڑا ہوگا۔ جب وہ ایک طرف سے رکے گا تو دوسری طرف برپا ہوگا۔ وہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی ندا دے گا: بیشک تمہارا امیر فلاں ہے۔[۲]

۳۷۔ کعب الاحبار نے کہا:

مہدیؑ کے خروج سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک (دمدار) ستارہ طلوع کرے گا۔ اس کی دُم سے روشنی نکلے گی۔[۳]

۳۸۔ شیخ مفید رحمۃ اللہ نے کہا:

آثار میں مہدی علیہ السلام کے قیام کے زمانے کی علامات کا ذکر آیا ہے۔ کچھ ان واقعات کا تذکرہ ہے جو آپؑ کے قیام سے پہلے ہوں گے:

سفیانی کا خروج، حسینی کا قتل، ملک میں بنی عباس کا اختلاف اور جھگڑا۔ پندرہ رمضان کو سورج گرہن اور آخر ماہ رمضان میں خلاف عادت، چاند گرہن۔ بیداء میں زمین کا دھنسنا۔ مشرق اور مغرب میں زمین کا دھنس جانا۔ زوال سے لے کر عصر کے وسط تک سورج کا رک جانا۔ مغرب سے اس کا طلوع کرنا۔ نفس زکیہ کا ستر صالح افراد کے ساتھ کوفہ کی پشت کی جانب قتل ہو جانا۔ رکن اور مقام کے درمیان ایک ہاشمی کا ذبح ہونا۔ مسجد کوفہ کی دیوار کا گر جانا۔ خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا آگے بڑھنا۔ یمانی کا خروج۔ مصر میں مغربی کا خروج کرنا اور اس کا شامات پر حاکم بن جانا۔ ترکوں کا الجزیرہ میں اترنا۔ روم کا رملہ میں اترنا۔ مشرق میں ایک ستارے کا طلوع ہونا جو چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا پھر وہ ٹیڑھا

---

[۱] الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ۲۸۵۔

[۲] الملاحم والفتن۔ ۲۶

[۳] کشف الاستار ۱۳۶

ہو گا اس طرح کہ قریب ہو گا کہ دونوں کنارے مل جائیں۔

آسمان میں ایک سرخی ظاہر ہوگی جو اس کے اطراف میں پھیل جائے گی۔

مشرق کے طول میں ایک آگ ظاہر ہوگی جو تین دن یا ۷ دن تک فضا میں رہے گی

عرب بے لگام ہو کر شہروں پر قبضہ کرلیں گے اور عجم کے تسلط سے نکل جائیں گے۔ اہل

مصر اپنے سربراہ کو قتل کردیں گے۔ شام تباہ ہو جائے گا۔ اس میں تین مختلف جھنڈے ہوں گے

قیس اور عرب کے جھنڈے مصر کی طرف نکلیں گے۔ جھنڈے ہوں گے۔ قیس اور عرب کے

جھنڈے مصر کی طرف نکلیں گے۔ کندہ کے جھنڈے خراسان کی جانب اور مغرب کی طرف سے

گھوڑے آئیں گے جو حیرہ کے سامنے باندھے جائیں گے۔ اس کی طرف مشرق سے سیاہ جھنڈے

بڑھیں گے۔

فرات میں سیلاب آئے گا یہاں تک کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی داخل ہو جائے گا ساٹھ

جھوٹے افراد خروج کریں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ آل ابو طالب سے بارہ افراد اپنی امامت

کی طرف دعوت دیں گے۔

بنی عباس کے شیعوں میں سے ایک عظیم القدر شخص کو جلولا اور جانقین کے درمیان جلا

دیا جائے گا۔

کرخ کے قریب بغداد میں پل بنے گا۔ وہاں دن کے پہلے حصے میں سیاہ آندھی اور زلزلہ

آئے گا۔ حتیٰ کہ اس کا بڑا حصہ زمین میں دھنس جائے گا۔ یہ اہل عراق اور اہل بغداد کو اپنی لپیٹ

میں لے گا۔ فوری موت واقع ہوگی اور مالوں جانوں اور پھلوں کا بڑا نقصان ہوگا۔ ٹڈی دل

وقت، بے وقت حملے کرے گا۔ اس کے نتیجے میں زراعت اور غلوں کو بہت نقصان پہنچے گا۔

عجم میں دو صنفوں میں اختلاف ہوگا۔ آپس میں بہت خون بہے گا۔ غلام اپنے آقاؤں

کی اطاعت چھوڑ دیں گے اور ان کو قتل کریں گے۔

اہل بدعت میں سے ایک قوم مسخ ہوگی یہاں تک کہ بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے

غلام اپنے آقاؤں کے شہروں پر قبضہ کرلیں گے۔

آسمان سے ایک ندا آئے گی جس کو ساری دنیا کے لوگ سنیں گے۔ ہر شخص اپنی اپنی زبان

میں سنے گا۔

سورج میں ایک چہرہ اور سینہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگا۔

مردے اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور دنیا کی طرف پلٹیں گے۔ ایک دوسرے سے اپنا تعارف کرائیں گے۔ ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔

یہ سلسلہ چوبیس متصل بارشوں پر ختم ہوگا۔ ان بارشوں سے مردہ زمین دوبارہ زندگی پائے گی۔ اس کی برکتیں نظر آئیں گے۔

پھر حضرت مہدیؑ کے شیعوں سے جو حق کا اعتقاد رکھتے ہوں گے ہر قسم کی آفت اور مصیبت زائل ہو جائے گی۔

اس وقت ان کو مکہ میں آپؑ کے ظہور کا پتہ چل جائے گا۔ وہ آپؑ کی طرف آپؑ کی نصرت کے لیے متوجہ ہوں گے۔ جیسا کہ اس بارے میں روایات آئی ہیں۔

پھر شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کہا: ان احادیث میں سے بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں خدا بہتر جانتا ہے کہ ان میں کون سی کیا ہیں۔ ہم نے سب کا ذکر کر دیا ہے۔ جس طرح کہ احادیث اور روایات آئی ہیں اور آثار منقولہ کے اندر موجود ہیں۔

اللہ سے ہم اعانت چاہتے ہیں اور اسی سے توفیق کا سوال کرتے ہیں۔[1]

---

[1] الارشاد۔ ص ۳۸۵

آپؑ کی کچھ دعائیں

دعا آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی خصوصیات میں سے ہے۔ آپؑ حضرات سے جتنی دعائیں اور اوراد منقول ہیں وہ کسی اور سے نہیں ملتے۔

استاد سید الاہل نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھی اس صنعت۔۔۔ یعنی صنعتِ دعا پر اہل بیت سے زیادہ قدرت نہیں رکھتا۔ [1]

یہ دعائیں معرفت کے خزانے ہیں اور کمال اور علوم کے آداب اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ ہمارے لیے "صحیفہ سجادیہ" ہی کافی ہے، یہ ایسے علوم و فنون پر حاوی ہے جن پر اس کے علاوہ کوئی کتاب حاوی نہیں۔

یہاں ہم بعض وہ دعائیں اور اذکار تحریر کر رہے ہیں جو قائم آل بیتؑ سے منقول ہیں:

۱۔ آپ سے منقول دعائے حاجت۔

اللهم ان اطعتك فالمحمدة لك، وان عصيتك فالحجة لك منك الروح ومنك الفرج، سبحان من انعم وشكر، سبحان من قدر وغفر، اللهم ان كنت قد عصيتك فاني قد اطعتك فی احب الاشياء وهو الايمان بك، لم اتخذ لك ولدا، ولم ادع لك شريكا، منا منك به علی. لا منا منی به عليك، وقد عصيتك يا الهی علی غير وجه المكابرة، ولا الخروج عن عبوديتك، ولا الجحود لربوبيتك، ولكن اطعت هوای وازلنی

---

[1] جعفر بن محمد، تصنیف سید الاہل۔ ص ۸۴

الشیطان فلك الحجة علی والبیان فان تعذ بنی فبذنوبی غیر ظالم وان تغفر لی وترحمنی فانك جواد کریم۔ یاکریم یاکریم (حتی ینقطع النفس) یا امنا من کل شیٔ وکل شیٔ منك خائف حذرا سئلك بامنك من کل شیٔ وخوف کل شیٔ منك ان تصلی علی محمد وال محمد وان تعطینی امانا لنفسی واھلی وولدی وسائر ما انعمت به علی حتی لا اخاف احدا ولا احذر من شیٔ ابدا انك علی کل شیٔ قدیر۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ یا کافی ابراھیم نمرود ویا کافی موسی فرعون اسئلك ان تصلی علی محمد وال محمد ان تکفینی شر فلان بن فلان۔
(ثم یسجد ویسال حاجته)[1]

ترجمہ:

خدایا اگر میں تیری اطاعت کروں تو اس میں تو لائق تعریف ہے۔ اگر میں تیری نافرمانی کروں تو حجت اور دلیل تیرے ساتھ ہے۔ تیری ہی طرف سے راحت و آرام اور فرج و کشائش ہے۔ منزہ ہے وہ جس نے انعام و احسان کیا اور قدردانی کی۔ منزہ ہے وہ جو قادر ہونے کے باوجود بخش دیتا ہے۔

خدایا اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے تو میں نے تیری اطاعت محبوب ترین چیز میں کی ہے اور وہ ہے تجھ پر ایمان لانا۔

میں نے تیرے لیے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی تیرا شریک بنا کر کسی کو پکارا۔ یہ تیرا ہی مجھ پر احسان ہے نہ کہ میرا مجھ پر احسان ہے۔

میں نے جو تیری نافرمانی کی ہے تو اے میرے معبود تکبر کر کے اور بڑائی کے احساس کے تحت نہیں۔ نہ تیری عبودیت سے نکلتے ہوئے اور نہ تیری ربوبیت سے نکلتے ہوئے۔ بلکہ

---

[1] منتخب الاثر ۵۲۳ از مہج الدعوات و مکارم الاخلاق۔

میں نے اپنی خواہش کی اطاعت کی ہے اور شیطان نے مجھے پھسلایا ہے، تیری طرف سے مجھ پر حجت قائم ہے اور واضح ہے۔ اگر تو مجھے عذاب کرے تو میرے گناہوں کی وجہ سے ہے اس پر تو ظالم نہیں ہوگا۔ اور اگر تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے تو تو جواد و کریم ہے۔ اے کریم! اے کریم! (یہاں تک کہ سانس رک جائے)

اے وہ جو ہر چیز سے امن دینے والا ہے۔ جس سے ہر چیز ڈرتی ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر چیز سے امن میں ہونے اور ہر چیز سے خوفزدہ ہونے سے جب کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں۔

مجھے امان عطا فرما میرے نفس میں، میرے اہل و عیال و اولاد میں اور ان تمام چیزوں میں جن کا تو نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ یہاں تک کہ میں کسی سے نہ ڈروں اور کبھی بھی کسی چیز سے بچاؤ کی تدبیر نہ کروں۔

بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور بہترین وکیل ہے۔

اے وہ جس نے ابراہیمؑ کی نمرود سے کفایت کی۔ اے وہ جو موسیٰؑ کی کفایت فرعون سے کرنے والا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جبکہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و صلوات بھیجتا ہوں تو فلاں بن فلاں کے شر سے میری کفایت کر۔

(اس کے بعد سجدے میں جائے اور اپنی حاجت کا سوال کرے)

۲۔ آپؑ کی دعائے قنوت۔

اللهم صل على محمد وال محمد واكرم اوليائك بانجاز وعدك وبلغهم درك ما يأملونه من نصرك واكفف عنهم باس من نصب الخلاف عليك وتمرد بمنعك على ركوب مخالفتك واستعان برفدك على فل حدك وقصد لكيدك بايدك ووسعته حلما لتأخذه على جهرة ولستاصله على غرة فانك اللهم قلت وقولك الحق (حتى اذا اخذت الارض زخرفها وازينت) وقلت (فلما اسفونا انتقمنا منهم) وان الغاية عندنا قد

تتاهت، وانا لغضبك غاضبون، وعلى نصر الحق متغاضبون، والى ورود امرك مشتاقون، ولا نجاز وعدك مرتقبون، ولحلول وعيدك باعدائك متوقعون۔ اللهم فاذن بذلك وافتح طرقاته، وسهل خروجه، ووطئ مسالكه، واشرع شرايعه، وايد جنوده، واعوانه، وبادر باسك القوم الظالمين، وابسط سيف نقمتك على اعدائك المعاندين، وخذ بالثار انك جواد مكسار۔ [1]

ترجمہ:

خدایا رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور اپنے اولیاءؑ کا اکرام و اعزاز فرما اپنا وعدہ پورا کرکے، تیری نصرت کی جو وہ امید رکھتے تھے اس سے توان کو اس چیز کے ادراک تک پہنچا۔

ان سے اس کی قوت و شدت کو روک دے، جو تیرے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اور تیری محافظت کی بنا پر جس نے سرکشی کی ہے اور تیری مخالفت کا ارتکاب کیا ہے۔ جس نے تیری عطاو بخشش سے اعانت طلب کی ہے تیری دھار کو کند کرنے کے لیے۔ جس نے تیری ہی دی ہوئی طاقت سے تجھ کو فریب دینے کا قصد کیا ہے۔ تو نے اس کو وسعت دے رکھی ہے حلم و بردباری کی وجہ سے کہ تو علی الاعلان اس کا مواخذہ کرے اور غفلت کی حالت میں اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکے۔

بے شک اے میرے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے:

حتی اذا اخذت الارض زخرفها وازینت۔ (یونس۔۲۴)

یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی فصل کو لے لیا اور ہر زینت سے مزین ہوگئی۔

اور تو نے فرمایا:

فلما اسفونا انتقمنا منهم۔ (زخرف۔۵۵)

---

[1] مکیال المکارم ۲ ۳۲۸۔ منتخب الاثر ۵۲۲، از مہج الدعوات۔

پس جب انہوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان کو سزا دی۔

بے شک ہمارے نزدیک غایت و انتہا ختم ہو گئی ہے۔ ہم تیرے غضب پر غضبناک ہوئے ہیں اور حق کی نصرت پر ایک دوسرے سے غضب کرتے ہیں۔ تیرے دشمنوں پر تیری وعید کے اترنے کی توقع رکھتے ہیں۔

خدایا اس کا اذن فرما، اس کے راستوں کو کھول دے، اس کے خروج کو آسان بنا دے اس کے راستوں کو ہموار بنا دے، اس کے گھاٹوں کو جاری کر دے۔ اس کے لشکر اور اعوان کی تائید فرما۔ ظالم قوم پر اپنا عذاب جلد بھیج۔ اپنے دشمنوں پر اپنے انتقام کی تلوار آگے کر اور بدلہ لے۔ بے شک تو جواد، سخی اور کارساز ہے۔

۳۔ آپؑ کی ایک دعا:

یا نور النور، یا مدبر الامور یا باعث من فی القبور۔ صل علی محمد وال محمد واجعل لی ولشیعتی من الضیق فرجا و من الھم مخرجا واوسع لنا المنھج واطلق لنا من عندك ما یفرج وافعل بنا ما انت اھلہ یا کریم یا ارحم الراحمین [1]

ترجمہ:

اے نور و روشنی کو نور بخشنے والے۔ اے امور کی تدبیر کرنے والے اور جو قبروں میں ہیں ان کو اٹھانے والے، محمدؐ و آل محمدؑ پر اپنی رحمت نازل فرما اور مجھے اور میرے شیعوں کو تنگی اور ضیق سے فرج اور کشائش عطا فرما اور غم اور پریشانی سے نکلنے کی جگہ اور کشادہ کر دے۔ ہمارے لیے کشائش کے راستے اور کھول دے۔ ہمارے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے اے کریم! اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۴۔ تنگی، شدت اور سختی سے نجات پانے کے لیے آپؑ کی ایک دعا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رب اسئلك مددا روحانیا تقوی

---

[1] الجنۃ الواقیہ۔ ازداماذ۔ فصل سادس والعشرون

به قواى الكلية والجزئية حتى اقهر بمبادى نفسى كل نفس قاهرة تنتقبض لى اشارة دقائقها انقباضا تسقط به قويها حتى لا يبقى فى الكون ذو روح الا ونار قهرى قد احرقت ظهوره ياشديد ياذا البطش الشديد ياقاهر يا قهار۔ اسئلك بما اودعته عزرائيل من اسمائك القهرية فانفعلت له النفوس بالقهر ان تودعنى هذا السر فى هذه الساعة حتى الين به كل صعب واذلل به كل منيع بقوتك ياذا القوة المتين۔

سحر کے وقت تین مرتبہ اور صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے۔

اگر معاملہ زیادہ شدت اختیار کر جائے تو اس دعا کے پڑھنے کے بعد تیس مرتبہ کہے:

یارحمٰن یارحیم یا ارحم الراحمین اسئلك اللطف بما جرت به المقادیر [1]

ترجمہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا میں تجھ سے روحانی مدد چاہتا ہوں جس سے میری کلی اور جزوی قوتیں طاقت حاصل کریں یہاں تک کہ میں اپنے نفس کے مبادی سے ہر غالب نفس پر غالب آ جاؤں تاکہ ان کے دقیق اور باریک اشارے میرے لیے سکڑ (کر ناکارہ ہو) جائیں۔ ایسا سکڑ جائیں کہ ان کی قوتیں زائل ہو جائیں۔ حتیٰ کہ عالم کون میں کوئی ذی روح باقی نہ رہے مگر یہ کہ تیرے قہر و غضب کی آگ اس کے ظہور کو جلا کر راکھ کر دے۔ اے شدید۔ اے صاحبِ قوت شدید اے قاہر و غالب۔ اے قہار و غالب ترین تیرے اُن قاہر اسماء جو تو نے عزرائیل کے سپرد کئے ہیں جس کے قہر و غلبہ سے نفوس اس سے اثر قبول کرتے ہیں کے واسطے سے میں تجھ سے سوال

---

[1] مصباح الکفعمی۔ ۳۰۶

کرتا ہوں کہ یہ راز اسی لمحے میرے سپرد کردے تاکہ میں اس سے ہر سخت کو نرم کروں۔ اے پختہ اور محکم قوت والے اس سے مطیع کردے۔ ہر قوی کو اپنی قوت سے۔

اے مہربان! اے رحم کرنے والے، اے سب سے زیادہ رحیم! میں تجھ سے لطف کا سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تقدیریں جاری ہوئی ہیں۔

۵۔ آپؑ کی ایک دعا:

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ یا مالك الرقاب ویا ھازم الاحزاب یا مفتح الابواب یا مسبب الاسباب سبب لنا سببا لا تستطیع له طلبا بحق لا اله الا الله محمد رسول الله صلوات الله علیه وعلی اله اجمعین۔[1]

ترجمہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے گردنوں کے مالک، اے گروہوں کو شکست دینے والے۔ اے دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کو اسباب بنانے والے! ہمارے لیے کوئی ایسا سبب بنا دے کہ جس کی تلاش کی ہم میں استطاعت نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ اجمعین کے صدقے میں:

۶۔ آپؑ کی ایک دعا (یہ دعا آپؑ نے ایک قیدی کو سکھائی تھی جس نے قید سے رہائی پائی)۔

الٰھی عظم البلاء وبرح الخفاء وانکشف الغطاء وانقطع الرجاء وضاقت الارض ومنعت السماء وانت المستعان والیك المشتکی وعلیك المعول فی الشدة والرخاء۔ اللھم صل علی محمد وال محمد اولی الامر الذین فرضت علینا طاعتھم وعرفتنا بذالك منزلتھم۔

---

[1] اعیان الشیعہ ج ۳ / ۵۳۸۔ از مہج الدعوات۔

ففرج عنا بحقهم فرجا عاجلا قريبا كلمح البصر او هو اقرب. يا محمد يا علي يا علي يا محمد اكفياني فانكما كافيان وانصراني فانكما ناصران يا مولانا يا صاحب الزمان الغوث الغوث الغوث. ادركني ادركني ادركني. الساعة الساعة الساعة. العجل العجل العجل يا ارحم الراحمين بحق محمد واله الطاهرين [۱]

ترجمہ:

اے میرے اللہ مصیبت عظیم ہوگئی ہے۔ مخفی چیز کھل کر سامنے آگئی ہے، پردہ ہٹ گیا ہے، امید ختم ہوگئی ہے، زمین تنگ ہوگئی ہے، آسمان نے اپنی مدد روک لی ہے۔ تو ہی ہے جس سے مدد مانگی جاسکتی ہے۔ تجھ ہی سے شکایت کی جاسکتی ہے۔ شدت اور کشائش میں تجھ ہی پر اعتماد اور بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ خدایا محمدؐ و آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما، وہ صاحبان امر جن کی اطاعت تو نے ہم پر فرض کی ہے۔ اسی سے ہم کو ان کی قدر و منزلت پہچنوائی ہے ان کے صدقے میں ہم کو جلد اور قریبی فرج و کشائش عطا فرما جو آنکھ جھپکنے سے بھی زیادہ قریب ہو۔

اے محمدؐ! اے علیؑ! اے محمدؐ! اے علیؑ! آپ دونوں میری کفایت کریں۔ آپ دونوں ہی میرے لیے کفایت کرنے والے ہیں۔ آپ دونوں میری مدد کریں۔ آپ دونوں ہی میرے ناصر و مددگار ہیں۔ اے میرے مولا۔ اے صاحب الزمان مدد! مدد! مدد! ہر وقت میری خبر لیں ہر وقت مجھ تک پہنچیں۔ ہر وقت میری مدد کریں۔ اسی لمحے! اسی لمحے! اسی لمحے! جلد، جلد، جلد اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ کے صدقے میں۔

۷۔ آپؑ کی ایک دعا:

اللهم ارزقنا توفيق الطاعة وبعد المعصية وصدق النية

---

[۱] البلد الامین۔ ۵۲۱

وعرفان الحرمة واکرمنا بالھدی والاستقامة وسدد السنتنا بالصواب والحکمة واملاقلوبنا بالعلم والمعرفة وطھربطوننا من الحرام والشبھة واکفف ایدینا عن الظلم والسرقة و اغضض ابصارنا عن الفجور والخیانة واسدد اسماعنا عن اللغو والغیبة وتفضل علی علمائنا بالزھد والنصیحة وعلی المتعلمین بالجھد والرغبة وعلی المستمعین بالاتباع و الموعظة وعلی مرضی المسلمین بالشفاء والراحة وعلی موتاھم بالرافة والرحمة، وعلی مشایخنا بالوقار والسکینة وعلی الشباب بالانابة والتوبة وعلی النساء بالحیاء والعفة وعلی الاغنیاء بالتواضع والسعة وعلی الفقراء بالصبر والقناعة وعلی الغزاة بالنصر والغلبة وعلی الاسراء بالخلاص والراحة وعلی الامراء بالعدل والشفقة وعلی الرعیة بالانصاف وحسن السیرة و بارك للحجاج والزوار فی الزاد والنفقة واقض ما اوجبت علیھم من الحج العمرة. بفضلك ورحمتك یاارحم الراحمین[1]

ترجمہ:

خدایا اطاعت کی توفیق، معصیت سے دوری، سچی نیت اور جن حقوق اللہ کی رعایت لازم ہے ان کا عرفان عطا فرما۔ ہم کو ہدایت اور استقامت کرامت فرما۔ ہماری زبانوں کو صواب اور حکمت سے درست فرما۔ ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے بھر دے۔ ہمارے شکموں کو حرام اور شبہ (کی روزی) سے پاک رکھ۔ ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری سے روک دے۔ ہماری آنکھوں کو فجور اور خیانت سے بند رکھ۔ ہمارے کانوں کو لغو باتیں اور غیبت سننے سے محفوظ رکھ۔

---

[1] المصباح الکفعمی۔ ۲۸۱

ہمارے علماء پر زہد و تقویٰ اور خلوص و نصیحت کا، طالب علموں پر جد و جہد اور رغبت کا سننے والوں پر پیروی کرنے اور وعظ و پند حاصل کرنے کا، بیمار مسلمانوں پر شفاء اور راحت کا، مسلمان مُردوں پر شفقت و مہربانی و رحمت کا، ہمارے بوڑھوں پر سکینہ و وقار کا، ہمارے جوانوں پر توبہ اور انابت کا، ہماری عورتوں پر حیاء اور عفت کا، اغنیاء پر تواضع اور وسعت رزق کا فقراء پر صبر و قناعت کا، غازیوں پر نصرت اور غلبے کا، قیدیوں پر رہائی اور راحت و آرام کا حاکموں پر عدل و شفقت کا اور رعایا پر انصاف اور اچھی سیرت کا لطف و تفضل فرما۔ حجاج و زائرین کے زادِ راہ اور نفقہ میں برکت عطا فرما۔ جو حج و عمرہ ان پر فرض کیا ہے اس کے پورا کرنے کی اپنے فضل و رحمت سے توفیق عطا فرما! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۸۔ آپؑ کی ایک دعا:

اللھم بحق من ناجاك و بحق من دعاك فی البر و البحر صل علی محمد و اله۔ و تفضل علی فقراء المؤمنین و المؤمنات بالغنی و السعة و علی مرضی المؤمنین و المؤمنات بالشفاء و الصحة و الراحة و علی احیاء المؤمنین و المؤمنات باللطف و الکرامة و علی اموات المؤمنین و المؤمنات بالمغفرة و الرحمة و علی غرباء المؤمنین و المومنات بالرد الی اوطانهم مسالمین غانمین بحق محمد و اله اجمعین [1]

ترجمہ:

خدایا اس کے حق کی قسم جس نے تجھ سے خشکی اور سمندر میں مناجات کی اور دعا کی محمدؐ آل محمدؐ پر صلوات بھیج۔ فقراء مومنین و مومنات پر تونگری اور وسعت، مریض مومنین و مومنات پر شفا، صحت اور راحت، زندہ مومنین و مومنات پر لطف و کرامت، مردہ مومنین و مومنات پر مغفرت و رحمت، غرباء مومنین و مومنات پر ان کے وطنوں کو سلامتی اور غنیمت کے ساتھ

---

[1] مصباح الکفعمی۔ ۳۰۶۔

لوٹنے کا فضل ولطف وکرم فرما، محمدؐ وآلؑ محمدؐ سب کے حق کے صدقے میں۔

۹۔ حاجت کے لیے آپؑ کی ایک دعا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انت اللہ الذی لا الہ الا انت مبدیٔ الخلق ومعیدھم، وانت اللہ الذی لا الہ الا انت مدبر الامور وباعث من فی القبور وانت اللہ الذی لا الہ الا وارث الارض ومن علیھا۔ اسئلک باسمک الذی اذا دعیت بہ اجبت واذا سئلت بہ اعطیت۔ واسئلک بحق محمد واھل بیتہ وبحقھم الذی اوجبتہ علی نفسک ان تصلی علی محمد وال محمد وان تقضی لی حاجتی الساعۃ الساعۃ یاسیداہ یامولاہ یاغیاثاہ۔ اسئلک بکل اسم سمیت بہ نفسک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تصلی علی محمد وال محمد وان تعجل خلاصنا من ھذہ الشدۃ یامقلب القلوب والابصار یاسمیع الدعاء انک علی کل شیٔ قدیر برحمتک یاارحم الراحمین [۱]

ترجمہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تو وہ معبود ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو مخلوق کی ابتداء کرنے والا اور ان کو دوبارہ لانے والا ہے۔ تو وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئی اللہ نہیں۔ تو امور کی تدبیر کرنے والا جو قبروں میں ہیں ان کو اٹھانے والا۔ تو وہ اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں جو زمین اور اس پر رہنے والوں کا وارث ہے۔

میں تجھ سے تیرے اس نام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نام سے جب تجھ کو پکارا جاتا ہے تو تو جواب دیتا ہے اور جب اس نام سے تجھ سے سوال کیا جاتا ہے تو تو

---

[۱] منتخب الاثر ص ۵۲۱ - از الکلم الطیب۔

عطا کرتا ہے۔ میں تجھ کو محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، ان سے اس حق کا جو تو نے خود اپنے اوپر واجب اور ضروری قرار دیا ہے، محمد و آل محمد پر درود و رحمت نازل فرما اور میری حاجت اسی لمحے، اسی لمحے پوری کر دے، اے میرے آقا و مولا اور میرے مددگار۔

میں تجھ سے ہر اس نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے اور جس کو علم غیب میں تو نے اپنے یہاں ترجیح دی ہے محمد و آل محمد پر صلوات بھیج اور ہمیں اس شدت و سختی سے چھٹکارا دینے میں جلدی فرما۔

اے دلوں اور نظروں کو پھیرنے والے۔ اے دعا کو سننے والے، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اپنی رحمت کے ساتھ۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

آپؑ کے بعض خطوط

اس باب میں ہم امام مہدی علیہ السلام کے بعض ان خطوط کو پیش کریں گے جو آپؑ نے اپنے شیعوں اور دوستوں کو بھیجے تھے۔ ان میں سے کچھ تو مسئلوں کے جواب ہیں جو آپؑ کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے۔ کچھ وہ ہیں جو آپؑ نے اپنے مخلص انصار و اعوان کو خط لکھے تھے۔ ان خطوط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا اپنے شیعوں سے تعلق برقرار رہتا تھا اور آپؑ ان کے معاملات پر مطلع رہتے اور ان کے حالات سے واقف تھے۔

ان خطوط میں سے چند یہاں تحریر کیے جا رہے ہیں:

۱۔ آپؑ کا محمد بن ابراہیم بن مہزیار کے نام خط:

تمہارے اطراف میں رہنے والے ہمارے موالیوں کے بارے میں جو کچھ تم نے تحریر کیا ہے وہ ہم نے سمجھ لیا۔ ان سے کہو کہ کیا تم نے اللہ عزوجل کو یہ کہتے نہیں سنا:

یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء - ۵۹)

ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

کیا خداوند تعالےٰ نے قیامت تک کے لیے حکم نہیں دیا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے لیے پناہ گاہیں قرار دی ہیں جن کی طرف تم پناہ لیتے ہو، نشان راہ قرار دیئے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرتے ہو۔ یہ آدم علیہ السلام سے لے کر یہاں تک ماضی میں ظاہر ہوئے (گذرے ہوئے یعنی امام حسن عسکری) صلوات اللہ علیہ جب کوئی نشان غائب ہوا تو دوسرا نشان ظاہر ہوا۔ جب کوئی ستارہ غروب ہوا تو دوسرا ستارہ طلوع ہوا

جب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کو قبض کیا تو تم کو گمان ہوا کہ اللہ عزوجل نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان سبب منقطع کر دیا۔ مگر ایسا قطعی نہیں ہوا اور نہ ایسا ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی اور اللہ عزوجل کا امر ظاہر ہوگا جس کو وہ لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

اے محمد بن ابراہیم جس چیز کو میں نے پیش کیا ہے اس میں شک نہیں ہونا چاہیئے بے شک اللہ تعالیٰ زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑتا۔[۱]

۲۔ ابو جعفر عمری کے والد کی تعزیت کے لیے آپؑ کا خط:

انا للہ وانا الیہ راجعون (بقرہ۔۱۵۶)

ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی جانب ہم کو پلٹ کر جانا ہے۔

تمہارے باپ نے اس کے امر کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کی قضا پر راضی رہتے ہوئے سعادتمندی کی زندگی بسر کی اور قابل تعریف حالت میں اس دنیا سے گئے۔ خداوند تعالیٰ ان پر رحمت کرے اور ان کو اپنے اولیاء اور ائمہ علیہم السلام سے ملحق کر دے۔ کیونکہ وہ ان کے امر میں ہمیشہ جدوجہد اور کوشش کرتے رہے۔ اس بات میں کوشاں رہے جو ان کو اللہ عزوجل اور انؑ کے قریب کرے۔ خدا ان کے چہرے کو تروتازہ رکھے اور ان کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔

یہ بھی اسی خط کا حصہ ہے) خدا تجھے ثواب جزیل دے اور تجھے اچھی تسلی اور تشفی دے۔ (جہاں) تجھے تکلیف پہنچی ہے۔ (وہاں) مجھے بھی تکلیف پہنچی ہے۔ تجھے بھی اس کی جدائی سے رنج ہوا ہے اور مجھے بھی۔ خدا اس کی بازگشت میں اس کو خوش رکھے۔ اس کے کمال سعادت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے جیسا بیٹا دیا جو اس کے بعد اس کا جانشین اور اس کے امر و معاملہ میں اس کا قائم مقام بنے گا۔[۲]

۳۔ اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عثمان عمریؓ سے اس خط کے

---

[۱] منتخب الاثر۔ ۳۸۳

[۲] منتخب الاثر ۳۹۵

بارے میں سوال کیا جس میں میں نے بعض مشکل مسائل دریافت کیے تھے۔ پھر توقیع وارد ہوئی ہمارے مولا صاحب الزمان علیہ السلام کے اپنے خط کے ساتھ:

باقی رہا وہ جو تم نے سوال کیا ہے خدا تم کو رشد و ہدایت دے اور ثابت قدم رکھے۔ جو ہمارے خاندان والے اور چچا کے بیٹے جو میرا انکار کرتے ہیں ان کے بارے میں تم جان لو کہ اللہ عزوجل اور کسی فرد کے درمیان کوئی قرابت نہیں۔ چنانچہ جو میرا انکار کرے وہ مجھ سے نہیں اور اس کا راستہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کا راستہ ہے۔

اب رہا میرے چچا جعفر کا راستہ تو وہ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کا راستہ ہے۔

فقاع (جو کی شراب) کا پینا حرام ہے۔ اور سلماب میں کوئی ہرج نہیں۔

تمہارے اموال ہم کو قبول نہیں مگر اس لیے کہ تم پاک رہو۔ جو چاہے اتصال پیدا کرے اور جو چاہے الگ ہو جائے۔ جو کچھ خدا نے مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو دیا ہے

اب رہا ظہور فرج تو یہ اللہ تعالےٰ ذکرہ، کے اختیار میں ہے۔ جو لوگ اس کا وقت مقرر کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام قتل نہیں کیے گئے تو یہ کفر، تکذیب اور گمراہی ہے۔

نئے پیدا ہونے والے واقعات کے سلسلے میں ہماری حدیث کی روایت کرنے والوں کی طرف رجوع کرو، کیونکہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں ان پر اللہ کی حجت ہوں۔

محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ وعن ابیہ (خدا ان سے اور ان کے باپ سے راضی رہے) میرے ثقہ اور قابل وثوق ہیں۔ ان کی تحریر اور خط میرا خط ہے۔ اب رہے محمد بن علی بن مہزیار تو اللہ تعالےٰ عنقریب ان کے دل کی اصلاح کرے گا اور ان کے شک کو دور کرے گا۔

وہ جو تم نے ہم کو بھیجا ہے وہ ہمارے نزدیک قابل قبول نہیں مگر جو پاک و طاہر ہے۔

گانے والی کی اجرت حرام ہے۔

محمد بن شاذان بن نعیم ہم اہل بیتؑ کے شیعوں میں سے ایک ہے۔

ابو الخطاب محمد بن ابو زینب الاجدع بھی ملعون ہے اور اس کے ساتھی بھی ملعون ہیں ان کے نظریئے اور عقیدے والوں کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ کیونکہ میں اور میرے آباؤ اجداد علیہم السلام اس سے بری اور بیزار ہیں۔

وہ لوگ جو ہمارے اموال میں خلط ملط کرتے ہیں تو جو اس میں کسی چیز کو حلال سمجھے اور کھائے وہ جہنم کی آگ کھا رہا ہے۔

اب رہا خمس تو وہ ہمارے شیعوں کے لیے مباح ہے اور ہمارے امر کے ظہور تک ان کے لیے حلال ہے[1] تاکہ ان کی ولادت پاکیزہ ہو اور اس میں خبث اور پلیدگی نہ آئے۔

اب رہی ان لوگوں کی ندامت اور پشیمانی جنہوں نے اللہ عزوجل کے دین میں شک کیا اس چیز کے ذریعے جس سے انہوں نے ہم سے وصل کیا تو جو معافی طلب کرے ہم اس کو معاف کرتے ہیں۔ ہاں شک میں رہنے والوں کے کسی صلے کی ہم کو ضرورت نہیں۔

اب رہی غیبت کی وجہ اور علت تو اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

یاایھا الذین آمنوا لا تسالوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم۔ (المائدہ۔ ۱۰۱)

اے ایمان والو ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تمہارے لیے ظاہر ہوں تو تم کو بری لگیں۔

میرے آباء علیہم السلام میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا کہ جس کی گردن میں ان کے زمانے کے طاغوت سے مسالمت اور مصالحت کی رسی نہ تھی۔ مگر میں جب خروج کروں گا تو کسی طاغوت سے مسالمت اور مصالحت کی رسی میری گردن میں نہیں ہوگی۔

اب رہا میری غیبت میں مجھ سے استفادہ کرنے کا ذریعہ تو وہ سورج سے اس وقت

---

[1] فقہا کے نزدیک اس خمس سے مراد ان چیزوں کا خمس ہے جو دوسرے لوگوں سے لی جائیں جو خمس کے قائل نہیں ہیں، تو ان کا استعمال جائز ہے (مترجم)

استفادہ کرنے کے مثل ہے جب اس کو بادل آنکھوں سے اوجھل کردے۔

بے شک میں اہل زمین کے لیے امان ہوں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں۔

لایعنی چیزوں کے بارے میں سوالات کا دروازہ بند کردو اور جس چیز کی تمہارے لیے کفایت کی گئی ہے اس میں تکلف نہ کرو۔

تعجل فرج کی دعا زیادہ کیا کرو کیونکہ یہی تمہاری فرج وکشائش ہے۔

تم پر سلام ہو اے اسحاق بن یعقوب اور اس پر جو ہدایت کی اتباع اور پیروی کرے [1]

۴۔ شیخ موثق ابو عمر عامری رحمہ اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ ابن ابو غانم قزوینی اور شیعوں کی ایک جماعت میں خلف (امام حسن عسکریؑ کے جانشین) کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ابن ابو غانم نے ذکر کیا کہ جب ابو محمدؑ اس دنیا سے چلے گئے تو آپؑ کا کوئی جانشین نہیں تھا۔ انہوں نے اس بارے میں ایک خط لکھ کر ناحیہ (امام زمانہ) کی جانب بھیجا اور اس میں اس اختلاف کا ذکر کیا۔

ان کے خط کا جواب آنجناب (سلام اللہ علیہ و آبائہ) کے خط و تحریر میں وارد ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ ہم کو اور تم کو فتنوں سے عافیت میں رکھے اور ہم کو اور تم کو روح یقین بخشے اور ہم کو اور تم کو بری بازگشت سے پناہ دے۔

تحقیق تم میں سے ایک جماعت کی دین میں شک کی مجھ تک خبر پہنچی۔ اس میں والیان امر کے متعلق جو شک اور حیرت موجود ہے اس کا غم وغصہ ہم کو تمہارے لیے ہوا نہ کہ اپنے لیے۔ ہم کو تمہارے بارے میں برا لگا نہ کہ ہمارے اپنے بارے میں کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے ہم کو اس سے قطعی گھبراہٹ نہیں کہ کون ہم سے کٹ گیا۔

ہم اپنے پروردگار کی صنعت ہیں اور باقی مخلوق ہماری صنعت (یعنی ہماری وجہ سے

---

[1] اکمال الدین ۲/ ۱۶۲

ہیں) اے لوگو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ شک و ریب میں پڑے جاتے ہو اور حیرت میں اوپر نیچے ہوتے ہو۔

کیا تم نے اللہ عزوجل کا فرمان نہیں سنا:

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ (المائدہ-۱۰۱)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

تمہارے گذرے ہوئے ائمہؑ کے بارے میں — آثار میں ان پر ہونے والے جو کچھ حوادث اور واقعات آئے ہیں وہ تم کو معلوم نہیں۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خداوند تعالےٰ نے کس طرح تمہارے لیے پناہ گاہیں قرار دی ہیں اور نشان راہ بنائے ہیں جن سے تم ہدایت پاتے ہو۔ آدمؑ سے لے کر ماضی (امام حسن عسکریؑ) کے ظہور تک جب بھی کوئی نشان غائب ہوا تو دوسرا نشان ظاہر ہوا جب ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا ستارہ نکل آیا۔

جب اللہ نے ان کی روح کو اپنی طرف قبض کیا تو تم خیال کرنے لگے کہ اللہ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان سبب کو منقطع کر دیا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

اللہ کا امر ظاہر ہو کر رہے گا جب کہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں گے۔

بے شک گذرنے والے (امام حسن عسکریؑ) سعید و فقید ہو کر اپنے آباء و اجداد کے طریقے پر چلے گئے جس طرح ایک نعل اپنے دوسرے کے سامنے ہوتا ہے۔ ہم میں ان کی وصیت اور ان کا علم ہے اور ان ہی (امام عسکریؑ) سے ان کا خلف اور جانشین ہے جو ان کی جگہ پُر کئے ہوئے ہے۔

ان کے مقام و جگہ کے سلسلے میں ہم سے نہیں جھگڑے گا مگر جو ظالم ہوگا اور میرے علاوہ نہ کوئی دعویٰ کرے گا مگر وہ جو منکر اور کافر ہوگا۔

اگر یہ نہ ہوتا کہ امر خدا مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اس کا راز ظاہر نہیں ہوتا۔ تو پھر ہمارے حق میں سے تمہارے لیے وہ کچھ ظاہر ہو سکتا جس سے تمہاری عقلیں حیران ہو جاتیں اور تمہارے شکوک وشبہات زائل ہو جاتے۔

مگر جو کچھ خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، ہر اجل و موت کی کتاب و تحریر ہے۔

اللہ سے ڈرو اور ہم کو تسلیم کرو، امر و حکم کو ہماری طرف پلٹاؤ۔

ہم پر اسی طرح صادر ہوتا ہے جس طرح ہماری طرف سے وارد کیا جاتا ہے۔

جو تم سے چھپایا گیا ہے اس کو منکشف کرنے کا قصد نہ کرو۔ دائیں جانب اور بائیں جانب نہ جھکو بلکہ ہماری طرف اپنی میانہ روی اختیار کرو، مودت و محبت کے ساتھ اور واضح طریقے پر قائم رہ کر۔

تحقیق میں نے تم کو نصیحت کر دی، خدا مجھ پر اور تم پر گواہ ہے۔

تمہاری اصلاح کے لیے ہماری لگن اور محبت اور تم پر مہربانی اور شفقت ایسی ہے کہ ہم اسی کے ساتھ اس میں بھی مشغول ہیں جس کا ہم سے امتحان لیا گیا ہے۔ یعنی ظالم سے نزاع کرتے ہیں کہ وہ جو سرکش گمراہ ہے اور اپنی گمراہی میں مسلسل لگا ہوا ہے۔ اپنے پروردگار کا مخالف اور عدو ہے اور اس چیز کا دعوی کرتا ہے جو اس کے لیے نہیں۔ وہ ان کے حق کا انکار کرتا ہے جن کی اطاعت اللہ تعالے نے فرض کی ہے اور جو ظالم و غاصب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی دختر نیک اختر میں میرے لیے اسوہ حسنہ (اور اچھا نمونہ) ہے۔

عنقریب جاہل اپنے عمل کی چادر اوڑھ لے گا عنقریب کافر جان لے گا کہ دار عقبیٰ اور آخرت کس کے لیے ہے۔

اللہ تعالے ہم کو اور تم کو ہلاکتوں اور برائیوں اور آفتوں سے بچائے، اپنی رحمت کے ساتھ وہ اس کا ولی و حاکم ہے اور جو چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔

وہ ہمارا اور تمہارا ولی اور سرپرست اور محافظ و نگہبان ہے۔

سلام ہو تمام اوصیاء اولیاء اور مومنین پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اور

اللہ صلوات بھیجے محمد نبیؐ پر اور ان کی آلؑ پر اور سلامتی جو حق ہے سلامتی کا۔[1]

۵۔ آپؑ کا خط عمری اور ان کے بیٹے رحمہما اللہ کی طرف

خدا تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق دے اور تم دونوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھے۔ تم دونوں کو اپنی مرضات اور خوشنودی کی بنا پر سعادت بخشے۔

تم دونوں کو میسمی نے جو مختار کے مناظرے کی خبر دی ہے اس کا مجھے پتہ چلا۔ نیز اس کی یہ حجت کہ جعفر بن علیؑ کے علاوہ کوئی خلف اور (امامت کا) جانشین نہیں اور وہ اس کی تصدیق بھی کرتا ہے یہ سب کیفیات جو تم دونوں نے لکھی ہیں جو کچھ تمہارے کچھ ساتھیوں نے ان کے بارے میں کہی ہیں مجھ تک پہنچی ہیں۔

میں اللہ تعالےٰ سے جلاء اور روشنی کے بعد اندھے پن سے پناہ مانگتا ہوں اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اور تباہ کرنے والے اعمال اور ہلاک کرنے والے فتنوں سے کیونکہ خدا عزوجل فرماتا ہے:

الٓمٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون (عنکبوت[2])

کیا لوگوں نے گمان کر لیا ہے کہ ان کو اس بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا۔

وہ کس طرح فتنوں میں ایک دوسرے پر گرے پڑتے ہیں اور حیرت و سرگردانی میں آنا جانا لگائے رکھتے ہیں۔ دائیں بائیں (انحرافات) کی طرف جاتے ہیں۔ وہ دین سے جدا ہو گئے ہیں یا دین میں شک و شبہ میں پڑ گئے ہیں یا حق سے عناد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ یا جو کچھ سچی روایات اور صحیح احادیث نے بتلایا ہے اس سے جاہل ہیں۔ یا سب کچھ جانتے ہوئے ان کو چھوڑے ہوئے ہیں۔

بلاشبہ زمین کبھی حجت سے خالی نہیں رہتی۔ خواہ وہ ظاہر ہو یا مخفی۔ کیا انہوں نے اپنے نبیؐ کے بعد اپنے آئمہؑ کے انتظام کو یکے بعد دیگرے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ عزوجل

---

[1] البحار ۱۳/۷/۲۴۷

کے امر سے یہ سلسلہ حسنؑ بن علیؑ تک پہنچا آپؑ اپنے آباءؑ علیہم السلام کے مقام پر قائم ہوئے کہ حق کی طرف ہدایت کریں۔

وہ جنابؑ سیدھے راستے کی طرف ایک نور ساطع اور شہاب لامع اور قمر ظاہر (یعنی پھیلنے والا نور، چمکنے والا ستارہ اور چودھویں کا چاند) تھے۔

پھر اللہ عزوجل نے ان کے لیے وہ کچھ اختیار کیا جو اس کے پاس ہے وہ جنابؑ اپنے آباءؑ و اجداد علیہم السلام کے طریقے پر چلے گئے (جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے مطابق ہوتا ہے۔

ایک ان کا عہد و میثاق اور وصیت جو انہوں نے اپنے وصی کیلئے کی ہے اور جس کو اللہ عزوجل نے اس کی غایت تک اپنے امر سے پوشیدہ کر دیا ہے اور اپنی مشیت سے اس کی جگہ کو اپنی سابقہ قضا اور فیصلے کی بنا پر اور نافذ ہونے والی تقدیر کی وجہ سے مخفی رکھا ہے۔

اور ہم میں ہے اس کی جگہ اور مقام اور ہمارے لیے ہے اس کا فضل و کرم۔

اگر اللہ عزوجل نے جس سے منع کیا ہے اس میں اذن دیتا اور جس پر اس کا حکم جاری ہوا ہے اس کو زائل کر دیتا تو ہم ان کو عمدہ تدبیر، واضح ترین دلائل اور روشن علامت کے ساتھ حق ظاہر کر کے دکھاتے۔

مگر اللہ عزوجل کی تقدیریں مغلوب نہیں ہوتیں۔ اس کے ارادے کو بدلا نہیں جا سکتا اور اس کی توقیع اور تحریر سے آگے نہیں بڑھا جا سکتا۔

ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی چھوڑ دیں۔ وہ اسی اصل پر قائم رہیں جس پر وہ پہلے تھے اور اس امر میں بحث نہ کریں جو ان سے پوشیدہ رکھا گیا ہے، ورنہ وہ گناہگار ہوں گے۔

اللہ کے راز کو منکشف نہ کریں ورنہ پشیمان ہوں گے۔

ان کو یقین رکھنا چاہیئے کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے۔

ہمارے علاوہ کوئی یہ بات نہیں کہے گا مگر وہ جھوٹا جو باطل میں منہمک اور مشغول ہے

ہمارے علاوہ کوئی دعویٰ نہیں کرے گا مگر گمراہ اور بے راہ ہوگا۔

ہماری طرف سے اتنی ہی بات کو کافی سمجھو۔ تفسیر و تشریح کو چھوڑو اور اشارہ و کنایہ پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ۔ [1]

۶۔ شیخ مفید رحمہ اللہ کے لیے آپؑ کا ایک خط۔ ماہ صفر ۴۱۰ھ

برادر سدید و رشید اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان خدا اس کے اعزاز کو ہمیشہ رکھے۔ جس سے بندوں سے لیے گئے عہد کی سپردگی چاہی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد۔ تم پر سلام ہو اے دین میں مخلص دوست وہ دین جو ہم پر یقین سے مخصوص ہے ہم تمہارے لیے اس اللہ کی حمد کرتے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

ہم اس سے سوال کرتے ہیں ہمارے آقا و مولا ہمارے نبی محمد اور ان کی پاکیزہ آل پر درود و صلوات کا۔ سنو خدا حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق کو دائم رکھے۔ سچائی سے ہماری طرف سے بات کرنے پر تم کو ثوابِ جزیل و کثیر عطا کرے۔

تم کو خط و کتابت سے مشرف کرنے کا ہم کو اذن دیا گیا ہے۔ (اس بنا پر) کہ تم ہماری طرف سے ہمارے ان دوستوں تک اس چیز کو ادا کرنے کی ذمہ داری اٹھائے ہو جو تمہارے پاس ہیں خدا ان کو اپنی اطاعت کی وجہ سے عزت دے اور ان کی رعایت و حفاظت کرکے ان کی مہم اور غرض کی کفایت کرے۔

خدا تم کو اپنی مدد سے اس چیز میں ترقی دے (جس کا ہم ذکر کریں گے) اپنے ان دشمنوں کے مقابل جو اس کے دین سے نکلے ہوئے ہیں۔

اس کو ادا کرنے اور اس شخص تک پہنچانے ہیں جس پر تم کو اطمینان ہو عمل کرو۔ اس طور پر کہ جیسے ہم تمہارے لیے تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں۔

---

[1] اکمال الدین ۲/ ۱۹۰

فاسقوں کی حکومت جب تک ہے۔ اللہ تعالے ہمارے اور ہمارے شیعہ مومنین کے لیے بہتر سمجھتا ہے اس کی بنا پر اگرچہ ہم ظالموں کے گھروں سے دور ہیں، پھر بھی ہمارا علم تمہاری خبروں پر محیط ہے۔ تمہاری خبروں میں سے کوئی بات ہم سے اوجھل نہیں۔

جب سے تم میں سے بہت لوگ اس طرف مائل ہوئے ہیں جس سے سلفِ صالح الگ تھلگ تھے۔ اور جو ان سے عہد و میثاق لیا گیا تھا اس کو انہوں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھینک دیا ہے گویا وہ کچھ جانتے نہیں ہم تمہاری مراعات و نگہبانی کو نہیں چھوڑتے اور نہ ہی تمہاری یاد کو بھولتے ہیں۔

اگر ایسا نہ ہوتا تو تم پر مصیبت کی بجلیاں گرتیں اور دشمن تم کو مغلوب کر لیتے۔

اللہ جل جلالہ سے ڈرو اور جو فتنہ تم پر اٹھا ہوا ہے اس سے الگ رہ کر ہماری تائید و حمایت کرو۔۔۔[1]

---

[1] البحار ۱۳/ ۲۴۶

آپؑ کی سلطنت و حکومت

بلاشبہ آپؑ کی حکومت ساری دنیا پر محیط ہو گی اور آپؑ کے عدل و انصاف سے پوری انسانیت مستفید ہو گی، ساری دنیا پر دین اسلام کا غلبہ ہو گا۔

یہ حدیث شریف متواتر ہے:

یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا۔

آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

جس کتاب میں بھی امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ہے اس میں یہ حدیث ضرور ہو گی۔

آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی ہے کہ آپؑ کی حکومت و سلطنت ساری دنیا پہ ہو گی اور پوری دنیا میں آپؑ کا عدل و انصاف کارفرما ہو گا۔

جن آیات شریفہ میں دین اسلام کے باقی تمام ادیان پر غلبہ پانے کا ذکر ہے ان کی بعض تفاسیر میں آیا ہے کہ یہ بات امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ہو گی۔

یہاں چند آیات کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وله اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا (آل عمران-۸۳)

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب خوشی یا تنگی سے اس کے سامنے اپنی گردن جھکا دیں گے۔

ابو جعفر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ زمین کا کوئی گوشہ باقی نہیں رہے گا کہ جہاں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک له اور ان محمدا رسول اللہ کی شہادت

کی ندا نہ ہوگی۔ اسی بات کی طرف خدا کے اس ارشاد میں اشارہ ہے کہ۔

ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون ۔

اسی کے سامنے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سر تسلیم خوشی سے یا مجبوراً خم کردیں گے اور اسی کی طرف تم لوٹ جاؤ گے۔

رفاعہ بن موسٰی سے روایت ہے کہ جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ آل عمران میں خدا کے اس قول:

ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا۔

کے بارے میں فرمایا کہ جب قائم مہدیؑ قیام کریں گے تو زمین کا کوئی حصہ باقی نہیں رہے گا جہاں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی ندا نہ گونجے۔[1]

آنجنابؑ ہی سے روایت ہے کہ کوئی اہل دین ایسا نہیں ہوگا جو دین اسلام کا اظہار نہ کرے اور ایمان کا اعتراف نہ کرے۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ قول نہیں سنا کہ:

ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون[2]

۲۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون (توبہ - ۳۳)

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی بستی ایسی باقی نہیں رہے گی جس میں لا الہ الا اللہ اور محمد رسولؐ اللہ کی شہادت اور گواہی کی پکار صبح وشام نہ ہو۔[3]

مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خداوند تعالےٰ کے اس قول کے بارے میں

---

[1] ینابیع المودۃ ۔ ۴۲۱

[2] کشف الغمہ ۔ ۳۲۰

[3] البحار ۱۳/ ۱۷

سوال کیا:

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ۔ (انفال۔۳۹)

ان سے اس وقت تک قتال اور جنگ کرو جب تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے۔

آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم اے مفضل ملل واقوام اور مذاہب وادیان کے درمیان اختلاف ختم ہو جائے گا۔ سارے کا سارا ایک ہی دین ہو جائے گا جیسا کہ۔

خدا جل ذکرہ فرماتا ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام۔ (آل عمران۔۱۹)

بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔

اور خداوند تعالےٰ فرماتا ہے:

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ (ال عمران۔۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں ہوگا۔ وہ آخرت میں خسارا اور گھاٹا اٹھانے والوں میں ہوگا۔[1]

۳۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض للہ یرثھا عبادی الصالحون۔

(انبیاء۔۱۰۵)

ہم نے زبور میں ذکر (تورات) کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپؑ دونوں نے فرمایا کہ اس

---

[1] الزام الناصب ۲/ ۲۵۴

سے مراد حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔[۱]

۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاۃ واتوا الزکاۃ و امروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (حج۔ ۴۱)

یہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین پر قابو دیدیں تو پابندی سے نماز ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے۔ اچھے کاموں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے۔ (یوں تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

ابو جارود نے باقر علیہ السلام، سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت حضرت مہدیؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کو خداوند عالم زمین کے مشرق و مغرب کا مالک بنائے گا اور ان کے ذریعے دین کو غلبہ دے گا یہاں تک کہ ظلم اور بدعتوں کا نام و نشان نظر نہیں آئے گا۔[۲]

۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا۔ (نور۔ ۵۵)

"(اے ایمان والو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو (ایک نہ ایک دن) روئے زمین پر (اپنا) نائب بنائے گا۔ جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے

---

[۱] ینابیع المودۃ۔ ۴۲۵

[۲] اس کتاب کے صفحہ ۳۹ تا ۴۳ پر ائمہ علیہم السلام سے اس سلسلے میں جو کچھ وارد ہوا ہے وہ ملاحظہ ہو۔

پہلے گذر چکے ہیں۔ جس دین کو خدا نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے اس میں ضرور بالضرور ان کو پوری قدرت دے گا۔ ان کے خوفزدہ ہونے کے بعد (ان کے ہراس کو) امن سے ضرور بدل دے گا تاکہ وہ (اطمینان سے) میری ہی عبادت کریں اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائیں۔

ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "(وہ) حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں"[۱]

۶۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔ (قصص - ۵)

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں۔ ان پر احسان کریں اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا اور امام بنائیں اور ان ہی کو اس (سرزمین) کا وارث (و مالک) بنائیں۔

امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ آل محمدؐ ہیں۔ خدا ان کے مہدیؑ کو ان کی جہد و مشقت کے بعد مبعوث کرے گا۔ ان کو عزت دے گا اور ان کے دشمن کو ذلیل و خوار کرے گا۔[۲]

اہل بیت علیہم السلام سے احادیث آئی ہیں کہ آپؑ کی حکومت آخری حکومت ہے آپؑ کا حکم سب لوگوں کے بعد اس لیے ہو گا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم کو سلطنت اور حکومت دی جاتی تو ہم ان ہی کی طرح حکم کرتے۔

۱۔ ابو جعفر باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری حکومت آخری حکومت ہوگی۔ کوئی گھرانہ ایسا نہیں بچے گا جس کو ہم سے پہلے حکومت نہ مل جائے تاکہ جب ہماری سیرت دیکھیں تو یہ نہ کہیں کہ ہم

۱ے الغیبۃ۔ نعمانی۔ ۱۲۸۔

۲ے البحار۔ ۱۳/ ۱۶

مالک بنتے تو ہماری یہی سیرت ہوتی۔ اللہ عزوجل کا یہ ارشاد اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔

والعاقبة للمتقين۔ (قصص۔ ۸۳)

اور انجام کار متقیوں کے لیے ہے [۱]

ابوعبداللہ صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ امر (امام مہدیؑ کا ظہور) نہیں ہوگا جب تک لوگوں کی کوئی صنف نہیں بچے گی کہ وہ لوگوں پر حکومت کر چکی ہوگی تاکہ یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم والیِ امر ہوتے تو ہم بھی عدل وانصاف کرتے۔ اس کے بعد ہی قائم حق و عدل کے ساتھ قیام کریں گے [۲]

عمار بن یاسر نے کہا: تمہارے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ کی حکومت آخری زمانے میں ہو گی ۔۔۔ پھر مہدی علیہ السلام خروج کریں گے۔ ان کا علم بردار شعیب بن صالح ہوگا [۳]

یہ احادیث ان زمانوں کی حکومتوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ لوگوں میں سے جماعتیں ابھرتی ہیں اور اپنے ہاتھ میں حکمرانی لیتی ہیں۔ لوگ ان کے ظلم وجور سے تنگ آجاتے ہیں اس کے بعد دوسری جماعت برسرِ اقتدار آجاتی ہے۔ اسی طرح سلسلہ جاری رہتا ہے۔

انشاءاللہ اہل بیتؑ کی حکومت قریب آرہی ہے اللہ تعالےٰ ان کی فرج اور کشائش میں جلدی فرمائے گا۔

۱۔ البحار۔ ۱۳/ ۱۸۹

۲۔ البحار۔ ۱۳/ ۱۶۸

۳۔ الغیبۃ۔ شیخ طوسیؒ ص ۲۹

آپؑ کی سیرت

اسلام کی نشر و اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت کا بڑا عمل دخل تھا۔ آپؐ کی سیرت بھی آپ کی دعوت کا انداز متعین کرتی ہے اور آپؐ کے انقلاب کا ایک ستون شمار ہوتی ہے۔

ائمہ اہل بیت علیہم السلام بھی آپؐ ہی کے نقشِ قدم پر چلے ان کی زندگیاں بھی آنحضرتؐ ہی کی سیرت کا پرتو تھیں۔

اس باب میں امام مہدی علیہ السلام کی سیرت اور آپ کی حکومت کے طور طریقے کے بارے میں رسول اعظمؐ اور آئمہ طاہرینؑ سے جو باتیں آئی ہیں وہ پیش کی جارہی ہیں:

۱۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔[۱]

۲۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: ضرور خدا میری عترت میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کے دانت ملے ہوئے نہیں ہوں گے، جو روشن اور کھلی پیشانی والا ہو گا، جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا اور مال کا فیض عام کرے گا۔[۲]

۳۔ آپؐ نے فرمایا: مہدیؑ کی تم کو بشارت ہو جو قریش میں سے میری عترت میں سے ایک شخص ہے وہ لوگوں کے اختلاف کرنے کے زمانے اور زلزلوں کے زمانے میں خروج کرے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہو گی۔ اس سے زمین و

۱۔ جن لوگوں نے امام مہدیؑ کے حالات لکھے ہیں اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ کشف الغمہ ۳۲۸

و آسمان کے رہنے والے راضی ہوں گے وہ مال کو صحیح صحیح مساوی طور پر تقسیم کرے گا اور امت محمدیہ کے افراد کے دلوں کو غنیٰ اور تونگری سے بھر دے گا۔ اس کا عدل ان کو گھیر لے گا۔ حتیٰ کہ وہ منادی کو حکم دے گا کہ ندا کرے کہ جس کو ضرورت اور حاجت ہو وہ میرے پاس آئے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں آئے گا (سب سیر ہو چکے ہوں گے) وہ آپؑ سے سوال کرے گا تو آپؑ اس سے کہیں گے کہ خزانچی کے پاس جاو وہاں سے تجھ کو مل جائے گا۔ وہ خزانچی کے پاس جا کر کہیگا کہ میں مہدیؑ کے ہاں سے آیا ہوں) تجھ سے مال لینے۔ خزانچی فوراً اس کو اس قدر مال دے دے گا کہ وہ اٹھا نہیں سکے گا۔ وہ اس میں سے صرف اتنا لے لے گا جتنا وہ اٹھا سکے۔ جب وہ اس مال کو لے کر چلے گا تو خود پشیمان ہوگا۔ اور (اپنے آپ سے) کہے گا کہ میں نفس کے لحاظ سے امتِ محمدیہ میں سب سے زیادہ حریص ہوں۔ بلایا سب کو گیا تھا مگر صرف میں ہی آیا، چنانچہ وہ مال واپس کرنے جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ دی ہوئی چیز ہم واپس نہیں لیتے۔

آپؑ اس (انداز) میں چھ سال یا سات سال یا آٹھ سال یا نو سال رہیں گے۔ آپؑ کے بعد دنیا میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔[1]

۴۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ جنابؑ مال "صحاحاً" تقسیم کریں گے۔ ہم نے عرض کیا کہ صحاح کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بالسویہ، برابر برابر۔[2]

۵۔ فرمایا: وہ زیادہ سے زیادہ مٹھی بھر بھر کر مال دیں گے۔ گن گن کر نہیں۔[3]

۶۔ ابو درداء اور حکم نے یہ روایت بیان کی ہے کہ مہدیؑ سات سال یا نو سال تک حکومت کریں گے۔ ان کے پاس ایک شخص آکر کہے گا کہ مجھے کچھ دیجئے تو آپ اس کے کپڑے میں اتنا مال انڈیل دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔[4]

---

[1] صواعق محرقہ۔ ۹۹۔ مسند احمد ۳/ ۳۷۔ منتخب کنز العمال ۶/ ۲۹۔ اسعاف الراغبین ۱۴۳، نور الابصار ۱۵۵۔ ینابیع المودۃ ۴۶۹

[2] الملاحم والفتن ۱۲۱

[3] الملاحم والفتن۔ ۵۴

[4] اسعاف الراغبین۔ حاشیہ بر نور الابصار۔ ۱۳۵

۷۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ میرے نقش قدم پر چلے گا اور اس سے تجاوز اور خطا (کمی بیشی) نہیں کرے گا۔[۱]

۸۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: مہدیؑ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے کا پیغام دوسرے شہروں میں اپنے حکام کے پاس بھیجیں گے۔[۲]

۹۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: صاحب رایۃ الاحمدیہ (احمد مجتبیٰؐ کے علم کا وارث) تلوار کے ساتھ قیام کرے گا صاحبِ حال، جو مقال میں صادق اور سچا ہوگا ظہور کرے گا۔ زمین کو ہموار کرے گا۔ سنت اور فرض کو زندہ کرے گا۔[۳]

۱۰۔ ابو جعفر باقرؑ نے فرمایا: وہ سال میں تم کو دوبار عطا اور بخشش دے گا اور مہینے میں دو مرتبہ رزق اور اخراجات دے گا۔[۴]

۱۱۔ ابو جعفر باقرؑ نے فرمایا: جب ہم اہل بیتؑ کے قائمؑ قیام کریں گے تو برابر تقسیم کریں گے۔ رعایا میں عدل و انصاف کریں گے۔۔۔۔ ان کے پاس ساری دنیا کی دولت جمع ہوگی۔ وہ لوگوں سے کہیں گے آؤ اس (مال) کی طرف جس میں تم نے قطع رحمی کی تھی اور جس میں تم نے خون بہائے تھے اور اللہ عزوجل نے جن چیزوں کو حرام کیا تھا اس کے تم مرتکب ہوئے تھے۔

پھر وہ اتنا دیں گے کہ ان سے پہلے کسی نے بھی اتنا عطیہ نہ دیا ہوگا۔

آپ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور اور شر اور برائی سے بھری ہوگی۔[۵]

۱۔ منتخب الاثر ۴۹۱۔ از فتوحات مکیہ۔

۲۔ کشف الاستار۔ ۱۳۵

۳۔ منتخب الاثر۔ ۱۵۸

۴۔ الغیبۃ نعمانی۔ ۱۲۶

۵۔ الغیبۃ۔ نعمانی ۱۲۶

۱۲۔ ابو جعفر باقرؑ نے فرمایا: مہدیؑ اور آپ کے اصحاب کو خداوند عالم زمین کے مشارق و مغارب کا مالک بنا دے گا۔ دین کا غلبہ ہوگا۔ خدا ان کے اور ان کے اصحاب کے ذریعے بدعتوں اور باطل کو ختم کر دے گا۔ جس طرح حماقت اور بیوقوفی نے حق کو ختم کر دیا تھا یہاں تک کہ ظلم کا نام و نشان نظر نہیں آئے گا۔ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے۔[۱]

۱۳۔ ابو عبداللہ صادق علیہ السلام نے فرمایا: آپؑ رسول اللہؐ کی سیرت کے مطابق لوگوں میں بسر کریں گے اور ان جیسا عمل کریں گے۔[۲]

۱۴۔ ابو عبداللہ صادقؑ نے فرمایا: جب قائمؑ نے قیام کیا تو آپؑ عدل کے مطابق احکام صادر فرمائیں گے۔ ان کے زمانے میں ظلم و جور اٹھ جائے گا۔ آپؑ کی وجہ سے راستے پر امن ہو جائیں گے۔ زمین اپنی برکات باہر لے آئے گی۔ ہر حق اپنے اہل کی طرف پلٹ آئے گا۔ کسی دین کا پیرو باقی نہیں رہے گا بجز اس کے کہ وہ اسلام کا اظہار کرے اور ایمان کا اعتراف کرے۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا:

(آل عمران-۸۳)
ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون۔

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کے سامنے بخوشی یا مجبوراً سر تسلیم خم کر دیں گے، اسی کی جانب سب کو پلٹ کر جانا ہے۔

وہ لوگوں میں حضرت داؤدؑ کی طرح حکم کریں گے اور وہ محمدؐ کا حکم ہوگا۔ اس وقت زمین اپنے خزانے ظاہر کر دے گی، اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔ تم میں سے کسی شخص کو صدقہ دینے کے لیے کوئی مستحق نہیں ملے گا نہ ہی کوئی احسان کرنے کے لیے، وجہ اس کی وہ غنیٰ اور تونگری ہوگی جو تمام مومنین کو حاصل ہوگی۔[۳]

۱۵۔ امام ابو عبداللہ صادقؑ نے فرمایا: ان کا لباس کھردرا اور موٹا جھوٹا ہوگا اور کھانا بے ذائقہ، جو کا ہوگا۔[۴]

---

[۱] الشیعہ والرجعۃ ۱/۲۹۸
[۲] سفینۃ البحار ۲/۷۰۵
[۳] اعیان الشیعہ ہق ۳/۵۳۱
[۴] الغیبۃ۔ نعمانی ۱۲۳

۱۶۔ ابوعبداللہ صادق ؑ نے مہدی ؑ کے بارے میں فرمایا: وہ ہر بدعت کو زائل کر کے چھوڑیں گے۔ ہر سنت کو قائم کر کے رہیں گے۔ قسطنطنیہ، چین اور دیلم کے پہاڑوں کو فتح کریں گے۔[۱]

۱۷۔ حضرت ابوعبداللہ صادق ؑ نے فرمایا: جب خداوند تعالےٰ قائم ؑ کو خروج کا اذن دے گا تو آپ ؑ منبر پر تشریف لے جائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے ان کو خدا کی قسم دیں گے اور اپنے حق کی طرف بلائیں گے۔

آپ ؑ رسول اللہ ؐ کی سیرت پر چلیں گے اور آنحضرت ؐ جیسا عمل کریں گے۔[۲]

۱۸۔ حضرت ابوعبداللہ صادق ؑ نے فرمایا: آنجناب ؑ لوگوں میں رسول اللہ ؐ کی سنت کے مطابق چلیں گے اور ان جیسا عمل کریں گے۔[۳]

۱۹۔ ابوعبداللہ صادق ؑ نے فرمایا: قائم ؑ کا نام مہدی ؑ اس لیے ہے کہ آپ ؑ ایسے امر کی طرف ہدایت کریں گے جس سے گمراہی اختیار کر لی گئی ہے۔ اور قائم ؑ کے نام سے اس لیے موسوم ہیں کہ آپ ؑ حق کے ساتھ قیام کریں گے۔[۴]

۲۰۔ حضرت ابوعبداللہ صادق ؑ نے فرمایا: جب قائم ؑ قیام کریں گے تو بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹیں گے اور ان کو کعبے کے ساتھ لٹکائیں گے اور ان پر لکھیں گے کہ یہ کعبہ کے چور ہیں۔[۵]

۱۔ الارشاد۔ ۳۹۳

۲۔ کشف الاستار۔ ۱۸۱

۳۔ الارشاد۔ ۳۹۱

۴۔ المجالس السنیۃ۔ ۵/۶۳۳

۵۔ الارشاد ۳۹۲

آپؑ کی مدح میں

اشعار اور قصیدے

کچھ نایاب اور نادر قصیدے اور اشعار محققین اور دانشور حضرات کے استفادہ کے لیے یہاں درج کیے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

فلله دره من امام سميدع !
بذل جيوش المشركين بصارهم

ويظهر هذا الدين فى كل بقعه
ويرغم انف المشركين الغواشم

فيا ويل اهل الشرك من سطوة الفنا
ويا ويل كل الويل من كان ظالم

ينقى بساط الارض من كل افة
ويرغم فيها كل من كان غاشم

ويامر بمعروف وينهى لمنكر
ويطلع نجم الحق بالحق قائم

وينشر بساط العدل شرقا ومغربا
وينصر لدين الله والحق عالم

وما قلت هذا القول فخرا وانما
قد اخبرنى المختار من ال هاشم[1]

---

[1] ینابیع المودۃ ۴۳۹

۲۔ جناب امیرؑ کے یہ بھی اشعار ہیں:

سقی اللہ قائمنا صاحب آل　　قیامة والناس فی دابہا
ھو المدرك الثار لی یا حسین　　بل لك فاصبر لاتعابہا
لکل دم الف الف وما!　　یقصر فی قتل احزابہا
ھنالك لاینفع الظالمین　　قول یعذر واعقابہا[1]

۳۔ آپؑ ہی کے یہ بھی اشعار ہیں:

نبی اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولایة مہدی یقوم و یعدل
وذل ملوك الارض من ال ہاشم
وبویع منہم من یلذ و یہزل
صبی من الصبیان لا رای عندہ
ولا عندہ جد ولا ہو یعقل!
فثم یقوم القائم الحق منکم
وبالحق یاتیکم وبالحق یعمل
سمی نبی اللہ نفسی فدائہ
فلا تخذلوہ یا بنی وعجلوا[2]

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لکل اناس دولة یرقبونہا
ودولتنا فی اخر الدھر تظہر[3]

---

[1] ینابیع المودة ۴۳۸۔

[2] منتخب الاثر ۳۳۱

[3] البحار ۱۳/۳۸

۵ ۔ حموینی شافعی کی کتاب فرائد السمطین میں احمد بن زیاد سے دعبل بن علی الخزاعی سے روایت ہے کہ دعبل نے آقا حضرت امام رضا علیہ السلام کو یہ قصیدہ سنایا:

مدارس آیات خلت من تلاوۃ
ومنزل وحی مقفر العرصات

اری فیئہم فی غیرھم منقسما
وایدیھم من فیئہم صفرات

وقبر ببغداد لنفس زکیۃ
تضمنہا الرحمان بالغرفات

مجھ سے امامؑ نے فرمایا کہ کیا میں نے تم کو اس قصیدے کے دو اشعار کے متعلق ہدایت نہیں کی، میں نے کہا جی ہاں اے ابن رسول اللہ۔ اور عرض کیا:

وقبر بطوس یا لھا من مصیبۃ
الحت علی الاحشاء بالزفرات

الی الحشر حتی یبعث اللہ قائما
یفرج عنا الھم والکربات [1]

۶ ۔ عیسیٰ بن فتح نے حضرت امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا کہ اے میرے سردار اور آقا کیا آپؑ کا فرزند بھی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم میرا ایک بیٹا بھی ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ وہ زمین پر ظاہر ہوگا اور عدل کرے گا اور اب بھی ہے۔ پھر امامؑ نے یہ اشعار کہے۔

لعلك یوما ان ترانی کانما
بنی حوالی الاسود اللوابد

فان تمیما قبل ان قلد الحصی

---

[1] ینابیع المودۃ ۴۵۴

اقام زمانا و ھو فی الناس واحد[۱]

۷۔ ابی صلت رضؓ سے روایت ہے کہ دعبلؒ کہتے ہیں کہ میں نے یہ قصیدہ امام علی رضا علیہ السلام کے سامنے پڑھا اور اس شعر تک پہنچا۔

خروج امام لا محالۃ قائم

یقوم علی اسم اللہ والبرکات

یمیز فینا کل حق و باطل

ویجزی علی النعماء والنقمات

تب امام رضا علیہ السلام رو دیئے، پھر سر اٹھا کر فرمایا: اے خزاعی اس بیت کے پڑھتے وقت روح القدس نے تمہاری زبان سے نطق کیا ہے اور اس شعر کو ادا کیا ہے تم کو معلوم ہے کہ یہ کون امامؑ ہیں جن کے بارے میں تم نے اس شعر میں اظہار خیال کیا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے نہیں معلوم مگر یہ میں نے سنا ہے کہ اے میرے مولا اور آقا آپؑ میں سے ایک امامؑ خروج کریں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: اے دعبل! میرے بعد میرا بیٹا محمدؑ امام ہے، ان کے بعد ان کا بیٹا علیؑ ان کے بعد ان کا بیٹا حسنؑ ہے اور حسنؑ کے بعد ان کا بیٹا محمدؑ حجت ہے جو قائمؑ ہے۔ ان کی غیبت میں منتظر ہوں گے، ظہور میں ان کی اطاعت اور پیروی کی جائے گی۔

اگر دنیا کی زندگی کا صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا تو خدا اس دن کو اس قدر طول دے گا کہ ہمارے قائمؑ خروج کریں۔ پھر وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔[۲]

۸۔ نعثل یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سے امور میں سوال کیے اور آپؐ نے ان کے جوابات دیئے۔ ان میں ائمہؑ کے نام بھی تھے جو آپؐ نے بتائے۔

صلی الالہ ذو العلی ! علیك یا خیر البشر

۱؎ الفصول المھمۃ ۲۷۰، الدمعۃ الساکبۃ ۳/۱۶۶، اعیان الشیعۃ۔ ۴ ق ۳/۳۰۸

۲؎ الفصول المھمۃ ۲۳۳، البحار ۱۳/۴۱۔

انت النبی المصطفی — والهاشمی المفتخر
بك قد هدانا ربنا — وفیك نرجو ما امر
ومعشر سمیتهم — ائمة اثنی عشر
حباهم رب العلی — ثم اصطفاهم من كدر
قد فاز من والاهم — وخاب من عادی الزهر
اخرهم یسقی الظما — وهو الامام المنتظر
عترتك الاخیار لی — والتابعین ما امر
من كان عنهم معرضا — فسوف تصلاه سقر[1]

۹۔ ورد بن زید۔ اس کا بھائی کمیت بن زید اسدی امام ابوجعفرؑ محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ (امام محمد باقرؑ) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کی شان میں قصیدہ کہا جس کا مطلع یہ ہے:

كم حزت فیك من احواز وایفاع
واوقع الشوق بی قاعا الی قاع

اور پھر یہ اشعار پڑھے:

متی الولید بسامرا اذا بنیت
یبدو كمثل شهاب اللیل طلاع!
حتی اذا قذفت ارض العراق به
الی الحجاز اناخوه بجعجاع!
وغاب سبتا وسبتا من ولادته
مع كل ذی جوب للارض قطاع!
لایساومون به الجواب قد تبعوا
اسباط هارون كیل الصاع بالصاع

---

[1] ینابیع المودۃ ۲ ۴۴۴

شبیه موسی و عیسی فی مغابهما
لو عاش عمریهما لم ینعه ناع
تتمة النقباء المسرعین الی
موسی بن عمران کانوا خیر سراع
او کالعیون الی یوم العصا انفجرت
فانصاع منها الیه کل منصاع
انی لارجوله رؤیا فادرکه
حتی اکون له من خیر اتباع
بذاك انبانا الراوون عن نفر
منهم ذوی خشیة لله طواع !
روته عنکم رواة الحق ما شرعت
ابائکم خیر اباء وشراع [1]

۱۰۔ سفیان بن مصعب عبدی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی مدح میں یہ اشعار کہے ہیں۔ وہ آپؑ کا ہمعصر تھا۔

وانتم ولات الحشر والنشر والجزا
وانتم لیوم المفزع الهول مفزع
وانتم علی الاعراف وهی کتائب
من المسك ریاها بکم یتضوع
ثمانیة بالعرش اذ یحملونه
ومن بعدهم فی الارض هادون اربع [2]

۱۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شان میں ایک اور قصیدے کا شعر!

---

[1] مقتضب الاثر۔ ۵۰ [2] مقتضب الاثر ۵۲۔

نجوم هی اثنا عشرة کن سبقا
الی اللّٰہ فی علم من اللّٰہ سابق [1]

۱۲۔ معصب بن وہب نوشجانی کے اشعار یہ امام علی رضا علیہ السلام کا ہمعصر تھا۔

فان تسئلا نی ما الذی انا دائن
بہ فالذی ابدیہ مثل الذی اخفی
ادین بان اللّٰہ لا شئ غیرہ
قوی عزیز باری الخلق من ضعف
وان رسول اللّٰہ افضل مرسل
بہ بشر الماضون فی محکم الصحف
وان علیا بعدہ احد عشرۃ
من اللّٰہ وعد لیس فی ذاک من خلف
ائمتنا الهادون بعد محمدؐ
لهم صفو ودی ما حییت لهم اصفی
ثمانیة منهم مضوا السبیلهم
واربعة یرجون للغد المو ف [2]

۱۳۔ سید حمیری نے کہا:

وکذا روینا عن وصی محمد
ولم یک فیما قاله بالمکذب
بان ولی الامر یفقد لا یری
مستنین کفعل الخائف المترقب

---

[1] مقتضب الاثر ۵۵۔

[2] مقتضب الاثر ۵۲۔

ویقسم اموال العقود کانما
تضمنه تحت الصفیح المنصب
فیمکث حیا ثم ینبع نبعة
کنبعة دری من الارض یوهب
له غیبة لا بد ان سیغیبها
فصلی علیه الله من متغیب [۱]

۱۴۔ یحییٰ بن اعقب کے اشعار:

اسمر اللون مشرق الوجه بالنور
ملیح البها طریا جنیا!!
یظهر الحق والبراهین والعدل
فتلقی اذا اماما علیا!
وتطیع البلاد من مشرق الارض
الی المغربین طوعا جلیا!
وتری الذئب عنده الشاة ترعی
ذاك بالعدل والامان حفیا
یحکم الاربعین فی الارض ملکا
ویوفی وکل حی وفیا [۲]

۱۵۔ علی بن ابو عبداللہ خوافی کے اشعار جو اصحاب امام رضا علیہ السلام میں تھا:

یا ارض طوس سقاك الله رحمته
ماذا حویت من الخیرات یا طوس

---

[۱] رسائل الشیخ المفید۔

[۲] ینابیع المودۃ ۴۱۳

فی کل عصر لنا منکم امام هدی
فربعه اهل منکم وما نوس

امست نجوم سماء الدین افلة
وظل اسد الشری قد ضعها الخیس

غابت ثمانیة منکم واربعة
یرجی مطالعها ماحنت العیس

حتی متی یظهر الحق المنیر بکم
فالحق فی غیرکم داج ومطموس[1]

۱۶۔ عبداللہ بن ایوب حزینی ابوجعفر جواد علیہ السلام کی مدح میں کہتے ہیں۔ یہ اصحاب امام رضا علیہ السلام میں تھے:

یا ابن الثمانیة الائمة غربوا
وابا الثلاثة شرقوا تشریقا

ان المشارق والمغارب انتم
جاء الکتاب بذالکم تصدیقا[2]

۱۷۔ محمد بن اسمعیل بن صالح صیمری کے اشعار:

عشر نجوم افلت فی فلکها
ویطلع اللہ لنا امثالها!

بالحسن الهادی ابی محمد
تدرك اشیاع الهدی امالها

وبعده من یرتجی طلوعه

---

[1] مقتضب الاثر ۵۱۔

[2] مقتضب الاثر ص ۵۔

یظل جواب الفلا جزالها

ذوالغیبتین الطول الحق التی

لایقبل اللہ من استطالها

یا حجج الرحمٰن احدی عشرۃ

الت فثانی عشرھا امالھا [۱]

۱۸۔ شاعر آل محمد ابوالغوث اسلم بن مہوز طہوی کا قصیدہ:

ولھت الی رؤیاکم ولہ الصادی

یذاد عن الورد الروی بذواد

ھم حجج اللہ اثنتا عشرۃ متی

عددت فثانی عشرھم خلف الحادی

بمیلادہ الانباء جاءت شھیرۃ

فاعظم بمولود واکرم بمیلاد [۲]

۱۹۔ القاسم بن یوسف کاتب کے مرثیہ امام حسن علیہ السلام) کے اشعار:

انی لارجوان تنالھم

منی ید تشفی جوی الصدر

بالقائم المھدی ان عاجلا

او اجلا ان مد فی العمر

او ینقضی من دونہ اجلی

فاللہ اولی فیہ بالعذر [۳]

---

[۱] مقتضب الاثر ۵۵۔

[۲] مقتضب الاثر ۵۳۔

[۳] المصلح المنتظر ۶۵۔

۲۰۔ ابن الرومی کا قصیدہ:

غررتم لان صدقتم ان حالة
تدوم لکم والدھر لونان اخرج

لعل لھم فی منطوی الغیب ثائرا
سیسمو لکم والصبح فی اللیل مولج

بجیش تضیق الارض من زفراته
له زجل ینفی الوحوش و ھزمج

یؤیده رکنان ثبتان رجلة
وخیل کارسال الجراد و اوشج

تدانوا فما للنقع فیھم خصاصة
تنفسه عن خیلھم حین ترھج

فیدرك ثار الله انصار دینه
و لله اوس اخسرون وخزرج

ویقضی امام الحق فیکم قضاءه
تماما وما کل الحوامل تخدج

وتطعن خوف السبی بعد اقامة
ظعائن لم یضرب علیھن ھودج [1]

۲۱ شمس الدین محمد بن طولون کے اشعار:

علیك بالائمة الاثنی عشر
من آل بیت المصطفی خیر البشر

ابو تراب حسن حسین

---

[1] المصلح المنتظر ۶۵

وبغض زین العابدین شین
محمد الباقر کم علم دری
والصادق ادع جعفرا بین الوری
موسی هو الکاظم وابنه علی
لقبه بالرضا وقدره علی
محمد التقی قلبه معمور
علی النقی دره منثور
والعسکری الحسن المطهر
محمد المهدی سوف یظهر[1]

۲۲۔ مشہور عالم دین فضل بن روزبہان کا قصیدہ:

سلام علی القائم المنتظر
ابی القاسم القرم نور الہدی
سیطلع کالشمس فی غاسق
ینجیه من سیفه المنتقی
سلام علیه وابائه
وانصاره ما تدوم السماء[2]

۲۳۔ شیخ جلیل عبدالکریم یمانی قدس سرہ کے اشعار:

فی یمن امن یکون لاهلها
الی ان تری نور الہدایة مقبلا
بمیم مجید من سلالة حیدر

---

[1] الائمۃ الاثنا عشر ص ۱۱۸۔

[2] کشف الاستار ۴۲۔

ومن ال بیت طاھرین بمن علا
یسمی بمھدی من الحق ظاھر
بسنة خیر الخلق یحکم اولا[1]

۲۴۔ شیخ محی الدین ابن عربی کے اشعار:

فعند فنا خاء الزمان و دالھا
علی فاء مدلول الکرور یقوم
مع السبعة الاعلام والناس غفل
علیم بتدبیر الامور حکیم
فاشخاصه خمس وخمس وخمسة
علیھم تری امر الوجود یقیم
ومن قال ان الار بعین نھایة
لھم فھو قول یرتضیه کلیم
وان شئت فاخبر عن ثمان ولا تزد
طریقھم فرد الیه قویم
فسبعتھم فی الارض لا یجھلونھا
وثامنھم عند النجوم لزیم[2]

۲۵۔ یہ اشعار بھی ابن عربی کے ہیں:

اذا دار الزمان علی حروف
بسم اللہ فالمھدی قاما
ویخرج بالحطیم عقیب صوم
الا فاقراہ من عندی السلاما[3]

---

[1] تاریخ آل محمدؐ ۲۷۲ ۔ [2] ینابیع المودة ۴۶۷ [3] ینابیع المودة ۴۱۶

۲۶- یہ اشعار بھی ابن عربی کے ہیں :

الا ان ختم الاولیاء شهید
وعین امام العالمین فقید
هو السید المهدی من آل احمد
هو الصارم الهندی حین یبید
هو الشمس یجلو کل غم وظلمة
هو الوابل الوسمی حین یجود [1]

۲۷- شیخ کبیر عبدالرحمٰن بسطامی، صاحب کتاب درۃ المعارف، کے اشعار :

ویظهر میم المجد من آل احمد
ویظهر عدل الله فی الناس اولا
کما قد روینا عن علی الرضا
وفی کنز علم الحرف اضحی محصلا
ویخرج حرف المیم من بعد شینه
بمکة نحو البیت بالنصر قد علا
فهذا هو المهدی بالحق ظاهر
سیاتی من الرحمٰن للخلق مرسلا
ویملا کل الارض بالعدل رحمة
ویمحو ظلام الشرك والجور اولا
ولایته بالامر من عند ربه
خلیفة خیر الرسل من عالم العلا [2]

---

[1] الاشاعة لاشراط الساعة ص ۱۶۴ -

[2] تاریخ آل محمد ۲۷۳ -

۲۸ ابو الفضل یحییٰ بن سلامت حصکفی کے اشعار:

وسائل عن حب اهل البيت هل
اقر اعلانا به ام اجحد!
هيهات ممزوج بلحمي ودمي
حبهم وهم الهدى والرشد
حيدرة والحسنان بعده
ثم علي وابنه محمد!
وجعفر الصادق وابن جعفر
موسى ويتلوه علي السيد
اعني الرضا ثم ابنه محمد
ثم علي وابنه المسدد!
والحسن التالي ويتلو تلوه
محمد بن الحسن المفتقد
فانهم ائمتي وسادتي
وان لحاني معشر وفندوا
ائمة اكرم بهم ائمة
اسمائهم مسرورة تطرد
هم حجج الله على عباده
وهم اليه منهج ومقصد
كل النهار صوم لربهم
وفي الدياجي ركع وسجد
قوم اتى في هل اتى مديحهم
هل شك في ذلك الا ملحد

قوم لهم فی کل ارض مشهد
لا بل لهم فی کل قلب مشهد
قوم منی و المشعران لهم
و المروتان لهم و المسجد
قوم لهم مکة و الابطح و آل
خیف و جمع و البقیع الغرقد
قوم لهم فضل و مجد باذخ
یعرفه المشرک و الموحد [1]

۲۹- شیخ عارف عامر بن عامر بصری اپنے قصیدے میں کہتے ہیں:

امام الهدی حتی متی انت غائب
فمن علینا یا ابانا باوبة !
ترائت لنا رایات جیشک قادما
ففاحت لنا منها روائح مسکة
وبشرت الدنیا بذلک فاغتدت
مباسمها مفترة عن مسرة
مللنا وطال الانتظار فجد لنا
بزیک یا قطب الوجود بلقیة
فعجل لنا حتی نراک فلذة
المحب لقا محبوبه بعد غیبة
زرعت بزور العلم فی حربرة
فجاءت کما تهوی باینع خضرة

---

[1] تذکرة الخواص ۳۸۰

وریع منھا کلما زاکیا !

فقد عطشت فامددقواھابسقیة

ولم یروھا الا لقال فجدبه

ولو شربت ماء الفرات ودجلة[1]

۳۰۔ شیخ الفاضل العارف ابوالمعالی صدرالدین قونوی کے اشعار:

یقوم بامر اللہ فی الارض ظاھرا

علی رغم شیطانین یمحق للکفر

یؤید شرع المصطفیٰ وھوختمه

ویمتد من میم باحکامھا یدری

ومدته میقات موسی وجندہ

خیارالوری فی الوقت یخلوعن الحصر

علی یدہ محق اللئام جمیعھم

بسیف قوی المتن علك ان تدری

حقیقة ذاك السیف والقائم الذی

تعین للدین القویم علی الامر

لعمری ھوالفردالذی بان سرہ

بکل زمان فی مضاء له یسری

تسمی باسماء المراتب کلھا

خفاء واعلاء ناکذاك الی الحشر

الیس ھوالنورالاتم حقیقة

ونقطعه میم منه امدادھا یجری

---

[1] کشف الاستار ۵۶

یفیض علی الاکوان ماقد افاضه
علیه اله العرش فی ازل الدهر
فما ثم الا المیم لا شیٔ غیره
و ذو العین من نوابه مفرد العصر
هو الروح فاعلمه وخذ عهده اذا
بلغت الی مد مدید من العمر
کانک بالمذکور تصعد راقیا
الی ذروة المجد الاثیل علی القدر
وما قدره الا الوف بحکمة
علی حد مرسوم الشریعة بالامر
بذا قال اهل الحل والعقد فاکتفی
بنصهم المثبوت فی الصحف الزبر
فان تبغ میقات الظهور فانه
یکون بدورحا مع مطلع الفجر
بشمس تمد الکل من ضوء نورها
وجمع دراری الاوج فیها مع البدر
وصل علی المختار من آل هاشم
محمد المبعوث بالنهی والامر
علیه صلاة الله مالاح بارق
وما اشرقت شمس الغزالة فی الظهر
وآل واصحاب اولی الجود والتقی
صلاة وتسلیما بدوما ن للحشر [1]

---

[1] ینابیع المودة ۹۰ ۴۶۹ھ۔

۳۱۔ امام العلامہ ابوسالم کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی کے اشعار:

فهذا الخلف الحجة قد ايده الله
هداه منهج الحق و اتاه سجاياه
و اعلى في ذوى العليا بالتاييد مرقاه
و اتاه حلى فضل عظيم فتحلاه
وقد قال رسول الله قولا قد رويناه
و ذو العلم بما قال اذا ادرك معناه
يرى الاخبار في المهدى جاءت بمسماه
وقد ابداه بالنسبة و الوصف و سماه
ويكفي قوله منى لاشراق محياه
و من بضعته الزهراء مرساه ومسراه
و لن يبلغ ما اوتيه امثال و اشباه
فمن قالوا هو المهدى ما مانوا بما فاه[1]

۳۲۔ زید بن علی بن حسین علیہم السلام کے اشعار:

نحن سادات قريش ... وقوام الحق فينا
نحن الانوار التى ... من قبل كون الخلق كنا
نحن منا المصطفى ال ... مختار والمهدى منا
فبنا قد عرف الله ... و بالحق اقمنا
سوف يصلاه سعير ... من تولى اليوم عنا[2]

۳۳۔ عبداللہ بن بشار کے اشعار:

---

[1] مطالب السئول ۷۹/۲

[2] اعیان الشیعہ ۲۳/۱

اذا کملت احدی وستین حجة
الی تسعة من بعد هن ضرایح

وقام بنو لیث بقصر ابن احمد
یهزون اطراف القنا والصفایح

نعرفهم شعث النواصی یقودها
من المنزل الاقصی شعیب بن صالح

وحیدی هذا اعلم الناس کلهم
ابو حسن اهل التقی والمدایح[1]

۴۴۔ سید عبدالوہاب البدری کے اشعار:

یاحادی الرکب یمم روضة النعم
وکعبة الفضل والامال والکرم

عرج علی من بسامراء حضرتهم
تلق الائمة اهل البیت والحرم

آل النبی الذی جاء رحمة وهدی
للعالمین امام العرب والعجم

زر الامام (النقی) ابن الجواد تنل
فوزا یحبل وداد غیر منصرم

بالعسکری الامام (المقتدی) حسن
وتجله المرتجی (المهدی) واعتصم

اسباط خیرالوری اشبال (حیدرة)
ابناء (فاطمة الزهراء) فلذ بهم

---

[1] الخرائج والجرائح الفصل العشرون۔

هم عترة المصطفى والوارثون له
حقا اتی نعتهم فی محکم الکلم
و هم نجوم سماء المهتدین و هم
فلک النجاة و ان سارت بملتطم[1]

---

[1] سیرۃ الامام العاشر علی علیہ السلام للبدری ۱۳۱

امام مہدیؑ صحاح ستہ میں

حدیث کی کتابیں امام مہدی علیہ السلام کے ذکر سے بھری پڑی ہیں جن میں رسول اعظمؐ کی احادیث ہیں ان کی غیبت کا ذکر، ان کے ظہور کی علامات، ان کے خروج، ان کے لشکروں، ان کی حکومت اور ان سے متعلق دوسرے امور درج ہیں۔ ان احادیث کو جمہور علمائے امت نے اور ان کے بزرگوں نے بہ صحیح اور معتبر اسناد سے صحابہ کبار اور تابعین سے روایت کیا ہے

صحاح الستہ۔ یعنی: صحیح البخاری تالیف محمد بن اسماعیل البخاری۔ وصحیح مسلم تالیف مسلم ابن الحجاج القشیری ومسند ابی داؤد تالیف ابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی۔ وصحیح الترمذی تالیف محمد بن عیسیٰ الترمذی، وسنن المصطفیٰ تالیف محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی وسنن النسائی تالیف احمد بن شعیب النسائی۔

یہ ساری کتابیں اہل سنت کے نزدیک حدیث کے قابل وثوق مصادر ہیں۔ ان ساری کتابوں نے ایسی احادیث کا اندراج کیا ہے جن میں سے ہر صحیح سے ایک ایک حدیث کے حساب سے یہاں احادیث پیش کی جا رہی ہیں

۱۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہاری حالت وکیفیت کیا ہوگی جب ابن مریمؑ تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔[1]

۲۔ تمہارے خلفاء میں سے ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو مٹھیاں بھر بھر کے مال دے گا، گن گن کر نہیں۔[2]

---

[1] صحیح البخاری ج ۴ کتاب بدء الخلق۔ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام ص ۲۰۵

[2] صحیح مسلم ۸ / ۸۵ / ا ر الفاظ کثیرہ وطرق متعددہ سے اندراج کیا ہے۔

۳۔ آپؐ نے فرمایا: مہدیؑ میری عترت میں سے اولاد فاطمہؑ سے ہوگا۔[۱]

۴۔ حضورؐ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص عربوں پر بادشاہی نہیں کرے گا۔ جس کا نام میرے جیسا ہوگا۔[۲]

۵۔ عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اچانک بنی ہاشم میں سے کچھ نوجوان سامنے آئے۔ رسول اللہؐ نے جب ان کو دیکھا تو آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور آپؐ کا رنگ متغیر ہوگیا۔

عبد اللہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں آپؐ کے چہرے پر ایسی چیز دیکھتا ہوں جو مجھ کو دکھی کرتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہم ایسے اہل بیت اور خانوادہ ہیں کہ اللہ نے ہمارے لیے دنیا کی نسبت آخرت کو اختیار اور پسند فرمایا ہے۔

میرے اہل بیتؑ میرے بعد عنقریب بلا اور مصیبت سے دوچار ہوں گے، جلاوطن کیئے جائیں گے اور گوشہ نشینی پر مجبور کیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی۔ جن کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے۔ وہ خیر و بھلائی کا سوال کریں گے جو ان کو نہیں دی جائے گی۔ چنانچہ وہ جنگ و قتال کریں گے جس سے ان کی نصرت و غلبہ حاصل ہوگا۔ پھر ان کو وہ کچھ دیا جائے گا جس کا انہوں نے سوال کیا تھا۔ وہ اس کو قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ اس کو میرے اہل بیتؑ کے ایک شخص کے سپرد کریں گے۔ وہ اس کو عدل و قسط سے پُر کرے گا جس طرح انہوں نے اس کو ظلم و جور سے بھر رکھا ہوگا۔ جو شخص اس زمانے کا ادراک کرلے (اور شناخت کرے) تو وہ ان کے پاس آئے خواہ اس کو برف پر گھٹنوں کے بل بھی چلنا پڑے۔[۳]

۶۔ حضورؐ نے فرمایا:

۱۔ مسند ابی داؤد۔ کتاب المہدیؑ ۴/۱۵۱۔

۲۔ صحیح الترمذی ۲/۳۶

۳۔ سنن المصطفیٰ ابن ماجہ ۲/۲۶۹

میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو خدا جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ گروہ جو اہل ہند سے جنگ کرے گا اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کے ساتھ ہوگی۔[1]

---

[1] سنن نسائی - ۶/۴۳

سید ہاشم بحرانی (م ۱۱۰۷) نے اپنی کتاب غایۃ المرام۔ ص ۶۹۷ پر صحیح نسائی جزء ثالث باب ما جاء فی العرب والعجم، (اور یہ اس کا آخری باب ہے) سے نقل کیا ہے کہ مسعدہ نے جعفر صادق سے اور انہوں نے اپنے والد اور دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

تم کو بشارت ہو اور تم لوگوں کو بشارت دو کہ میری امت مثل اس بارش کے ہے کہ جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا آخر اچھا ہے یا اول یا پھر مثل اس باغ کے ہے جس سے ایک فوج نے ایک سال اور دوسری فوج نے دوسرے سال کھایا ہو شاید کہ آخری فوج زیادہ وسیع عریض اور زیادہ عمیق اور زیادہ اچھی ہو۔ کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت جس کا اول میں ہوں، وسط مہدیؑ ہیں اور آخر مسیحؑ ہیں۔

اس کے درمیان بے تکے اور ٹیڑھے لوگ ہوں گے۔ نہ وہ مجھ سے ہیں، نہ میں ان سے ہوں۔

غایۃ المرام سے شیخ قندوزی حنفی (م ۱۲۹۴) نے اپنی کتاب، ینابیع المودۃ میں ص ۴۸۹ پر نقل کیا ہے۔ موجودہ طبع شدہ نسائی میں ہم اس کو نہیں پاتے۔

امام مہدیؑ کے بارے میں
اہل سنت کی کتابیں

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں رسول اعظمؐ سے بہت سی احادیث کو اکابر علمائے مسلمین نے اپنے صحاح میں لکھا ہے جو ان کی غیبت، ان کے خروج، ان کی حکومت و سلطنت کے متعلق آئی ہیں۔ جمہور علماء نے ان کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور مسلمانوں نے آپؑ کے خروج پر اجماع و اتفاق کیا ہے اور اس پر بھی کہ آپؑ ہی وہ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

سید امین رحمہ اللہ نے 'اعیان الشیعہ' کے جزء چار، قسم ثالث کے ص ۴۰۳ پر لکھا ہے کہ آخری زمانے میں مہدیؑ کے خروج کرنے پر تمام مسلمان متفق ہیں۔ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور فاطمہ علیہا السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا نام نبی اکرمؐ کے جیسا ہے۔ اس سلسلے کی روایات و احادیث فریقین کے یہاں متواتر ہیں جن کو ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے اور اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کو درج کیا ہے۔

اس سلسلے کی خصوصی کتابیں دونوں فریقوں میں تالیف ہوئی ہیں۔ ہاں اگلے صفحات پر توجہ کرنے سے ان کا تواتر معلوم ہوگا۔ یہ زیادہ تر اہل سنت کی روایات ہیں۔ ان میں چند شیعہ روایات بھی ہیں۔ شیعہ روایات بہت ہیں مگر اختصار کے خیال سے ان سب کو پیش نہیں کیا جا رہا ہے۔

مہدی علیہ السلام کا اعتقاد رکھنا اسلام کے اہم امور میں اور متواترات میں سے ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ اس کی 'ضروریات اور مسلمات' میں سے ہے۔ وہ حدیث اسے ثابت کرتی ہے جو بعض کتابوں میں آئی ہے یعنی مہدیؑ اور دجال کا انکار کرنے والا کافر ہے[1] اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

کوئی تعجب نہیں کہ باوجود مسلک و مذہب کے اختلافات کے علمائے اسلام امام مہدیؑ کے متعلق کتابیں تصنیف کرنے اور آپؑ کے بارے میں احادیث جمع کرنے میں ایک

(بقیہ حاشیہ ۱) سید رحمہ اللہ اس حدیث اور اس کے نظائر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں: جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص خروج مہدیؑ کا انکار کرے اس نے جو کچھ محمدؐ پر نازل ہوا ہے اس کا کفر و انکار کیا ہے۔ جو عیسیٰؑ کے نزول کا انکار کرے اس نے کفر کیا ہے اور جو دجال کے خروج کا انکار کرے اس نے کفر کیا ہے ینابیع المودۃ ۴۴۷۔ غایۃ المرام ۶۹۲۔ منتخب الاثر ۱۴۹۔

احمد شہاب الدین ابن حجر ہیثمی نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ دیا ہے جو مہدیؑ کا انکار کرے۔ اس سے ایک گروہ کے بارے سوال کیا گیا تھا۔ جو ۴۰ سال پہلے فوت شدہ شخص کے بارے میں اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ مہدی ہے جس کیلئے آخر زمانے میں ظہور کا وعدہ ہے جو انکار کرے مہدی مذکور کا وہ کافر ہے تو اس گروہ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ باطل اعتقاد ہے، قبیح ضلالت و گمراہی ہے۔ قطعی جہالت ہے۔ اول تو یہ ان صریح احادیث کی مخالفت ہے جو اس کے مقابل حد تواتر میں ہیں، جیسا کہ تمہارے سامنے لکھی جائیں گی۔ دوسرے یہ کہ اس سے ان ائمہؑ اور علماء کی تکفیر لازم آتی ہے۔ جنہوں نے تصریح کی ہے اور یہ گروہ اپنے وہم سے ان کی تکذیب کرتا ہے۔ لہٰذا وہ مردہ شخص مہدی نہیں ہے

جو شخص تکفیر کرے اس کی جو اپنے دین کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہو تو وہ کافر مرتد اور گردن زدنی ہے اگر وہ توبہ نہ کرے۔ پھر یہ لوگ اس مہدیؑ کے منکر ہیں جن کا آخر زمانے میں وعدہ کیا گیا ہے۔

ایک حدیث میں ابوبکر اسکافی سے مروی ہے کہ جو دجال کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ جو مہدیؑ کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہ لوگ تو صراحت سے آنجناب کی تکذیب کرتے ہیں، چنانچہ ان کے کفر کا خوف ہے۔

پس وہ امام ، جس سے خدا اپنے دین کی تائید کرے گا اور اس کے عدل کی تلوار سے طاغوتوں بدعتیوں، مفسدوں، ظالموں، باغیوں، زندیقوں اور مارقین (حق اور دین سے تجاوز کر جانے والا) کی گردنیں اڑائے گا اس پر لازم ہے اس قسم کے لوگوں سے زمین کو پاک کرے ان کے قبیح افعال سے دوسروں کو بچائے اور راحت و آرام پہنچائے۔ پھر اس نے مہدیؑ کے بارے میں بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔ کتاب الفتاوی الحدیثیہ۔ ص ۲۷

دوسرے پر سبقت کریں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں

۱- ابراز الوهم المکنون من کلام ابن خلدون. تالیف: احمد بن صدیق البخاری، طبع بمطبعة الترقی دمشق. سنة ۱۳۴۷[1]

۲- احوال صاحب الزمانؑ. تالیف: سعد الدین الحموی[2]

۳- اخبار المهدیؑ. تالیف: حماد بن یعقوب الرواجنی[3]

۴- اربعین حدیث فی المهدیؑ. تالیف: ابی العلاء الهمدانی[4]

۵- اربعین حدیث فی المهدیؑ. تالیف: الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد الله الاصفهانی[5]

۶- البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ. تالیف: القرشی الکنجی الشافعی[6]

۷- البرهان فی علامات مهدی اخر الزمانؑ. تالیف علی ابن حسام الدین المتقی الهندی ـ مؤلف کنز العمال ـ

کہ جس کا ایک نسخہ نجف اشرف میں مکتبہ امیر المومنین العامہ میں اور دوسرا ترکی کے مکتبہ بایزید شمارہ ۸۲۹۵ میں موجود ہے[7]

---

[1] مہدی منتظرؑ ص ۱۴

[2] منتخب الاثر ۳۲۹ عن مرآۃ الاسرار جامی۔

[3] مہدی منتظرؑ ص ۱۴ ۔

[4] المحب الطبری نے ذخائر العقبیٰ میں ص ۱۳۶ پر نقل کیا ہے ۔

[5] اربلی نے کشف الغمہ میں اور سیوطی نے العرف الوردی میں اور بعض نے ابونعیم کی مناقب المہدیؑ اور نعت المہدیؑ سے نقل کیا ہے۔ گویا اس نے مہدیؑ کے سلسلے میں تین کتب تالیف کی ہیں ۔

[6] یہ کتاب کئی مرتبہ چھپی ہے۔ آخری ایڈیشن نجف میں محمد مہدی خراسانی کے مقدمہ کے ساتھ ۱۳۸۲ھ میں طبع ہوا

[7] مقدمہ ینابیع المودۃ ۔ ص ۸ ۔ طبع نجف ۔

۸۔ تحدیق النظر فی اخبار المہدی المنتظرؑ۔ تالیف : محمد بن عبد العزیز بن مانع۔

جو چودھویں صدی کے نجد کے علماء میں سے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ دار الکتب میں ہے مطابق فہرست ۱/ ۱۲۷ [1]

۹۔ تلخیص البیان فی علامات مہدی اخر الزمانؑ۔ تالیف ابن کمال باشا حنفی المتوفی سنۃ ۹۴۰ھ

استنبول کے کتب خانوں میں کئی مطبوعہ نسخے ہیں ان میں سے ایک نسخہ عاشر آفندی کے مکتبہ سلیمانیہ میں ایک مجموعہ کے ضمن میں ہے۔ جس کا شمارہ ۴۰۶ ہے [2]

۱۰۔ تلخیص البیان فی اخبار مہدی اخر الزمانؑ۔ تالیف علی بن حسام الدین المتقی الھندی المتوفی سنۃ ۹۷۵ [3]

۱۱۔ التوضیح فی تواتر ماجاء فی المہدی المنتظرؑ والدجال والمسیحؑ۔ تالیف: قاضی القضاۃ محمد بن علی الشوکانی المتوفی سنۃ ۱۲۵۰ھ [4]

۱۲۔ جمع الاحادیث الواردۃ فی المہدیؑ۔ تالیف: ابی بکر بن خیثمۃ [5]

۱۳۔ الرد علی من حکم وقضی ان المہدی الموعود جاء و مضی۔ تالیف: ملا علی القاری المتوفی سنۃ ۱۰۱۴ھ

---

[1] مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۹ ط النجف۔

[2] مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۹ ط النجف۔

[3] مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۹ ط النجف۔ وذکرہ فی کشف الظنون ۱/ ۸۹۴ باسم: رسالۃ فی المہدیؑ فارسیۃ۔

[4] مہدی منتظرؑ ص ۱۵ عن غایۃ المامول ۵/ ۳۶۲ وفہرس الفوارس ۲/ ۴۰۹

[5] مہدی منتظرؑ ص ۱۵۔

اس کا ایک نسخہ نجف اشرف میں مکتبہ امیر المومنینؑ العامہ میں موجود ہے۔ جب کہ دوسرا نسخہ لکھنؤ کے مکتبہ ناصریہ العامہ میں پڑا ہے[۱]

۱۴۔ رسالة فی الاحادیث القاضیة بخروج المهدیؑ۔ تالیف: بدر الملة محمد بن اسماعیل الیمنی الصنعانی المتوفی سنة ۱۱۸۲ھ[۲]

۱۵۔ رسالة فی المهدیؑ ضمن مجموعة شمارہ ۳۷۵۸ اسعد آفندی کے کتاب خانہ سلیمانیہ ترکی میں موجود ہے[۳]

۱۶۔ العرف الوردی فی اخبار المهدیؑ: تالیف: جلال الدین السیوطی الشافعی[۴]

۱۷۔ العطر الوردی فی شرح القطر الشهدی فی اوصاف المهدیؑ۔ تالیف محمد بن محمد بن احمد الحسینی البلبیسی، شرحه سنة ۱۳۰۸ھ[۵]

۱۸ عقد الدرر فی اخبار المهدی المنتظرؑ۔ تالیف: یوسف بن یحیٰی بن علی المقدسی الشافعی المتوفی سنة ۶۸۵ھ[۶]

---

[۱] مقدمہ ینابیع المودة۔ ص ۱۱۔ طبع نجف۔

[۲] مہدی منتظرؑ ص ۱۶

[۳] مقدمہ ینابیع المودة ص ۱۱ ط النجف۔

[۴] طبع ضمن کتابہ الحاوی فی المجلد الثانی من ص ۱۲۳، الی ص ۱۲۶

[۵] مقدمہ ینابیع المودة ص ۱۳ ط النجف۔

[۶] اس کے کئی نسخے نجف اشرف، کربلا، ترکی کے کتب خانوں اور مصر کے، معهد المخطوطات العربیہ' میں موجود ہیں۔ اس سے گنجی نے اپنی دو کتابوں، البیان، اور 'کفایۃ الطالب' میں اور برزنجی نے 'الاشاعۃ'، اور حائری نے 'الزام الناصب'، میں اور صدر نے المهدیؑ میں نقل کیا ہے۔

۱۹- علامات المهدیؑ۔ تالیف: جلال الدین السیوطی[۱]

۲۰- فرائد فوائد الفکر فی الامام المهدی المنتظرؑ۔ تالیف: مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی الحنبلی المتوفی سنة ۱۰۳۱ النسخة منه ضمن مجموعة برقم ۱۴۴۶ بمکتبة عاشر افندی سلیمانیة[۲]

۲۱- فوائد الفکر فی المهدی المنتظرؑ۔ تالیف: مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی الحنبلی المتوفی سنة ۱۰۳۱[۳]

۲۲- القطر الشهدی فی اوصاف المهدیؑ۔ منظومة۔ تالیف: شهاب الدین احمد بن احمد بن اسماعیل الحلوانی الشافعی المتوفی سنة ۱۳۰۸ھ

جو کتاب فتح رب الارباب سے ملحق مصر میں ۱۳۴۵ھ میں مطبع المعاهد میں چھپی ہے۔[۴]

۲۳- القول المختصر فی علامات المهدی المنتظرؑ۔ تالیف: احمد شهاب الدین بن حجر الهیثمی۔[۵]

۲۴- کتاب المهدیؑ: تالیف: ابی داود سلیمان بن اشعث سجستانی۔ جو صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے ایک ہے[۶]

۲۵- المشرب الوردی فی اخبار المهدیؑ۔ تالیف: الملا علی بن

۱؎ مقدمہ ینابیع المودة ص ۱۴ ط النجف۔

۲؎ مقدمہ ینابیع المودة ص ۱۴ ط النجف۔

۳؎ مہدی منتظرؑ ص ۱۷ و مقدمہ ینابیع المودة ص ۱۵ ط النجف۔

۴؎ مقدمہ ینابیع المودة ص ۱۵ ط النجف۔

۵؎ اس کی طرف اپنی کتاب الفتاوی الحدیثیة، ص ۳۱ میں اشارہ کیا ہے۔ اس سے برزنجی نے الاشاعة ص ۳۱۷ میں نقل کیا۔ ۶؎ اس کی مسند کے جزء رابع کے ضمن میں طبع ہوئی ہے۔

سلطان محمد القاری الحنفی المتوفی سنۃ ۱۰۱۴ -
اس کا ایک نسخہ عاشر آفندی کے کتاب خانہ سلیمانیہ میں ایک مجموعے کے ضمن شمارہ ۱۱۴۶۔ اس کے دو نسخے دو مجموعوں کے ضمن میں شمارہ ۶ ۴۴ ۱ و ۳ ۲ ۵ ۳ ر اسعد آفندی کے کتابخانہ سلیمانیہ میں۔ چوتھا نسخہ کتاب خانہ عبد الحمید سلیمانیہ میں شمارہ ۱۴۳۹ کے ایک مجموعے کے ضمن میں موجود ہے۔ پانچواں نسخہ نور عثمانیہ میں شمارہ ۴۰۰۶ کے مجموعے میں چھٹا نسخہ کوپرلی میں شمارہ ۵۰۹ کے ایک مجموعے کے ضمن میں موجود ہے[1]

۲۶ - المهدیؑ. تالیف: شمس الدین .. ابن قیم الجوزیۃ المتوفی سنۃ ۷۵۱ھ[2]

۲۷ - المهدی الی ما ورد فی المهدیؑ. تالیف: شمس الدین محمد بن طولون[3]

۲۸ - النجم الثاقب فی بیان ان المهدیؑ من اولاد علیؑ بن ابی طالب فی ۷۸ صفحۃ بمکتبۃ لا له لی سلیمانیۃ شماره ۶۷۹[4]

۲۹ - الهدیۃ المهدویۃ. تالیف: ابی الرجاء محمد هندی[5]

۳۰ - الفواصم عن الفتن القواصم. تالیف العالم العلامۃ علی بن برهان الدین الحلبی الشافعی[6]

---

[1] مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۶

[2] مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۸ ط النجف

[3] اشار الیہ فی کتابہ "الائمۃ الاثنا عشر" ص ۱۱۸

[4] مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۸ ط النجف ۔

[5] مہدی منتظرؑ ص ۱۸

[6] السیرۃ الحلبیۃ ۱/۲۲۷

امام مہدیؑ کے وجود کے معترف

علمائے اہل سنت

پچھلے ابواب میں ہم نے امام مہدی علیہ السلام پر کتابیں تصنیف کرنے والوں یا دینی کتابوں میں الگ باب قائم کرنے اور اس میں آپؑ کا ذکر کرنے والوں کے نام پیش کیے تھے۔

یہاں ان منتخب علماء کا ذکر کیا جارہا ہے جو آپؑ کی بقا کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور آپؑ کے خروج کرنے کا اعتراف کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے آپؑ سے ملاقات کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ بعض نے آپؑ سے بالمشافہ حدیث نقل کی ہے۔ آپؑ کے وجود مبارک کے بارے میں علماء کی ایک جماعت نے فتویٰ بھی دیا ہے۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین [1]

۲۔ الحافظ ابو محمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم الطوسی البلاذری نے آپؑ سے بالمشافہ حدیث نقل کی ہے [2]

۳۔ ابوالسرور احمد بن ضیاء الحنفی نے اپنے فتویٰ میں آپؑ کا اقرار کیا ہے [3]

۴۔ ابوالعباس احمد الناصر لدین اللہ۔ عباسی خلیفہ نے آپ کی زیارت گاہ تعمیر کی اور آپ کا اسم مبارک چوبی دروازے پر نقش کروایا جو آج تک موجود ہے [4]

۱۔ منتخب الاثر ۳۳۸۔

۲۔ منتخب الاثر ۳۳۶۔

۳۔ منتخب الاثر ۶۔

۴۔ سیرۃ الامام العاشر علی الہادی علیہ السلام ۱۲۲۔

۵۔ مولوی جلال الدین رومی نے الامام المہدیؑ کا ذکر ائمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔[۱]

۶۔ العارف شیخ حسن العراقی نے امام مہدیؑ سے ملاقات کا دعویٰ کیا ہے۔[۲]

۷۔ المولی حسین بن علی الکاشفی صاحب جواہر التفسیر۔[۳]

۸۔ شمس الدین التبریزی نے الامام المہدی علیہ السلام کا ذکر ائمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔[۴]

۹۔ شیخ علی الخواص۔[۵]

۱۰۔ عماد الدین الحنفی۔[۶]

۱۱۔ قطب المدار۔[۷]

۱۲۔ شیخ عطار نیشاپوری نے الامام المہدی کا ذکر ائمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔[۸]

۱۳۔ محمد بن محمد المالکی نے اپنے فتویٰ میں آپؑ کا اقرار کیا ہے۔[۹]

۱۴۔ سید النسیمی نے الامام المہدی علیہ السلام کا ذکر ائمہ اہل البیت علیہم السلام کی

۱۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲

۲۔ الیواقیت والجواہر ۱۴۳/۲

۳۔ منتخب الاثر ۳۳۹

۴۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲

۵۔ الیواقیت والجواہر ۱۴۳/۲

۶۔ منتخب الاثر ۳۴۰

۷۔ کشف الاستار ۵۲

۸۔ ینابیع المودۃ ۴۷۲

۹۔ منتخب الاثر ۶۔

مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔[1]

۱۵۔ سید نعمت اللہ الولی نے الامام المہدی علیہ السلام کا ذکر ائمہ اہل البیت علیہم السلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔[2]

۱۶۔ یحییٰ بن محمد الحنبلی نے اپنے فتویٰ میں آپؑ کا اقرار و اعتراف کیا ہے۔[3]

---

[1] ینابیع المودۃ ۴۷۲

[2] ینابیع المودۃ ۴۷۲

[3] منتخب الاثر ۶

امام مہدی علیہ السّلام

علمائے اہل سنّت کی نظر میں

اس باب میں ہم علمائے امت اور معروف دانشوروں کی گفتار پیش کرتے ہیں۔ ان سب نے امام مہدی علیہ السلام کا صریح اعتراف کیا اور اس بات کا کہ وہ آپؑ ہی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

اس باب میں بھی پچھلے ابواب کی طرح ہم علمائے اہل سنت کا آپ کے وجود پر اجماع پاتے ہیں اور ماسوائے چند ایک کے اس بات پر بھی کہ وہ آپ ہیں جن کے خروج اور حکومت کی رسول اعظمؐ نے بشارت دی ہے[1]

یہاں ان علماء کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ ابن جوزی نے امام مہدیؑ کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ کے نماز پڑھنے کے بارے میں

---

[1] مثلاً ڈاکٹر احمد امین اور سعد محمد حسن۔ یہ دونوں مغالطے اور فکر قبیح کی طرف گئے ہیں۔ ان دونوں حضرات کی کتابوں میں ان دجالوں پر بحث ہے جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ان ہی کی حکایات، قصے اور ان کے تصرفات اور بدنیاتیوں کا ان کتابوں میں تذکرہ ہے۔ مگر یہ کسی طعن و تشنیع کا جواز قائم نہیں کر سکتیں اور نہ کسی عقیدے کو مخدوش کرتی ہیں جب کہ امام مہدیؑ کے بارے میں روایات اور احادیث جو رسول اعظمؐ سے آئی ہیں وہ صحیح ہیں، اور ان کو صحاح و سنن اور تمام احادیث کی مسندوں نے اخراج کیا اور امت کا ان پر اجماع ہے۔

بعض دجالوں نے نبوت تک کا دعویٰ کیا ہے تو ڈاکٹر صاحب اور استاد سعد محمد حسن کیا کہیں گے کہ کیا یہ جھوٹا دعویٰ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو مخدوش کر دے گا۔

کہا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ کو بطور امام کے آگے بڑھاتے تو اس میں ایک شبہ پیدا ہوتا کہ ان کو اس لیے ترجیح دی کہ وہ نائب رسولؐ تھے یا نئی شریعت لے کر آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ماموم کی حیثیت میں نماز پڑھی تاکہ کسی شبہ یا اعتراض کی گنجائش نہ رہے اور غلط فہمی نہ پیدا ہو۔[1]

۲۔ ابن کثیر نے جب اس حدیث کو بیان کیا جس میں مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کے آنے کا ذکر ہے تو کہا کہ یہ وہ جھنڈے نہیں ہیں جو ابو مسلم خراسانی لے کر آگے بڑھا تھا اور اس نے بنی امیہ سے حکومت چھینی تھی۔ یہ دوسرے سیاہ جھنڈے ہیں جو حضرت مہدیؑ کے ساتھ آئیں گے۔[2]

۳۔ ابوالحسین آبری کہتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم سے آپ (مہدیؑ) کے خروج کے بارے میں کثرت روات کی وجہ سے احادیث متواتر اور مستفیض ہیں۔ مہدیؑ آپؐ کے اہل بیت میں سے ہیں۔ وہ سات سال حکومت کریں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ وہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ افضل الصلاۃ والسلام کے ساتھ خروج کریں گے۔ چنانچہ وہ فلسطین کی سرزمین میں 'لد' کے دروازے پر دجال کے قتل پر آپ کی مساعدت کریں گے۔ آپؑ اس امت کی امامت اور رہبری فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ آپؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔[3]

۴۔ ابوطیب بن ابواحمد حسینی بخاری قنوجی کہتے ہیں کہ مہدیؑ کے بارے میں جو احادیث ہیں ان میں سے بعض صحیح ہیں، بعض حسن اور بعض ضعیف ہیں۔ مگر صدیاں گذرنے کے بعد بھی تمام اہل اسلام کے نزدیک آپؑ کا معاملہ مشہور ومعروف ہے۔

اہل بیت نبویؐ میں سے ایک شخص کا آخری زمانے میں ظہور ضروری اور لازمی امر

---

[1] ارشاد الساری۔ ۵/ ۴۱۹

[2] سنن ابن ماجہ ۲/ ۵۱۹

[3] صواعق محرقہ۔ ۹۹

ہے۔ وہ دین کی تائید کریں گے، عدل وانصاف کو ظاہر کریں گے، مسلمان ان کی پیروی کریں گے وہ تمام اسلامی ممالک پر غلبہ پالیں گے۔ ان کو مہدیؑ کا نام ولقب دیا جائے گا۔ دجال کا خروج، جو قیامت کے ثابت شدہ صحیح علامات میں سے ایک ہے، آپؑ کے بعد ہوگا۔ حضرت عیسیٰؑ آپؑ کے خروج کے بعد آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے یا پھر آپ کے ساتھ نزول فرمائیں گے اور آپ کی اس (دجال) کے قتل پر مساعدت فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ، حضرت مہدیؑ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

اس نوع کی دوسری احادیث اور دجال اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں احادیث حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔[1]

۵۔ مشہور عارف شیخ الاسلام شیخ احمد جامی نے اپنے فارسی منظومہ میں کہا ہے کہ مہدیؑ پوری دنیا کے قائد ورہبر ہیں۔[2]

۶۔ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی کہتے ہیں کہ ابو القاسم محمد الحجتؑ کی ان کے والد کے وفات کے وقت عمر ۵ سال تھی۔ خداوند عالم نے ان کو اسی عمر میں علم وحکمت عطا کر دی تھی۔ ان کو القائمؑ اور المنتظرؑ کے القاب اور نام سے پکارا جاتا ہے۔[3]

۷۔ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبید اللہ بن موسیٰ بیہقی فقیہ شافعی ۔ حافظ کبیر نے کہا ہے کہ لوگوں نے مہدیؑ کے معاملے میں اختلاف کیا ہے۔ ایک گروہ کا اعتقاد ہے کہ وہ جناب اولاد فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ میں سے ایک ہیں، ان کو خدا جب چاہے گا پیدا کرے گا اور ان کو اپنے دین کی نصرت کے لیے مبعوث کرے گا۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ مہدیؑ موعود پیدا ہو چکے ہیں۔ جمعہ پندرہ شعبان سنہ دوسو پچپن ہجری میں پیدا ہو چکے ہیں آپ وہی امام ہیں جن کا لقب القائمؑ اور المنتظر ہے (جن کا نام) محمدؑ بن حسن عسکریؑ

---

[1] الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ ۵۳۔

[2] کشف الاستار۔ ۵۸

[3] صواعق محرقہ۔ ۱۲۴

ہے۔ آپ سرمن رائے (سامراء) میں سرداب میں داخل ہوئے اور اب لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ آپؑ کے خروج کا انتظار ہے۔ عنقریب آپؑ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ ان کی طول عمر میں اور اتنا زمانہ گذرنے میں کوئی تعجب نہیں جیسا کہ حضرت عیسٰیؑ بن مریمؑ اور حضرت خضرؑ (زندہ) ہیں۔

یہ لوگ وہی شیعہ حضرات ہیں خصوصاً امامیہ اور اس پر اہل کشف کی ایک جماعت نے بھی ان سے موافقت کی ہے۔[۱]

۸۔ قاضی احمد، جو ابن خلکان کے نام سے مشہور ہیں، کہتے ہیں کہ ابو القاسم محمدؑ بن حسن عسکریؑ بن علی الہادیؑ بن محمد جوادؑ کا ان کے آنے سے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آپؑ شیعہ امامیہ کے اعتقاد کی بنا پر اماموں میں سے بارہویں ہیں اور الحجتؑ کے نام سے مشہور ہیں۔

آپؑ کی ولادت جمعہ پندرہ شعبان ۲۵۵ھ میں ہوئی۔

جب آپؑ کے والد، جن کا ذکر پہلے آچکا ہے فوت ہوئے تو آپؑ کی عمر پانچ سال تھی ابن ازرق نے تاریخ میافارقین، میں کہا ہے کہ "الحجتؑ" جن کا ذکر ہو چکا ہے، ۹ ربیع الاول ۲۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔[۲]

۹۔ مفتی مکہ سید احمد زینی دحلان کہتے ہیں کہ جن احادیث میں مہدیؑ کا ذکر آیا ہے، وہ بہت ہیں اور متواتر ہیں۔ ان میں سے بعض صحیح ہیں، بعض حسن ہیں اور ان میں سے اکثر ضعیف ہیں۔ مگر اپنی کثرت اور راویوں کی کثرت اور ان کو اپنی کتابوں میں درج کرنے اور لکھنے والوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے دوسری حدیثوں کو قوت بخشتی ہیں۔ حتیٰ کہ قطع ویقین کا فائدہ دیتی ہیں۔

جو امور قطعی اور یقینی ہیں وہ یہ کہ آپؑ کا ظہور ہوگا اور آپؑ اولاد فاطمہؑ میں سے ہیں اور آپؑ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

۱۔ البرہان علیٰ وجود صاحب الزمانؑ۔ ۷۹

۲۔ وفیات الاعیان۔ ۳/ ۳۱۶

اس چیز پر علامہ سید محمد بن رسول برزنجی نے "الاشاعۃ" کے آخر میں تنبیہ کی ہے کہ آپؑ کے ظہور کے وقت اور سال کا تعین اور حد بندی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ غیب ہے جس کو اللہ تعالےٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور شارعؑ کی طرف کوئی نص اس تحدید (حد کے تعین) کی نہیں دیکھی گئی۔[1]

۱۰۔ شیخ علاء الدین احمد بن محمد سمانی نے ابدال واقطاب کے تذکرے میں کہا ہے کہ محمد مہدیؑ بن حسن عسکریؑ قطب کے مرتبے پر پہنچے ہیں۔ آنجنابؑ تدریجاً طبقہ بہ طبقہ ابدال کے دائرے سے بڑھتے بڑھتے سید ابدال ہو گئے ہیں۔[2]

۱۱۔ اسماعیل حقی کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ جمع ہوں گے تو عیسیٰؑ شریعت و امامت کے ساتھ قیام کریں گے اور مہدیؑ تلوار و خلافت کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ ولایت مطلقہ کے خاتم اور حضرت مہدیؑ خلافت مطلقہ کے خاتم ہیں۔[3]

۱۲۔ قاضی بہلول بہجت کہتے ہیں کہ امام ابو القاسم محمد مہدیؑ پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔ آپؑ کی والدہ ایک ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام نرجس خاتون ہے۔ جب آپؑ کے والد گرامیؑ کی رحلت ہوئی تو آپؑ کا سن پانچ سال کا تھا۔ امامؑ کی دو غیبتیں ہیں، پہلی غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ۔ آنجنابؑ اب تک زندہ اور سلامت ہیں جب خداوند تعالےٰ آپؑ کو اذن دے گا تو ظہور کریں گے۔ آپ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔[4]

۱۳۔ امام ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اصحاب کہف کے واقعے میں کہا ہے کہ وہ اپنے سونے کی جگہ واپس گئے اور آخری زمانے تک یعنی امام مہدی علیہ السلام کے

---

[1] الفتوحات الاسلامیہ۔ ۲/ ۳۲۲۔

[2] سمط النجوم العوالی۔ ۴/ ۱۳۸

[3] روح البیان۔ ۸/ ۳۸۵

[4] تاریخ آل محمدؐ۔ ۲۷۰

خروج کے وقت تک کے لیے نیند اختیار کرلی۔ آنجناب ان پر سلام کریں گے تو اللہ عزوجل ان کو آپ کے لیے زندہ کردے گا۔ پھر ان کو ان کی نیند کی طرف پلٹا دے گا تو وہ قیامت کے آنے تک نہیں اٹھیں گے [۱]

۱۴۔ جعفر بن سیار شامی کہتے ہیں کہ مہدی کا ردّ مظالم (اور مظلوموں کی دادرسی) اس حد تک ہوگی کہ اگر کسی آدمی کی ڈاڑھ کے نیچے کوئی چیز ہوگی تو وہ بھی ظالم سے چھین کر آپ مظلوم کو واپس کریں گے [۲]

۱۵۔ قاضی جواد ساباطی کہتے ہیں کہ آنحضرت کے صریح ارشاد کے ساتھ جن پر بعینہ نص ہوئی ہے وہ مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ صرف سننے پر سزا نہیں دیں گے کیونکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ آنجناب رضی اللہ عنہ صرف سننے اور دیکھے جانے پر حکم نہیں لگائیں گے اور فیصلہ نہیں دیں گے بلکہ آپ باطن کا ملاحظہ کریں گے۔ یہ چیز انبیاء اور اوصیاء میں سے کسی کے لیے اتفاق میں نہیں آئی

مسلمانوں نے مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب اہل سنت والجماعت نے کہا ہے کہ وہ اولاد فاطمہ میں سے ایک شخص ہیں جن کا نام محمد ہے ان کی والدہ کا نام آمنہ ہے اور (شیعہ) امامیہ نے کہا ہے کہ وہ محمد بن حسن عسکری رضی اللہ عنہ ہیں جو ۲۵۵ھ میں امام عسکری کے گھر سامراء میں پیدا ہوئے ان کی والدہ نرجس خاتون ہیں

سر من رائے (سامراء) میں معتمد عباسی کے زمانے میں ایک سال غائب رہے، پھر ظاہر ہوئے پھر غائب ہوئے اور یہ غیبت کبریٰ ہے۔ جب خدا چاہے گا پھر لوٹیں گے۔

چونکہ ان کا قول اس نص کے شمول سے زیادہ قریب ہے اس لیے میں نے مذہبی تعصب سے قطع نظر کرکے اور ملت وامت محمد کی حمایت اور ان کے دفاع کی غرض سے آپ کے سامنے امامیہ کے دعویٰ کا اس نص کے مطابق ہونے کا ذکر کیا ہے [۳]

---

[۱] کشف الاستار۔ ۱۴۶۔ [۲] الملاحم والفتن۔ ۵۴

[۳] کشف الاستار۔ ۵۳۔

۱۶۔ حسین بن معین الدین میبدی کہتے ہیں کہ نعمتوں کے بخشنے والے سے امید ہے کہ وہ ہماری آنکھوں کو آنجناب ؑ کے قدموں کے جواہر کے سرمہ سے منور کرے گا اور ان کے آفتاب حقیقت کی شعاعوں کی روشنیاں یکجا ہماری دیواروں اور چھتوں پر پڑیں گی۔ یہ چیز خداوند تعالےٰ کے لیے کوئی دشوار نہیں[1]

۱۷۔ حسین بن ہمدان حضینی نے اپنی کتاب "الہدایتہ" میں کہا ہے کہ گیارہویں، ابو محمد امام حسن ؑ بن علی ؑ، ستائیس سال کی عمر میں جمعہ کے دن جب کہ ربیع الاول کی آٹھ راتیں گذری تھیں سال دو سو ساٹھ ہجری میں چل بسے۔۔۔ ان کے فرزند بارہویں خلف مہدی ؑ صاحب الزمان جمعہ کے دن طلوع فجر کے قریب جب کہ شعبان کی آٹھ راتیں گذری تھیں۔ سال دو سو پچپن ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔[2]

۱۸۔ خیر الدین زرکلی کہتے ہیں کہ محمد ؑ بن حسن عسکری خالص ؑ بن علی ہادی ؑ، ابو القاسم ؑ امامیہ کے نزدیک بارہ اماموں کے آخری ہیں۔ ان کے یہاں مہدی ؑ، صاحب ؑ الزمان، منتظر ؑ حجت ؑ اور صاحب سرداب ؑ کے القاب سے مشہور ہیں۔ وہ سامرا میں پیدا ہوئے، جب ان کے والد کی وفات ہوئی تو ان کی عمر پانچ سال کے لگ بھگ تھی۔[3]

۱۹۔ قاضی شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر ہندی نے، جو ملک العلماء کے لقب سے مشہور تھے، اپنی کتاب، ہدایتہ السعداء میں لکھا ہے کہ اہل سنت کا کہنا ہے کہ چار خلفاء کی خلافت نص سے ثابت ہے۔ حافظیہ کے عقیدے میں اسی طرح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا میرے بعد خلافت تیس سال ہے اور وہ علی علیہ السلام پر تمام ہوگئی پھر اسی طرح بارہ ائمہ کی خلافت جن میں کے پہلے امام علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ آپ ہی کی خلافت کے بارے میں الخلافتہ ثلاثون سنتہ (خلافت تیس سال تک ہے) کی حدیث وارد ہوئی ہے۔

---

[1] منتخب الاثر۔ ۳۳۲

[2] الزام الناصب ۱/ ۳۴۰

[3] الاعلام ۶/ ۳۱۰

دوسرے امام شاہ حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا یہ میرا بیٹا سید وسردار ہے جو عنقریب مسلمانوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ تیسرے شاہ حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ کے بعد نو امام ہوں گے جن میں سے آخری قائم ہیں۔ ان سب پر سلام ہو۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپؑ کے سامنے چند الواح اور تختیاں تھیں جن پر آپ کی اولاد میں سے آئمہ کے نام تھے۔ میں نے گنا تو گیارہ نام تھے۔ ان میں سے آخری قائم علیہ السلام تھے [1]

۲۰۔ شیخ کامل عارف صلاح الدین صفدی اپنی کتاب شرح الدائرۃ میں کہتے ہیں کہ مہدی موعودؑ ان ائمہ میں سے بارہویں امام ہیں جن کے پہلے ہمارے آقا و سید علیؑ اور ان کے آخری مہدی رضی اللہ عنہم ونفعنا اللہ بہم (اور خدا ہم کو ان سے نفع پہنچائے) [2]

۲۱۔ عارف، محدث، فقیہ ابو المجد عبد الحق بخاری دہلوی نے مناقب ائمہ کے نام سے لکھے گئے اپنے رسالے میں کہا ہے کہ ابو محمد حسن عسکریؑ کے فرزند محمد رضی اللہ عنہما ان کے خاص اصحاب اور ثقات کے یہاں معلوم ہیں۔

پھر آنجناب علیہ السلام کی ولادت کا ذکر کیا ہے [3]

۲۲۔ شیخ عبد الحق نے 'لمعات' میں کہا ہے کہ وہ احادیث جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں کہ مہدیؑ اہل بیت میں سے اولاد فاطمہؑ میں سے ہیں [4]

۲۳۔ عز الدین ابو حامد عبد الحمید بن ہبۃ الدین مدائنی نے جو ابن ابی الحدید کے نام سے

---

[1] البرہان علیٰ وجود صاحب الزمانؑ۔ ۷۳

[2] ینابیع المودۃ ۔ ۴۷۱

[3] البرہان علیٰ وجود صاحب الزمانؑ۔ ۷۵

[4] منتخب الاثر ۳۔ از حاشیہ صحیح ترمذی ۔ ۲/۴۶

سے مشہور ہیں، مہدیؑ کے بارے میں امام امیر المومنینؑ کے کلام کی تشریح میں کہا ہے:
پھر آپؑ نے مہدی آل محمدؐ کا ذکر کیا ہے اور وہی جناب ہیں جو آپؑ نے اپنے اس قول میں مراد لیے ہیں:

وان من ادرکھا یسری فی ظلمات ھذہ الفتن بسراج منیر۔

جو اس زمانے کا ادراک کرے تو وہ ان فتنوں کی تاریکیوں میں روشن چراغ کے ساتھ چلے گا۔

اور وہی مہدی ہیں۔ [1]

۴۴۔ عارف عبدالرحمٰن نے "مرآۃ الاسرار" میں کہا ہے: یہ ان کا ذکر ہے جو دین و ملت کے آفتاب ہیں۔ ساری ملت کے ہادی ورہبر ہیں۔ جو مطہر و پاکیزہ مقام احمدی میں قائم ہیں۔ جو امام برحق ہیں ابوالقاسم محمد بن حسن مہدی رضی اللہ عنہ۔

آنجناب ائمہ اہل بیت میں سے بارہویں امام ہیں۔ آپ کی والدہ ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام نرجس ہے۔ آپ کی ولادت شب جمعہ پندرہ شعبان ۲۵۵ھ میں ہوئی۔

"شواہد النبوۃ" کی روایت کے مطابق سرمن رائے، جو سامراء کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں تیئس رمضان ۲۵۸ھ کو (ولادت) ہوئی۔

وہ بارہویں امام ہیں جو کنیت اور نام میں حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہیں۔

آپ کے القاب شریفہ مہدیؑ، حجتؑ، قائمؑ منتظرؑ، صاحب الزمانؑ اور خاتم الاثنی عشرؑ (بارہ کے خاتم) ہیں۔ آپ کے والد گرامی امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے وقت آپؑ کی عمر پانچ سال تھی۔

آپ مسند امامت پر بیٹھے جس طرح حق تعالےٰ نے یحییٰ بن ذکریا علیہما السلام کو

---

[1] شرح نہج البلاغہ ۲/۳۴۶

بچپنے میں حکمت وکرامت عطا کی اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو بچپن کے زمانے میں عالی مرتبے پر پہنچایا تھا اسی طرح آنجنابؑ کو صغر سنی (کم سنی) میں اللہ تعالےٰ نے امام قرار دیا۔

آپ سے ظاہر ہونے والے خوارق عادات اور معجزات کم نہیں ہیں۔ اس مختصر کتاب میں ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

"المقصد الاقصیٰ" کے مصنف نے ذکر کیا ہے کہ حضرت شیخ سعد الدین، خلیفہ نجم الدین نے امام مہدیؑ کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ اس میں ان کے متعلق بہت سی چیزوں کا ذکر کیا ہے اس کے مثل اقوال وتصرفات کا لانا ممکن نہیں ہے۔

مزید کہا ہے کہ جب مہدیؑ ظہور فرمائیں گے تو بغیر خفاء کے ولایت مطلقہ کو ظاہر کریں گے۔ مذاہب کے اختلاف اور برے اخلاق کو مٹا دیں گے جیسا کہ احادیث نبوی میں ان کے اوصاف حمیدہ آئے ہیں۔

آخری زمانے میں ظہور تام کریں گے اور سارے ربع مسکون کو ظلم وجور سے پاک کریں گے اور ایک ہی مذہب کا غلبہ ہوگا۔

اجمالی طور سے کہا جائے کہ جب دجال قبیح الافعال موجود ہے اور وہ ظاہر ہوگا اور وہ زندہ اور مخفی موجود ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود اور مخلوق سے پوشیدہ ہیں تو فرزند رسول اللہؐ اگر عوام کی نظروں سے مخفی ہوں اور اپنے وقت معیّن میں علی الاعلان ظاہر ہوں گے، تقدیر الٰہی کے تقاضے کے مطابق، جیسے حضرت عیسیٰؑ اور دجال، تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ جب کہ اکابر کی ایک جماعت اور رسول اللہؐ کے اہل بیتؑ کے اقوال سے ثابت ہے۔ اس کا انکار تعصب کی وجہ سے ہے جب کہ اس میں ضرر ونقص موجود نہیں۔[۱]

۲۵۔ عبدالرؤف مناوی اس حدیث۔

منا الذی یصلی عیسی خلفه

---

[۱] المجالس السنیہ۔ ۵/۸۵۔ البرہان علیٰ وجود صاحب الزمانؑ۔ ۷۱

کی شرح میں کہتے ہیں کہ "منا" "ہم اہل بیتؑ میں سے 'الذی' ہے وہ شخص کہ بصلی عیسیٰ، حضرت عیسیٰ نماز پڑھیں گے خلفہ جس کے پیچھے یعنی دجال کے خروج کے قریب آخری زمانے میں روح اللہ آسمان سے نزول کے وقت اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حضرت عیسیٰؑ نماز صبح کے وقت دمشق کے مشرق کی جانب منارۂ بیضاء (سفید مینار) پر نزول کریں گے۔ امام مہدیؑ کو دیکھیں گے کہ وہ نماز پڑھتے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مہدیؑ ان کا احساس کرتے ہوئے پیچھے ہٹیں گے تاکہ حضرت عیسیٰؑ آگے بڑھیں۔ مگر حضرت عیسیٰؑ ان کو آگے بڑھنے کو کہیں گے اور خود (ان کے) پیچھے نماز پڑھیں گے۔ کس قدر عظیم ہے اس امت کا فضل و شرف۔[1]

۲۶۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن خشاب نے کتاب تواریخ موالید الائمہ و وفیاتھم، میں کہا کہ ان کے دو نام ہیں "الخلف" اور محمدؑ۔ وہ آخری زمانے میں ظہور اور خروج کریں گے۔ ان کے سر پر بادل سورج کی دھوپ سے سایہ کیئے ہوگا۔ وہ آپ کے ساتھ ساتھ پھرے گا۔ وہ بادل فصیح آواز میں کہے گا: یہی وہ مہدیؑ ہیں۔[2]

۲۷۔ فاضل بارع شیخ عبداللہ بن محمد مطیری شافعی اپنی کتاب "الریاض الزاھرۃ فی فضل آل بیت النبی و عترتہ الطاھرۃ، میں کہتے ہیں کہ بارہویں ان کے بیٹے محمد قائمؑ مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پہلے سے نبی محمدؐ اور ان کے جد علیؑ سے اور ان کے باقی آباؤ اجداد اہل شرف و اہل مراتب سے ان پر ملت اسلامیہ میں نص آچکی ہے۔

آنجنابؑ صاحب سیف اور قائمؑ منتظر ہیں جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے۔ ان کے قیام سے پہلے ان کی دو غیبتیں ہیں۔[3]

۲۸۔ مورخ عبدالملک عصامی مکی کہتا ہے کہ امام محمدؑ مہدی بن حسن عسکریؑ بن علیؑ نقی بن

---

[1] فیض القدیر۔ ۶/۱۷

[2] المجالس السنیہ۔ ۵/۵۸۶

[3] منتخب الاثر۔ ۳۳۶

محمدؑ جواد بن علیؑ رضا بن موسیٰؑ کاظم بن جعفرؑ صادق بن محمدؑ باقر بن علیؑ زین العابدین بن حسینؑ بن علی بن ابی طالبؑ رضی اللہ عنہم اجمعین جمعہ کے دن پندرہ شعبان دو سو پچپن ہجری میں پیدا ہوئے۔ بعض نے ۲۵۶ھ کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کی والدہ ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام صیقل اور کہا گیا ہے کہ سوسن تھا، بعض نے نرجس کہا ہے۔

ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ ان کے القاب الحجت، الخلف الصالح، القائم، المنتظر، صاحب الزمان اور مہدی ہیں اور یہ لقب زیادہ مشہور رہے۔

آپ کا حلیہ میانہ قد نوجوان حسین چہرے اور بالوں والے، بلند بالسہ اور تنگ نتھنوں والی ناک، کشادہ پیشانی ہے۔

جب آپؑ کے والد گرامیؑ کی وفات ہوئی تو آپؑ کی عمر پانچ سال تھی۔[۱]

۲۹۔ میرے آقا و سردار عبدالوہاب شعرانی کہتے ہیں: مہدیؑ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔ آپؑ پندرہ شعبان کی رات دو سو پچپن ہجری میں پیدا ہوئے اور وہ باقی ہیں یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے ساتھ یکجا ہوں گے۔[۲]

۳۰۔ سید جمال الدین عطا اللہ کتاب "روضۃ الاحباب" میں کہتے ہیں:

گفتگو بارہویں امام محمد بن حسن علیہما السلام کے بارے میں ہے۔ آپؑ کا میلاد سعید جو صدف ولایت کے موتی اور معدن ہدایت کے جوہر ہیں پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کو سامرا میں ہوا۔ بعض نے تیئیس ماہ رمضان ۲۵۸ھ کہا ہے۔ اس انسان عالی کی والدہ ام ولد (کنیز) ہیں جن کا نام صیقل یا سوسن اور بعض نے نرجس اور بعض نے حکیمہ کہا ہے۔

یہ امام ذی الاحترام کنیت اور نام میں خیر الانام علیہ وآلہ تحف الصلاۃ والسلام کے موافق ہیں۔

ان کے القاب مہدیؑ، منتظرؑ، خلفؑ صالح اور صاحبؑ الزمان ہیں۔

---

[۱] سمط النجوم العوالی۔ ۴/۱۳۸

[۲] الیواقیت والجواہر ۲/۱۴۳

اپنے عظیم ترین والد کی وفات کے وقت آپ کی عمر صحت کے زیادہ قریب روایات کے مطابق، پانچ سال تھی۔ ایک روایت ہے کہ دو سال تھی۔

خداوند تعالیٰ نے ان کو طفولیت میں یحییٰ بن ذکریا سلام اللہ علیہما کی طرح حکمت و کرامت عطا کی تھی اور ان کو امامت کے رفیع اور بلند مرتبے تک بچپن ہی میں پہنچا دیا تھا۔

آپ سر من رائے (سامرا) کے سرداب میں سنہ دوسو پینسٹھ یا چھیاسٹھ (۲۶۵ھ ۲۶۶ھ) میں خلیفہ معتمد عباسی کے زمانے میں غیبت میں گئے۔

اس کے بعد سید جمال الدین عطاء اللہ نے اپنی گفتگو کو چند اشعار پر ختم کیا ہے جن میں امام مہدی علیہ السلام کو خطاب کیا ہے اور آپ کے ظہور کی خواہش کا اظہار اور دعا ہے[1]

---

[1] المجالس السنیہ ۵/۵۷۸ ۔ البرہان علیٰ وجود صاحب الزمانؑ ۴۶ ۔